ISSN 2977-3555

روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

غزہ میں انسانی بحران شدید، پانی کی کمی سے مشکلات میں اضافہ ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.202, Friday, 30 January, 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۲۰۲)، بروز جمعہ، ۳۰ جنوری، ۲۰۲۶ء، ۱۰ ر شعبان المعظم، ۱۴۴۷، ۸ صفحات

حماس کا غزہ کی حکومت فلسطینی کمیٹی کے حوالے کرنے کا اعلان

اقتدار کی منتقلی کے تمام انتظامات مکمل، رفح بارڈر فوری کھولنے کا مطالبہ

یروشلم، (ایجنسیاں): فلسطین کی مزاحمتی تنظیم حماس نے اعلان کیا ہے کہ وہ غزہ کی

انتظامی ذمہ داریاں ایک فلسطینی ٹیکنوکریٹ کمیٹی کے حوالے کرنے کے لیے تیار ہے، تاہم اس کے ساتھ ہی اس نے رفح سرحدی گزرگاہ کو آئندہ چند دنوں میں مکمل طور پر کھولنے پر زور دیا ہے۔ حماس کے ترجمان حازم قاسم نے بتایا کہ غزہ میں اقتدار کی منتقلی کے تمام انتظامات مکمل کر لیے گئے ہیں، فائلیں تیار ہیں اور مختلف شعبوں میں اختیارات کی منتقلی کے لیے کمیٹیاں تشکیل دی جا چکی ہیں۔ ان کے مطابق غزہ کی مکمل سول انتظامیہ ٹیکنوکریٹ کمیٹی کے سپرد کی جائے گی۔ یہ 15 رکنی نیشنل کمیٹی فار ایڈمنسٹریشن آف غزہ (این سی اے جی) امریکی سرپرستی میں ہونے والے جنگ بندی معاہدے کے تحت قائم کی گئی ہے، جو 10 اکتوبر 2025 سے نافذ العمل ہے۔ یہ کمیٹی جنگ کے بعد غزہ کے روزمرہ انتظامی امور چلائے گی اور ایک اعلیٰ نگران بورڈ کے تحت کام کرے گی، جس کی سربراہی امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کریں گے۔ کمیٹی کے سربراہ اور فلسطینی اتھارٹی کے سابق نائب وزیر علی شعث کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ رفح بارڈر کھلتے ہی غزہ میں داخل ہوں گے۔ حماس نے مطالبہ کیا ہے کہ رفح گزرگاہ دونوں سمتوں میں مکمل آزادی کے ساتھ کھولی جائے اور اس میں اسرائیلی رکاوٹیں شامل نہ ہوں۔ واضح رہے کہ رفح بارڈر مئی 2024 سے بند ہے، سوائے 2025 کے اوائل میں محدود مدت کے لیے کھولے جانے کے۔ حماس کا کہنا ہے کہ وہ جنگ بندی معاہدے پر مکمل عملدرآمد کے لیے تیار ہے اور دوسرے مرحلے کے تمام نکات پر بات چیت کے لیے آمادہ ہے۔

> حماس کے ترجمان حازم قاسم نے بتایا کہ غزہ میں اقتدار کی منتقلی کے تمام انتظامات مکمل کر لیے گئے ہیں، فائلیں تیار ہیں اور مختلف شعبوں میں اختیارات کی منتقلی کے لیے کمیٹیاں تشکیل دی جا چکی ہیں۔

کولمبیا میں لینڈنگ سے عین قبل مسافر طیارہ حادثے کا شکار

جہاں میں موجود رکن پارلیمنٹ سمیت 15 افراد کی موت، ایک دن پہلے لاپتہ ہوئے کرافٹ کا ملبہ وینزویلا کی سرحد کے قریب دشوار گزار پہاڑی علاقے سے برآمد

بگوٹا، (ایجنسیاں): کولمبیا میں ایک مسافر طیارہ لینڈنگ سے کچھ ہی دیر قبل حادثے کا شکار ہوگیا، جس کے نتیجے میں طیارے میں سوار تمام 15 افراد ہلاک ہوگئے۔ کولمبیائی حکام کے مطابق بیچ کرافٹ 1900 طیارہ بدھ کے روز لاپتا ہوگیا تھا، جس کا ملبہ بعد ازاں وینزویلا کی سرحد کے قریب کیٹمبو کے دشوار گزار اور پہاڑی علاقے سے برآمد کر لیا گیا۔ مقامی میڈیا اور امدادی اداروں نے تصدیق کی ہے کہ حادثے میں کوئی بھی مسافر یا عملے کا رکن زندہ نہیں بچ سکا۔ سرکاری بیان کے مطابق طیارے میں 13 مسافر اور دو عملے کے ارکان سوار تھے۔ ان میں کولمبیا کی پارلیمنٹ (چیمبر آف ڈپیوٹیز) کے ایک رکن اور آئندہ انتخابات کے ایک امیدوار بھی شامل تھے۔ یہ پرواز این ایس ای 8849 کے نام سے بدھ کی صبح 11.42 پر شہر کوکوٹا سے روانہ ہوئی تھی، تاہم منزل پر پہنچنے سے صرف 11 منٹ قبل اس کا رابطہ منقطع ہوگیا۔ کولمبیائی شہری ہوابازی حکام کے مطابق طیارے کا آخری ریڈار رابطہ کیٹمبو

کے اوپر ریکارڈ کیا گیا تھا، جس کے فوراً بعد تلاش اور بچاؤ کی کارروائی شروع کر دی گئی۔ کیٹمبو کا علاقہ خراب موسم، گھنے جنگلات اور اونچی نیچی پہاڑی ساخت کے لیے جانا جاتا ہے، جس کی وجہ سے امدادی ٹیموں کو ملبے تک پہنچنے میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ کولمبیائی ایرواسپیس فورس اور شہری ہوابازی کے حادثہ تحقیقاتی ڈائریکٹوریٹ نے مشترکہ طور پر سرچ اینڈ ریسکیو پروٹوکول نافذ کیے، جبکہ ہیلی کاپٹروں اور زمینی ٹیموں کی مدد سے کئی گھنٹوں کی کوششوں کے بعد جائے حادثہ تک رسائی حاصل کی گئی۔

مقامی رکنِ پارلیمنٹ ولمر کیریلو نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ اس حادثے میں ان کے ساتھی ڈیوجینس کوئنٹیرو اور کارلوس سالسیڈو بھی شامل تھے۔ ڈیوجینس کوئنٹیرو کولمبیا کی چیمبر آف ڈپیوٹیز کے رکن تھے، جبکہ کارلوس سالسیڈو آئندہ عام انتخابات میں امیدوار کی حیثیت سے مہم چلا رہے تھے۔ شہری ہوابازی ایجنسی کے تفتیش کار اب ملبے کا تفصیلی جائزہ لے رہے ہیں تاکہ حادثے کی اصل وجہ معلوم کی جا سکے۔

حکام کا کہنا ہے کہ تاحال تکنیکی خرابی یا خراب موسم سے متعلق کوئی حتمی نتیجہ اخذ نہیں کیا گیا۔ متاثرہ خاندانوں کی مدد کے لیے ایک خصوصی ہیلپ لائن نمبر بھی جاری کیا گیا ہے۔

> رپورٹس کے مطابق طیارہ کوکوٹا سے اوکانا جا رہا تھا کہ لینڈنگ سے کچھ دیر قبل ایئر ٹریفک کنٹرول سے اس کا رابطہ منقطع ہوگیا۔ بعد ازاں امدادی اداروں نے طیارے کے تباہ ہونے کی تصدیق کر دی۔ حادثے کے بعد ریسکیو ٹیموں نے جائے حادثہ پر پہنچ کر لاشیں نکالنے کا عمل مکمل کیا۔ ابتدائی تحقیقات میں خراب موسمی حالات کو حادثے کی ممکنہ وجہ قرار دیا جا رہا ہے، تاہم حکام کا کہنا ہے کہ واقعے کی مکمل تحقیقات جاری ہیں اور حتمی وجہ رپورٹ مکمل ہونے کے بعد سامنے آئے گی۔

دنیا بھر کے 11 ممالک نے اسرائیل سے غزہ میں امداد کی بلا رکاوٹ رسائی کا مطالبہ کر دیا

پیرس (ایجنسیاں): فرانس، کینیڈا اور برطانیہ سمیت گیارہ ممالک نے اسرائیل پر زور دیا کہ وہ محصور غزہ میں انسانی امداد کو 'بلا رکاوٹ' پہنچانے کی اجازت دے، اور اس بات پر زور دیا کہ وہاں کی انسانی صورتحال اب بھی 'تباہ کن' ہے۔ بیلجیئم، کینیڈا، ڈنمارک، فرانس، آئرلینڈ، آئس لینڈ، جاپان، ناروے، پرتگال، اسپین اور برطانیہ کے وزرائے خارجہ نے ایک مشترکہ بیان

میں افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ غزہ میں امداد کی مقدار میں اضافہ ہوا ہے لیکن صورت حال اب بھی تباہ کن ہے اور موجودہ امدادی سامان عوام کی ضروریات پوری کرنے کیلئے ناکافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل نے صدر ٹرمپ کی پیش کردہ 20 نکاتی امن منصوبے پر رضامندی ظاہر کی ہے، جس میں اقوام متحدہ اور ریڈ کراس کے زیر اہتمام امداد کی بلا رکاوٹ رسائی اور غزہ میں تقسیم یقینی بنانے کا عزم شامل ہے۔ بیان میں اسرائیلی حکومت سے فوری اقدامات اٹھانے کا مطالبہ کرتے ہوئے زور دیا کہ اسرائیل غیر ملکی غیر سرکاری تنظیموں کو غزہ میں کام کرنے کی مکمل صلاحیت دے، خاص طور پر ان کے سخت رجسٹریشن ضوابط کو نرم کرے، تمام سرحدی راستے دوبارہ کھولے اور رفح گزرگاہ کو دوطرفہ کھولنے کے منصوبے پر عمل درآمد یقینی بنائے۔ یہ مشترکہ بیان ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے اسرائیل نے گزشتہ پیر کو غزہ سے آخری یرغمالی کی باقیات واپس حاصل کیں، جو امن مذاکرات میں کسی بھی اضافی پیش رفت کی شرط تھی۔ اس سے انسانی امداد پہنچانے کیلئے رفح گذرگاہ دوبارہ کھولنے کا راستہ ہموار ہوا۔ اقوام متحدہ اور انسانی تنظیمیں طویل عرصے سے اس گذرگاہ کو دوبارہ کھولنے کا مطالبہ کر رہی ہیں۔

ہماری دلیر مسلح افواج کی انگلی ٹریگر پر ہے، جارحیت کی صورت میں فوری اور فیصلہ کن ہوگا جواب

تہران، (ایجنسیاں): ایران کے وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے امریکی صدر کے دھمکی آمیز بیان پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایران کی شجاع مسلح افواج پورے طریقے سے تیار ہیں، ان کی انگلی ٹریگر پر اور سرزمین ایران، اس کی فضاؤں اور سمندروں پر جارحیت کی صورت میں فوری اور فیصلہ کن جواب دینے کے لیے تیار ہیں۔ وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ 12 روزہ جنگ سے ہم نے یہ قیمتی سبق سیکھا ہے کہ اس بار مزید طاقت، رفتار اور شدت سے ردعمل ظاہر کریں۔ انہوں نے اس بات کی جانب اشارہ کیا کہ ایران نے ہمیشہ ایک منصفانہ، برابر اور باہمی مفادات کی بنیاد پر ایٹمی معاہدے کا استقبال کیا ہے، ایسا معاہدہ جو زبردستی، جبر اور دھونس دھمکی سے عاری ہو۔ سید عباس عراقچی نے کہا کہ ایران ایسے معاہدے کا خیر مقدم کرے گا جو ایرانی عوام کے حقوق اور پرامن ایٹمی توانائی سے استفادہ کرنے کی ضمانت فراہم کرے۔ انہوں نے ایٹمی ہتھیاروں کو ایران کے سیکورٹی پلان سے باہر قرار دیا جس کی جانب ایران نے کبھی بھی قدم نہیں اٹھایا ہے۔

چرچ آف انگلینڈ کی صدیوں پرانی روایت بدل گئی، پہلی خاتون آرچ بشپ مقرر

لندن، (ایجنسیاں): برطانیہ کی راجدھانی لندن میں واقع سینٹ پالز کیتھیڈرل میں منعقدہ ایک قدیم اور روایتی تقریب کے دوران سارہ مولی کو باضابطہ طور پر چرچ آف انگلینڈ کی پہلی خاتون

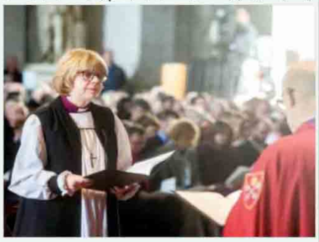

آرچ بشپ آف کینٹربری مقرر کر دیا گیا۔ اس موقع پر ہونے والی تقریب کو "کنفرمیشن آف الیکشن" کہا جاتا ہے، جو ایک قانونی اور مذہبی رسم ہے، جس کے بعد آرچ بشپ اپنے عہدے کا باقاعدہ طور پر چارج سنبھالتا ہے۔ اس تقریب کے دوران سارہ مولی نے بادشاہ چارلس کے نمائندے کی حیثیت سے موجود سینئر بشپ کے سامنے وفاداری کا حلف اٹھایا۔ سارہ مولی چرچ آف انگلینڈ کی 106 ویں آرچ بشپ ہیں اور وہ دنیا بھر کے 165 ممالک میں موجود تقریباً 8 کروڑ 50 لاکھ اینگلیکن مسیحیوں کی روحانی سربراہ بھی ہوں گی۔ تقریب میں چرچ آف انگلینڈ اور عالمی اینگلیکن کمیونین سے تعلق رکھنے والے بشپ، پادری، مقامی اسکول کے بچے اور مختلف گلوکار گروپس شریک ہوئے۔ عبادت میں مختلف ثقافتوں کی عکاسی کی گئی، جس میں انگریزی اور پرتگالی زبان میں تلاوت، یورپی اور افریقی موسیقی بھی شامل تھی۔ واضح رہے کہ برطانوی بادشاہ 16 ویں صدی میں رومن کیتھولک چرچ سے علیحدگی کے بعد سے چرچ آف انگلینڈ کے سپریم گورنر چلے آ رہے ہیں۔

چین اور برطانیہ مزید قریب، اسٹارمر اور شی جن پنگ کی اہم ملاقات

عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورتحال کے دوران دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو جامع اسٹریٹجک شراکت داری میں بدلنے پر زور

لندن، (ایجنسیاں): برطانیہ کے وزیر اعظم کیئر اسٹارمر اور چین کے صدر شی جن پنگ نے عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورتحال کے دوران دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو ایک جامع اسٹریٹجک شراکت داری میں بدلنے پر زور دیا ہے۔ بیجنگ میں ہونے والی ملاقات کے دوران دونوں رہنماؤں نے کہا کہ برطانیہ اور چین کو مکالمے اور تعاون کو فروغ دینا چاہیے تاکہ عالمی امن، استحکام اور مشترکہ چیلنجز، خصوصاً موسمیاتی تبدیلی، سے نمٹا جا سکے۔ اگرچہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کا براہ راست ذکر نہیں کیا گیا، تاہم عالمی نظام میں ان کی پالیسیوں سے پیدا ہونے والی بے چینی واضح طور پر گفتگو کا حصہ رہی۔ چینی صدر شی جن پنگ نے کہا کہ گزشتہ برسوں میں چین اور برطانیہ کے تعلقات کو مشکلات کا سامنا رہا، جو کسی کے مفاد میں نہیں

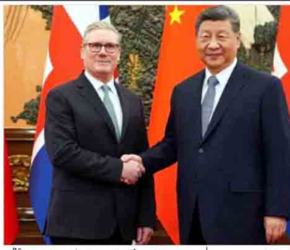

تھا۔ ان کے مطابق موجودہ پیچیدہ عالمی حالات میں دونوں ممالک کو تعاون بڑھا کر عالمی امن اور استحکام میں کردار ادا کرنا ہوگا۔ یہ ملاقات اس لیے بھی اہم ہے کہ کیئر اسٹارمر آٹھ برس بعد چین کا دورہ کرنے والے پہلے برطانوی وزیر اعظم ہیں۔ حالیہ برسوں میں دونوں ممالک کے تعلقات جاسوسی کے الزامات، یوکرین جنگ میں چین کے کردار اور ہانگ کانگ میں آزادیوں پر پابندیوں کے باعث کشیدہ رہے ہیں۔ کیئر اسٹارمر نے کہا کہ برطانیہ اپنی قومی سلامتی کا تحفظ کرتے ہوئے چین کے ساتھ سفارتی رابطے اور معاشی تعاون جاری رکھنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی واقعات کا اثر براہ راست برطانوی عوام کی زندگی، مہنگائی اور سلامتی پر پڑتا ہے، اسی لیے برطانیہ کو دنیا کی طرف دوبارہ کھلنا ہوگا۔ اس دورے میں 50 سے زائد برطانوی کاروباری رہنما بھی وزیر اعظم کے ہمراہ ہیں، جن کا مقصد چین میں برطانوی کمپنیوں کے لیے نئے تجارتی مواقع تلاش کرنا ہے۔

بعد ازاں دونوں ممالک کے درمیان کئی معاہدوں پر دستخط متوقع ہیں، جن میں انسانی اسمگلنگ کے لیے استعمال ہونے والے چینی ساختہ کشتی انجنوں کی غیر قانونی تجارت روکنے کا معاہدہ بھی شامل ہے۔

غزہ میں قابض اسرائیل کی فائرنگ اور دھماکوں کے نتیجے میں دو فلسطینی شہید

غزہ: قابض اسرائیلی فوج کی فائرنگ کے نتیجے میں جمعرات کو دو فلسطینی شہید ہوگئے، جبکہ غزہ میں جنگ بندی کی مسلسل خلاف ورزیوں کا سلسلہ 110 ویں دن بھی جاری رہا، جس میں مختلف محاذوں پر شدید فائرنگ، توپخانے سے بمباری اور دھماکے شامل تھے۔ ایک طبی ذریعے نے بتایا کہ 19 سالہ اسامہ عمران کو قابض اسرائیل کی فائرنگ میں سینے میں گولی لگنے کے بعد خانیونس کے ناصر ہسپتال لے جایا گیا، جہاں وہ شہید ہوگئے۔

اس سے قبل ہمارے نامہ نگار نے اطلاع دی تھی کہ بتیس سالہ احمد رمزی بربخ قابض اسرائیلی فائرنگ میں شہید ہوئے، جب وہ خان یونس کے آل بربخ علاقے میں بین الاقوامی ریڈ کراس کے دفتر کے قریب موجود تھے۔ ایک مقامی ذرائع نے بتایا کہ قابض اسرائیل نے رفح شہر میں رہائشی عمارتیں دھماکوں سے تباہ کیں اور شمالی شہر میں اپنی گاڑیوں اور طیاروں سے شدید فائرنگ جاری رکھی۔ قابض اسرائیل نے خان یونس کے مشرقی علاقوں اور بریج کیمپ کے مشرقی حصے میں بھی فائرنگ کی۔

قابض اسرائیل کے ایک ہیلی کاپٹر نے غزہ شہر کے مشرقی علاقوں پر مسلسل فائرنگ کی، جو شہر کے خلاف جاری نشانہ بازی کی ایک کڑی ہے۔

جنگ بندی کے معاہدے کے نفاذ کے بعد سے قابض اسرائیل کی مسلسل خلاف ورزیوں کے نتیجے میں 508 فلسطینی شہید اور 1356 زخمی ہو چکے ہیں۔

سات اکتوبر سنہ 2023ء کو شروع ہونے والی غزہ کی نسل کشی کی جنگ کے بعد سے قابض اسرائیل نے 667,71 سے زائد فلسطینیوں کو شہید کیا اور 343,171 سے زیادہ افراد کو زخمی کیا، اس کے علاوہ شہری بنیادی ڈھانچے کا تقریباً 90 فیصد حصہ تباہ کر دیا گیا، جس کی تعمیر نو کی لاگت اقوام متحدہ کے اندازے کے مطابق تقریباً 70 ارب امریکی ڈالر ہے۔

قابض اسرائیل سے تعلقات معطل، غزہ میں وسیع امداد کی راہ ہموار کی جائے: یو این مندوب

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کی مقبوضہ فلسطینی علاقوں سے متعلق خصوصی مندوب فرانسسکا البانیز نے کہا ہے کہ قابض اسرائیل کے پاس ایسا کوئی قانونی اختیار موجود نہیں جس کی بنیاد پر وہ انسانی تنظیموں اور امدادی کارکنوں کو غزہ کی پٹی اور دیگر مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں داخلے سے روک سکے۔

فرانسسکا البانیز نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اپنے بیان میں دنیا کے ممالک سے مطالبہ کیا کہ وہ قابض اسرائیل کے ساتھ اپنے تعلقات اس وقت تک معطل کر دیں جب تک وہ بین الاقوامی قانون کی پابندی نہیں کرتا۔ ان کا کہنا تھا کہ یہی قدم حقیقی امن کے قیام کا نقطہ آغاز بن سکتا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ قابض اسرائیل کو غزہ اور دیگر مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں انسانی امدادی کارکنوں کے داخلے سے روکنے کا کوئی قانونی جواز حاصل نہیں۔ قبضہ بذات خود غیر قانونی ہے اور اسے مکمل طور پر اور غیر مشروط طور پر ختم ہونا چاہیے جیسا کہ سنہ 2024ء میں عالمی عدالت انصاف نے واضح طور پر قرار دیا۔ انہوں نے زور دیا کہ ممالک کو قابض اسرائیل سے تعلقات اس وقت تک معطل رکھنے چاہئیں جب تک وہ بین الاقوامی قانون کے آگے سر تسلیم خم نہیں کرتا۔

اقوام متحدہ کی اس عہدیدار نے اس امر کی بھی نشاندہی کی کہ قابض اسرائیل نے غزہ میں اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ انسانی امور اوچا کی ترجمان اولگا چیریوکو کا ویزا تجدید نہیں کیا جس کے باعث انہیں محصور غزہ پٹی میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔

فرانسسکا البانیز نے کہا کہ یہ اقدام اقوام متحدہ اور بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیموں سے وابستہ امدادی کارکنوں کے خلاف دباؤ اور رکاوٹوں کے ایک مسلسل اور منظم سلسلے کا حصہ ہے خصوصاً ان افراد کے خلاف جو زمینی حقائق کو صاف گوئی سے دنیا کے سامنے لاتے ہیں۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ انسانی میدان میں کام کرنے والے افراد پر یہ اخلاقی اور قانونی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ جب بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہو تو وہ اس پر گواہی دیں۔ یہ بیانات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب نو یورپی ممالک کے ساتھ کینیڈا اور جاپان نے قابض اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ کراسنگ پوائنٹس کھولے اور غزہ پٹی میں انسانی امداد کی ترسیل پر عائد تمام پابندیاں ختم کرے۔

ان ممالک کے مشترکہ بیان میں قابض اسرائیل کی حکومت سے کہا گیا کہ وہ بین الاقوامی قانون کے مطابق غزہ اور مغربی کنارے کے تمام علاقوں میں انسانی امداد کی بلا رکاوٹ فراہمی کو یقینی بنائے۔ بیان میں اس بات کا بھی حوالہ دیا گیا کہ قابض اسرائیل نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی پیش کردہ بیس نکاتی منصوبہ بندی سے اتفاق کیا تھا جس کے تحت امداد اقوام متحدہ اور ریڈ کراس کی نگرانی میں اور بغیر کسی مداخلت کے داخل اور تقسیم کی جانی تھی۔

مشترکہ بیان میں اس امر کی تصدیق کی گئی کہ غزہ پٹی میں انسانی حالات بدستور نہایت سنگین ہیں اور موجودہ امدادی سامان آبادی کی بنیادی ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہے۔ بیان میں قابض اسرائیل سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیموں کو غزہ میں کام کرنے کے قابل بنائے۔ مزید برآں ان ممالک نے تمام کراسنگ پوائنٹس کو دوبارہ کھولنے کا مطالبہ کیا جن میں رفح کراسنگ کو دونوں سمتوں میں کھولنے کے اعلانات بھی شامل ہیں اور انسانی امدادی سامان کی درآمد پر عائد تمام پابندیاں اٹھانے پر زور دیا گیا جن میں دوہری استعمال کی درجہ بندی والی اشیا بھی شامل ہیں جو انسانی امداد اور ابتدائی بحالی کے لیے ناگزیر سمجھی جاتی ہیں۔ مئی سنہ 2024ء سے قابض اسرائیل رفح کراسنگ کے فلسطینی حصے پر قابض ہے۔ یہ قبضہ اس نسل کش جنگ کے تناظر میں ہے جو اس نے سات اکتوبر سنہ 2023ء کو غزہ پٹی کے خلاف شروع کی اور جو دو برس سے زائد عرصے تک جاری رہی۔

قابض اسرائیل 10 اکتوبر سنہ 2025ء سے نافذ سیز فائر معاہدے کی بھی مسلسل خلاف ورزی کر رہا ہے جس کے نتیجے میں غزہ کی وزارت صحت کے مطابق پانچ سو سے زائد فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ متفقہ مقدار میں خوراک، ادویات، طبی سامان اور رہائشی ضروریات کی اشیا کے داخلے کو بھی روکا جا رہا ہے۔ رفح کراسنگ کی دوبارہ بحالی غزہ میں سیز فائر معاہدے کے پہلے مرحلے کی بنیادی شقوں میں شامل تھی اور معاہدے پر دستخط کے فوراً بعد 10 اکتوبر کو اس پر عمل ہونا تھا مگر قابض قوت نے اس وعدے کی پاسداری نہیں کی اور کراسنگ کی بحالی کو اپنے اسیران کی لاشوں کی واپسی سے مشروط کر دیا۔

امریکہ کی حساس نوعیت کی دستاویزات ’چیٹ جی پی ٹی‘ پر اپ لوڈ

امریکی وزارت برائے سکیورٹی کے حکام کا سنسنی خیز انکشاف، سائبر سکیورٹی ایجنسی کے سربراہ کی ’غلطی‘ سے لوگ حیران

واشنگٹن، (ایجنسی): امریکی وزارت سکیورٹی کے حکام نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ کی سائبر سکیورٹی ایجنسی کے قائم مقام سربراہ مادو گوٹو موکالا نے گذشتہ دنوں حساس نوعیت کی دستاویزات چیٹ جی پی ٹی کے مفت ورژن پر اپ لوڈ کر دی تھیں۔ اخبار ’پولیٹیکو‘ کے مطابق یہ غلطی اس لیے حیران کن ہے کیونکہ گوٹو موکالا نے مئی 2025 میں ایجنسی میں اپنی تعیناتی کے فوراً بعد انفارمیشن آفس سے اس مصنوعی ذہانت (اے آئی) ٹول کے استعمال کیلئے خصوصی اجازت طلب کی تھی، جبکہ اس وقت وزارت کے دیگر ملازمین کیلئے اس کا استعمال ممنوع تھا۔ اگرچہ اپ لوڈ کی گئی دستاویزات ’خفیہ‘ زمرے میں نہیں تھیں، تاہم ان میں سائبر سکیورٹی اینڈ انفراسٹرکچر سکیورٹی ایجنسی (سی آئی ایس اے) کے معاہدوں کی وہ دستاویزات شامل تھیں جن پر ’صرف سرکاری استعمال کیلئے‘ درج تھا، جس کا مطلب ہیکہ یہ مواد عوامی اشاعت کیلئے نہیں تھا۔ ایجنسی کے سائبر سکیورٹی سینسرز نے اگست میں ان دستاویزات کی اپ لوڈنگ کو پکڑا، جس کے بعد وزارتِ سکیورٹی کے اعلیٰ حکام نے اس بات کا جائزہ لینے کیلئے اندرونی تحقیقات شروع کیں کہ آیا اس سے حکومتی سکیورٹی کو کوئی نقصان پہنچا ہے یا نہیں۔ دوسری جانب ایجنسی کی ترجمان مارسی مکارتھی نے موقف اختیار کیا کہ گوٹو موکالا نے مروجہ ضوابط کے تحت ہی اس ٹول کا محدود استعمال کیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایجنسی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اس ایگزیکٹو آرڈر پر عمل درآمد کیلئے پرعزم ہے جس کا مقصد مصنوعی ذہانت کے شعبے میں امریکی قیادت کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا ہے۔ واضح رہے کہ گوٹو موکالا اس وقت سی آئی ایس اے کے سب سے اعلیٰ سیاسی عہدیدار ہیں، جس کی ذمہ داری وفاقی نیٹ ورکس کو روس اور چین جیسے حریف ممالک کے پیچیدہ سائبر حملوں سے بچانا ہے۔ عوامی ورژن پر اپ لوڈ کیا گیا کوئی بھی ڈیٹا خود بخود اوپن اے آئی‘ کمپنی کے پاس چلا جاتا ہے، جسے وہ دیگر صارفین کے سوالات کے جوابات دینے کے لیے استعمال کر سکتی ہے۔ وفاقی پالیسی کے مطابق حساس دستاویزات کے اس طرح افشاء ہونے پر تادیبی کارروائی، لازمی تربیت یا سنگین صورتوں میں سکیورٹی کلیئرنس کی منسوخی جیسی سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

چین میں بدنام زمانہ منگ فیملی پر ٹوٹا غم کا پہاڑ، کنبہ کے 11 اراکین کو دی گئی پھانسی

آن لائن فراڈ اور غیر قانونی جوابازی کے خلاف بیجنگ کی سخت کارروائی

بیجنگ، (ایجنسیاں): آن لائن فراڈ اور غیر قانونی جوابازی کے خلاف چین نے اب تک کی سب سے سخت کارروائی کی ہے۔ اس ملک نے میانمار سرحد سے ملحق علاقہ میں گھوٹالہ سنٹرس کے بڑے نیٹورک چلانے والے بدنام زمانہ منگ فیملی کے 11 اراکین کو پھانسی دے دی ہے۔ سرکاری میڈیا رپورٹ کے مطابق ان لوگوں کو قتل، غیر قانونی حراست، دھوکہ دہی اور جوا کا اڈہ چلانے جیسے سنگین جرائم میں قصوروار پایا گیا تھا۔ یہ کارروائی صرف سزا نہیں بلکہ چین کی طرف سے ان تمام گھوٹالہ سنٹرس کے لیے کھلی تنبیہ ہے، جو جنوب مشرقی ایشیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق منگ فیملی میانمار کی شمالی شان ریاست واقع لوکائنگ شہر میں فعال سب سے طاقتور مافیا فیملی میں سے ایک تھی۔ کبھی بے حد غریب رہا یہ قصبہ منگ فیملی جیسے کچھ گاڈ فادر ٹائپ گروپوں کی وجہ سے کسینو، ریڈ لائٹ ایریا اور گھوٹالہ فیکٹریوں کا چمکدار اڈہ بن گیا۔ جہاں تک منگ فیملی کا سوال ہے، اس کے چیف منگ شویچانگ تھے۔ وہ کراؤچنگ ٹائیگر ولا نام کے بدنام گھوٹالہ سنٹر کا سرغنہ مانا جاتا تھا۔ ابتدائی دور میں فیملی نے جوا اور قحبہ گری سے کمائی کی، لیکن بعد میں آن لائن ٹھگی کو اپنا اہم کاروبار بنا لیا۔ 2023 میں میانمار کی فوج اور نسلی انقلابی گروپ کے درمیان جنگ تیز ہوئی۔ اسی دوران ایک نسلی ملیشیا اتحاد نے لوکائنگ پر قبضہ کر لیا اور منگ فیملی کے کئی اراکین کو عدالت کے مطابق منگ فیملی نے 2015 سے 2023 کے درمیان 10 ارب یوان (تقریباً 1.4 ارب ڈالر) سے زیادہ کی ناجائز کمائی کی۔ ان کی سرگرمیوں میں 14 چینی شہریوں کی موت ہوئی اور کئی لوگ سنگین طور پر زخمی ہوئے۔ ستمبر میں عدالت نے منگ فیملی کے 11 اراکین کو موت کی سزا سنائی، جسے اب عمل میں لایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کنبہ کے 20 سے زیادہ اراکین کو 5 سال سے لے کر پوری عمر تک قید کی سزا دی گئی ہے۔ فیملی کا مکھیا منگ شویچانگ 2023 میں گرفتاری سے بچنے کے لیے خودکشی کر چکا تھا۔ مزید ایک بات یہ کہ منگ فیملی پہلی فیملی نہیں ہے، اور شاید آخری بھی نہیں ہے، جس کے اراکین کو پھانسی کی سزا ملی ہے۔ نومبر میں بائی فیملی کے 5 اراکین کو بھی موت کی سزا سنائی گئی ہے۔ وئی اور لیو فیملی کے معاملوں پر فیصلہ ابھی آنا باقی ہے۔

افغانستان میں میڈیا سپورٹ تنظیموں کے پرمٹ منسوخ

انتہا پسندانہ اقدامات میڈیا کو مؤثر اور منظّم بنانے کے دعوؤں کے بالکل برعکس ہیں: ایمنسٹی انٹرنیشنل

کابل، (ایجنسی): افغانستان میں طالبان حکومت نے میڈیا پر عائد پابندیوں کے دائرہ کار

کو مزید وسیع کرتے ہوئے میڈیا سپورٹ تنظیموں کے پرمٹ منسوخ کر دیے ہیں، جس پر ایمنسٹی انٹرنیشنل نے سخت ردعمل دیا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیم کا کہنا ہے کہ یہ اقدامات آزادی اظہار رائے کو دبانے اور ذرائع ابلاغ پر مکمل کنٹرول قائم کرنے کی کوشش کا حصہ ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے مطابق طالبان حکومت کے تحت کام کرنے والی میڈیا سپورٹ تنظیمیں پہلے ہی دھمکیوں، سخت پابندیوں اور مالی مشکلات کا سامنا کر رہی تھیں، جبکہ پرمٹس کی منسوخی سے ان کے لیے کام کرنا مزید مشکل ہو گیا ہے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ طالبان کے یہ انتہا پسندانہ اقدامات میڈیا کو مؤثر اور منظّم بنانے کے دعوؤں کے بالکل برعکس ہیں۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ طالبان حکومت کی آمرانہ سوچ اور غیر منصفانہ فیصلوں کے باعث آزاد صحافت شدید خطرے سے دوچار ہو چکی ہے اور صحافیوں کے لیے کام کرنا مزید غیر محفوظ ہو گیا ہے۔ ان کے مطابق طالبان شفافیت، جوابدہی اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو دبانے اور اپنی ناکامیوں کو چھپانے کے لیے میڈیا پر شکنجہ سخت کر رہے ہیں۔

پرتگال میں کرسٹن نامی طوفان قہر بن کر ٹوٹ پڑا، 5 افراد ہلاک، لاکھوں افراد بجلی سے محروم

درختوں کے گرنے، ملبہ سڑکوں پر آنے اور اہم شاہراہوں کی بندش سے متعلق 33 سو سے زائد حادثات رپورٹ

بگوٹا، (ایجنسیاں) پرتگال تباہ کن طوفان کرسٹن کی لپیٹ میں آ گیا، جہاں طوفانی ہواؤں نے ملک بھر میں تباہی مچا دی۔ حکام کے مطابق طوفان کے باعث کم از کم 5 افراد ہلاک ہو گئے جبکہ ہزاروں ہنگامی واقعات رپورٹ کیے گئے۔ ضلع لیریا کے میئر گونکالولوپس نے تصدیق کی کہ صرف ان کے ضلع میں چار افراد جان سے گئے، جن میں سے ایک شخص عمارت کے ڈھانچے کے گرنے سے ہلاک ہوا۔ ایک اور ہلاکت ویلا فرانکا ڈی زیرا میں اس وقت ہوئی جب تیز ہوا کے باعث درخت ایک چلتی گاڑی پر آ گرا۔ پرتگال کی نیشنل اتھارٹی برائے ایمرجنسی اینڈ سول پروٹیکشن کے مطابق دوپہر تک 3,300 سے زائد حادثات رپورٹ ہو چکے تھے، جن کی اکثریت درختوں کے گرنے، ملبہ سڑکوں پر آنے اور اہم شاہراہوں کی بندش سے متعلق ہے۔ کئی مرکزی راستے مکمل طور پر بند کر دیے گئے۔ طوفان نے بجلی کے نظام کو بھی مفلوج کر دیا۔ پاور گرڈ آپریٹر کے مطابق دوپہر تک تقریباً 5 لاکھ 70 ہزار افراد بجلی سے محروم تھے، جبکہ رات کے وقت یہ تعداد 10 لاکھ تک جا پہنچی تھی۔ وسطی علاقے سب سے زیادہ متاثر ہوئے۔ مناظر انتہائی خوفناک رہے، کوئمبرا میں میونسپل ایروڈروم مکمل طور پر تباہ ہو گیا، ہینگر میں کھڑے طیارے شدید نقصان کا شکار ہوئے جن میں سے کئی ناقابل مرمت قرار دیے جا رہے ہیں۔

لیریا کا فٹبال اسٹیڈیم بھی شدید متاثر ہوا۔ ضلع پومبال کے مقامی حکام نے خبردار کیا ہے کہ بجلی کی بندش کے باعث پانی کی فراہمی متاثر ہو سکتی ہے، اور شہریوں سے اپیل کی گئی ہے کہ پانی کا استعمال محدود رکھیں۔ پرتگالی موسمیاتی ادارے کے مطابق مونٹے ریئل ایئر بیس پر ہوا کا جھونکا 176 کلومیٹر فی گھنٹہ ریکارڈ کیا گیا، جبکہ لیریا میں 140 کلومیٹر فی گھنٹہ سے زائد رفتار کے مزید تین جھکڑ بھی ریکارڈ ہوئے۔ ماہرین کے مطابق یہ رفتار ہریکین کی سطح کے قریب ہے۔

ضلع پومبال کے مقامی حکام نے خبردار کیا ہے کہ بجلی کی بندش کے باعث پانی کی فراہمی متاثر ہو سکتی ہے، اور شہریوں سے اپیل کی گئی ہے کہ پانی کا استعمال محدود رکھیں۔ پرتگالی موسمیاتی ادارے کے مطابق مونٹے ریئل ایئر بیس پر ہوا کا جھونکا 176 کلومیٹر فی گھنٹہ ریکارڈ کیا گیا، جبکہ لیریا میں 140 کلومیٹر فی گھنٹہ سے زائد رفتار کے مزید تین جھکڑ بھی ریکارڈ ہوئے۔

عراق: اندرونی معاملات میں امریکی صدر کی مداخلت پسندانہ بیان پر شدید ردعمل

بغداد: عراق کے حکومت قانون اتحاد کے سربراہ نے عراق کے اندرونی معاملات میں امریکی صدر ٹرمپ کے مداخلت پسندانہ بیان پر ردعمل کا اظہار کیا ہے جبکہ اس ملک کی مجلس اعلاء اسلامی نے بھی کہا ہے کہ وزیراعظم کے انتخاب کا معاملہ اندرونی معاملہ ہے اور اسے قانونی طریقہ کار اور عراق کے اعلیٰ ترین مفادات کی بنیاد پر انجام دیا جائے گا۔ عراق سے موصولہ رپورٹ کے مطابق عراق کے حکومت قانون اتحاد کے سربراہ نوری المالکی نے عراق کے اندرونی معاملات میں امریکہ کی واضح مداخلت پر ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم عراق کے اندرونی معاملات میں کھلی امریکی مداخلت کی سخت مخالفت کا اعلان کرتے ہیں اور اسے عراق کی خودمختاری کی خلاف ورزی اور وزیراعظم کے عہدے کے لیے امیدوار کے انتخاب میں کوآرڈینیشن فریم ورک کے فیصلے کی خلاف ورزی سمجھتے ہیں۔

غزہ میں انسانی بحران شدید، پانی کی کمی سے مشکلات میں اضافہ

غزہ: غزہ کے سول ڈیفنس نے جمعرات کے روز خبردار کیا ہے کہ غزہ میں انسانی حالات ”غیر مسبوق اور تباہ کن“ ہیں جو زندگی کے ہر شعبے کو متاثر کر رہے ہیں۔ سول ڈیفنس نے عالمی برادری سے فوری مداخلت کی اپیل کی ہے تاکہ انسانی بحران کو بچایا جا سکے۔ اس دوران غزہ بلدیہ نے بھی واضح کیا کہ پانی کی خدمات کو جاری رکھنے کے لیے فوری طور پر بنیادی ساز و سامان فراہم کرنا انتہائی ضروری ہے۔ سول ڈیفنس کے ترجمان محمود بصل نے بتایا کہ غزہ میں حالات انتہائی خطرناک ہیں، جہاں پناہ گاہیں موجود نہیں، سڑکیں اور رہائشی علاقے کسی بھی لمحے بمباری کے خطرے میں ہیں۔ ساتھ ہی صحت کا نظام تباہ ہو چکا ہے اور ہسپتال بڑھتی ہوئی ضروریات کا جواب دینے سے عاجز ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اس صورتحال کے لیے فوری عالمی مداخلت اور بین الاقوامی تنظیموں کی جانب سے فعال انسانی اقدامات درکار ہیں تاکہ زخمیوں، مریضوں، بچوں اور بے گھر افراد کی جان بچائی جا سکے۔

یہ وارننگ اس وقت سامنے آئی ہے جب غزہ میں شدید سردی کی لہریں جاری ہیں اور ہیٹنگ کے ذرائع شدید کمی کا شکار ہیں، خاص طور پر بے گھر افراد اور سب سے زیادہ نازک طبقات، بشمول زخمی افراد، جو عارضی پناہ گاہوں میں انتہائی دشوار حالات کا سامنا کر رہے ہیں۔ سردی کی لہروں کے مسلسل اثرات کے ساتھ غزہ کے عوام کی مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے، جبکہ قابض اسرائیل بنیادی ضروریات، ریلیف اور طبی امداد کی ترسیل پر سخت پابندیاں جاری رکھے ہوئے ہے، اور ’رفح کراسنگ‘ کے ذریعے مریضوں اور زخمیوں کو علاج کے لیے بیرون ملک جانے سے روک رہا ہے۔ اسی سلسلے میں غزہ بلدیہ نے بتایا کہ شہر پانی کی شدید کمی کا شکار ہے کیونکہ مشرقی شہر میں قابض اسرائیل کی جارحیت کے دوران ’میکروت‘ پانی کی لائن ٹوٹ گئی۔

بلدیہ نے بدھ کو واضح کیا کہ یہ لائن شہر کی موجودہ پانی کی ضروریات کا تقریباً 70 فیصد فراہم کرتی تھی، جبکہ پانی کے بنیادی ڈھانچے کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا ہے، جس میں شہر کے تقریباً 85 فیصد پانی کے کنویں تباہ ہو گئے، جس سے دستیاب پانی کی مقدار انتہائی محدود ہو گئی۔ بلدیہ نے بتایا کہ پانی کی روزانہ ضرورت جنگ سے پہلے ایک لاکھ سے زائد گلاس تھی، جبکہ اب صرف ایک محدود حصہ دستیاب ہے، جس سے 90 فیصد کمی پیدا ہو گئی ہے۔ پانی کی لائن کے تقریباً 150 ہزار میٹر لمبے حصے کی تباہی، اور شمال مغربی شہر کے السودانیہ علاقے میں پانی کی تحلیلی پلانٹ کی تباہی نے بحران کو مزید شدید کر دیا ہے۔

غزہ بلدیہ نے واضح کیا کہ یہ بحران قابض اسرائیل کی جارحیت کے نتیجے میں پانی کے وسائل اور بنیادی ڈھانچے کی وسیع تباہی کی وجہ سے پیدا ہوا، جس میں مشرقی شہر میں فوجی سرگرمیوں کے دوران ’میکروت‘ لائن کا ٹوٹنا شامل ہے، جس سے شہر کے کئی علاقوں، بشمول قدیم شہر، الزیتون، الصبر ※، تل ال※و※ اور مغربی علاقے پانی سے محروم ہو گئے۔

بلدیہ نے زور دیا کہ پانی کی خدمات کو جاری رکھنے کے لیے فوری طور پر ضروری ساز و سامان فراہم کرنا چاہیے، جس میں سیمنٹ، فنی آلات، مرمت کے پرزے، مختلف قطر کی پائپیں اور پانی کی پمپنگ کے لیے ضروری ساز و سامان شامل ہیں۔ اسی کے ساتھ بلدیہ کو بھاری اور ہلکی مشینری کی ضرورت ہے جو جنگ کے دوران تباہ ہو چکی ہیں، اور پانی کے کنوؤں کو چلانے کے لیے توانائی کے ذرائع، جنریٹرز، تیل اور دیگر ضروری سامان کی فوری فراہمی درکار ہے۔

مئی سنہ 2024ء سے قابض اسرائیل نے ’رفح کراسنگ‘ کے فلسطینی حصے پر قبضہ کر رکھا ہے، جو سنہ 2023ء کے اکتوبر سے جاری امریکی حمایت یافتہ غزہ پر نسل کشی کی جنگ کے تحت ہوا، جس میں 71 ہزار سے زائد فلسطینی شہید ہوئے اور 171 ہزار سے زیادہ زخمی ہوئے، جن میں بیشتر بچے اور خواتین ہیں۔

قابض اسرائیل نے غزہ پر 18 سال سے زیادہ عرصے سے سخت محاصرہ برقرار رکھا ہے، جہاں تقریباً 4.2 ملین فلسطینی، بشمول تقریباً 5.1 ملین بے گھر افراد، انتہائی خراب اور انسانی طور پر تباہ کن حالات میں زندگی گزار رہے ہیں۔

مزاحمتی ہتھیار فلسطین کا اندرونی معاملہ ہے، ثالثوں کے ساتھ زیر بحث نہیں: حازم قاسم

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت ’حماس‘ کے ترجمان حازم قاسم نے واضح کیا ہے کہ مزاحمتی اسلحہ کا معاملہ ”فلسطینی اندرونی معاملہ“ ہے، جس پر گفتگو صرف قومی مکالمہ اور سیاسی و میدانی اتفاق رائے کے ذریعے ہونی چاہیے، تاکہ آئندہ مرحلے میں مزاحمت کی شکلوں اور مختلف فلسطینی محاذوں کے کردار کو متعین کیا جا سکے۔

حازم قاسم نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ قابض اسرائیل کی جانب سے اسلحہ خالی کرنے کی باتیں ”اسلحہ کے جرائم کو چھپانے“ کی کوشش ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ ”غیر قانونی اور مجرمانہ اسلحہ قابض اسرائیل کا وہ اسلحہ ہے جسے امریکہ کی حمایت حاصل ہے اور جس نے غزہ کی تباہی، محاصرے اور دو سال سے عوام کو بھوکا رکھنے میں استعمال کیا ہے“۔

انہوں نے ’العربی الجدید‘ سے بات کرتے ہوئے کہا کہ قابض اسرائیلی وزیراعظم بنجمن نیتن یاھو کے بیانات، جن میں وہ جنگ بندی کے دوسرے مرحلے میں غزہ کی تعمیر نو کی بجائے حماس کا اسلحہ خالی کرنے پر زور دیتے ہیں ”پہلے سے طے شدہ معاہدے کی صریح خلاف ورزی“ ہیں۔ یاد رہے کہ نیتن یاھو نے گزشتہ پیر کو غزہ سے قابض اسرائیلی فوجی ران

گویلی کی لاش نکالنے کے بعد اعلان کیا تھا کہ آئندہ مرحلے میں توجہ تعمیر نو پر نہیں بلکہ حماس کے اسلحہ خالی کرنے پر ہوگی۔ حازم قاسم نے کہا کہ قابض اسرائیل معاہدے کے شرائط کو دوبارہ ترتیب دینے کی کوشش کر رہا ہے، یہ نیتن یاھو کی داخلی سیاسی حسابات اور حکومت کے اندر اختلافات کا نتیجہ ہے، اور یہ ”معاہدے کی صریح خلاف ورزی“ اور حکومتی اتحاد کو برقرار رکھنے کی کوشش ہے۔ حازم قاسم نے کہا کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے مزاحمت کے اسلحے کے حوالے سے جو منصوبہ زیر بحث ہے، اس پر ابھی تک ثالثوں کی جانب سے کوئی مکمل تجویز پیش نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ قابض اسرائیل اسلحہ چھیننے کرنے کی بات کرتے ہیں، جبکہ خود غزہ میں اپنے تابع ملیشیا کو اسلحہ فراہم کر رہا ہے، جو شہریوں کے خلاف قتل، اغوا اور نشانہ بنانے کی کارروائیاں انجام دے رہی ہیں۔ حازم قاسم نے زور دیا کہ موجودہ مرحلے میں واقعی کراسنگ کھولنا، مکمل امدادی سامان داخل کرنا، تعمیر نو کا آغاز اور قابض اسرائیلی افواج کا غزہ سے انخلا ضروری ہے، خاص طور پر جب وہ انتظامی کمیٹی قائم ہو چکی ہے۔

انہوں نے کہا کہ دوسرے مرحلے کے معاہدے کے نفاذ کے لیے ضروری ہے کہ غزہ کی انتظامیہ آزاد اور خودمختار قومی کمیٹی کے حوالے کی جائے، تاکہ امداد پہنچائی جا سکے، کراسنگ کھولے جائیں اور اسرائیلی فوجی وجود ختم ہو، جبکہ دیگر مسائل کے لیے قومی مکالمہ اور اتفاق رائے ضروری ہے اور انہیں جبری ہدایات کے تحت نہیں حل کیا جا سکتا۔ حازم قاسم نے انتظامی حوالے سے کہا کہ یہ ”عمل“ پیشہ ورانہ، شفاف اور باوقار“ ہوگا اور تمام فنی و لاجسٹک انتظامات تیار ہیں، ساتھ ہی ایک اعلیٰ کمیٹی نگرانی کرے گی اور فلسطینی جماعتیں، قبائلی ادارے اور بین الاقوامی ادارے بھی اس عمل کی پیروی کریں گے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ حماس مکمل طور پر غزہ کی انتظامی کمیٹی کے حوالے کرنے کے لیے تیار ہے اور آئندہ مرحلے میں اس کے کامیاب عمل کے لیے تمام ضروری حالات فراہم کرنے کو تیار ہے۔

تین روزہ محاصرہ قابض اسرائیل کا القدس کے بلدہ حزما میں گھروں پر دھاوے، گرفتاریاں جاری

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے آج جمعرات کے روز القدس کے شمال مشرق میں واقع بلدہ حزما میں فلسطینیوں کے گھروں پر وسیع پیمانے پر دھاوے بولے اور متعدد شہریوں کو گرفتار کر لیا۔ یہ بلدہ گذشتہ تین روز سے سخت محاصرے کی زد میں ہے۔

بلدہ حزما کے بلدیہ سربراہ نوفان صلاح الدین نے بتایا کہ قابض اسرائیل کی فوج مسلسل تیسرے روز بھی بلدہ پر کڑا محاصرہ برقرار رکھے ہوئے ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ بدھ کی شام پانچ بجے کے قریب محاصرہ عارضی طور پر اٹھایا گیا تاہم محض دو گھنٹے بعد ایک بار پھر تمام راستے بند کر دیے گئے۔

انہوں نے کہا کہ قابض فوج نے رات بھر گھروں پر بڑے پیمانے پر دھاوے کیے کئی مکانات کو فوجی چوکیوں میں تبدیل کر دیا شہریوں کو شدید خوف و ہراس میں مبتلا کیا گھروں کے سامان کو نقصان پہنچایا اور متعدد نوجوانوں کو گرفتار کر کے موقع پر ہی تفتیش کا نشانہ بنایا۔

نوفان صلاح الدین کے مطابق قابض اسرائیل کی بڑی نفری تاحال بلدہ حزما کے مختلف حصوں میں تعینات ہے جہاں لگ بھگ بارہ ہزار فلسطینی شہری آباد ہیں۔ منگل کے روز قابض اسرائیل کی فورسز نے بلدہ حزما کا مکمل محاصرہ کر لیا تھا اور گلیوں میں پمفلٹس تقسیم کر کے شہریوں کو مطلع کیا گیا کہ بلدہ کو فوجی بند علاقہ قرار دیا جا رہا ہے اور مزید اطلاع تک کسی کو باہر جانے کی اجازت نہیں ہو گی۔ بلدہ حزما میں یہ زمینی کشیدگی القدس گورنری کے گرد قابض اسرائیل کی جانب سے جاری فوجی اقدامات کے تسلسل کا حصہ ہے۔ پیر کے روز سے قابض اسرائیل کی فورسز نے القدس کے شمال میں واقع بلدہ کفر عقب میں ایک بڑی فوجی کارروائی شروع کر رکھی ہے جسے دارالحکومت کی ڈھال کا نام دیا گیا ہے۔ اس مہم میں قابض اسرائیل کی پولیس اور فوج کے سینکڑوں اہلکار شریک ہیں اور اس کا جواز خط تماس کے علاقے میں نام نہاد بالادستی مضبوط کرنا اور عوامی مقامات پر

سیکورٹی کے احساس کو بڑھانا بتایا جا رہا ہے۔

سنہ 2023ء میں 7 اکتوبر کو غزہ پر مسلط کی گئی نسل کش جنگ کے آغاز کے بعد جس نے دو برس تک تباہی مچائے رکھی قابض اسرائیل نے اپنی فوج اور صہیونی آبادکاروں کے ذریعے مغربی کنارے میں حملوں کو غیر معمولی حد تک تیز کر دیا جن میں القدس بھی شامل ہے۔ ان حملوں میں قتل گرفتاریاں گھروں کی مسماری جبری بے دخلی اور صہیونی آبادکاری کی توسیع شامل رہی۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ان جارحیتوں کے نتیجے میں مغربی کنارے میں کم از کم 1110 فلسطینی شہید ہوئے جبکہ گیارہ ہزار پانچ سو سے زائد زخمی ہوئے اور اکیس ہزار سے زیادہ فلسطینیوں کو گرفتار کیا گیا۔

غزہ میں نسل پرستانہ جارحیت کی نفسیاتی صدمے کی گہرائی چار نسلوں تک پہنچ سکتی ہیں: ماہر نفسیات

غزہ: فلسطینی ماہرہ نفسیات سماح جبر نے خبردار کیا ہے کہ قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ میں منظم بھوک ہڑتال اور نسل کشی کی پالیسیاں صرف فوری نقصان نہیں پہنچاتیں، بلکہ یہ گہری نفسیاتی صدمات پیدا کرتی ہیں جو نسلوں تک اثرانداز ہو سکتی ہیں۔

سماح جبر نے اناضولو ایجنسی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بھوک اور قتل و غارت کے نفسیاتی اثرات صرف جنگ کے خاتمے پر ختم نہیں ہوں گے، بلکہ ان کے سماجی و نفسیاتی اثرات تین یا چار نسلوں تک فلسطینی عوام کی اجتماعی یادداشت میں ایک گہرا زخم چھوڑ دیں گے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ غزہ کے باشندے برسوں سے دائمی غذائی قلت کا شکار ہیں اور جبری بھوک صرف جنگ کا اتفاق نہیں بلکہ ایک منظم حکمت عملی ہے جس کا مقصد فلسطینیوں کی اجتماعی ارادے کو توڑنا ہے۔

جبر نے کہا کہ غزہ میں نفسیاتی صدمے کی وجوہات کو الگ کرنا انتہائی مشکل ہو گیا ہے کیونکہ بھوک، تباہی، بے گھر ہونا، بمباری اور پیاروں کے نقصان کے عوامل ایک دوسرے میں گندھے ہوئے ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ یہ المیہ صرف بھوک تک محدود نہیں، بلکہ طویل مدتی شدید نفسیاتی دباؤ کے اثرات بھی شامل ہیں، جیسے جبری علیحدگی، کئی دہائیوں سے آزادی حرکت کا فقدان، اور دو سال سے زیادہ عرصے تک مسلسل بمباری کا سامنا، جس سے فلسطینیوں میں یہ احساس پیدا ہوا کہ وہ عالمی توجہ سے باہر ہیں اور اپنی تقدیر کے حوالے کر دیے گئے ہیں۔

غزہ میں اس نفسیاتی بحران کو ”نوآبادیاتی صدمے“ کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے، جو روزمرہ زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کرتا ہے۔ سماح جبر نے کہا کہ دنیا بھر میں بڑے قحط کے مطالعے (جیسے چین اور آئرلینڈ) سے معلوم ہوتا ہے کہ بھوک کا نفسیاتی اثر صرف موجودہ نسل تک محدود نہیں، بلکہ یہ آنے والی نسلوں میں بھی منتقل ہوتا ہے، جو زیادہ نفسیاتی مسائل کا شکار اور سماجی و پیشہ ورانہ زندگی میں زیادہ مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔

جبر نے وضاحت کی کہ غزہ طویل محاصرے کے باوجود جنگ سے پہلے نفسیاتی صحت کے لیے کچھ اقدامات اور ادارے رکھتا تھا، لیکن سنہ 2023ء کے اکتوبر سے شروع ہونے والی نسل کشی کی جنگ کے ابتدائی ہفتوں میں یہ نازک نظام مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔

انہوں نے اپنے ساتھی ماہر نفسیات محمد

سعید طلوت کا پیغام بھی شیئر کیا، جنہوں نے بتایا کہ وہ بچوں کو کھانا دینے کے لیے اپنی خوراک کو کم سے کم کر دیتے ہیں اور بھوک نے انہیں کام کرنے اور مریضوں کو سننے کی صلاحیت سے محروم کر دیا ہے۔ جبر نے کہا کہ ”جب معالج خود بھوکا ہو تو بھوک نہ صرف جسم کو نقصان پہنچاتی ہے بلکہ اس کی پیشہ ورانہ صلاحیت اور نفسیاتی و جسمانی توازن کو بھی متاثر کرتی ہے۔“

اگرچہ ”سیز فائر“ کی بات کی جا رہی ہے جبر کہتی ہیں کہ انسانی مشکلات ختم نہیں ہوئیں؛ کیونکہ غذائی قلت اور طبی سہولیات کی کمی اب بھی جانیں لے رہی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ”لوگ ابھی بھی ایسی بیماریوں سے مر رہے ہیں جن کا علاج نہیں ہوا، انفیکشنز، دائمی بیماریاں جیسے ذیابیطس، اور گردوں کی صفائی کی ضرورت۔ سردی المیہ کو بڑھا رہی ہے اور لوگ شدید غذائی قلت میں رہتے ہوئے سردی کا سامنا کر رہے ہیں۔“

سماح جبر نے اپنے سائنسی تجزیے میں 1944-1945ء کے ”مینیسوٹا بھوک“ تجربے کا حوالہ دیا، جس نے طویل مدتی بھوک کے اثرات کا مطالعہ کیا اور شدید نفسیاتی و سماجی رویوں کی بگڑتی حالت، حوصلے کا ختم ہونا، جارحیت اور ڈپریشن میں اضافہ ظاہر کیا۔

جبر نے اپنے بیان کا اختتام کرتے ہوئے کہا کہ ”بھوک صرف جسم کو نہیں بلکہ تاریخی یادداشت پر بھی اثر ڈالتی ہے۔ جب بچے جانتے ہیں کہ ان کے والدین اور دادا دادی بھوک سے متاثر ہوئے، تو ان کا کھانے، پیسے اور تحفظ کے ساتھ تعلق بدل جاتا ہے اور یہ عدم یقینی کا احساس نسلوں تک منتقل ہوتا ہے اور تربیت اور مستقبل کے نظریات پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔“

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ صحافت

اجیت پوار کا یوں جانا

مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کی ہوائی جہاز کے حادثے میں موت نے بہت سے سوالات کے جوابات چھوڑے ہیں۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کے بانی شرد پوار کے بھتیجے اجیت پوار نے اپنے چچا کے سائے سے علاحدگی اختیار کرلی تھی، جنہیں سیاست کے بھیشم پیتمہ کہا جاتا ہے، اور جولائی 2023 میں، انہوں نے پارٹی کے زیادہ تر ایم ایل ایز کو پارٹی کے نام اور نشان کے ساتھ اپنے ونگ کے نیچے لایا۔ اس کے بعد وہ نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) کی قیادت والی مہیوتی (عظیم اتحاد) میں شامل ہوگئے۔ انہوں نے پونے اور پمپری چنچواڑ میں حالیہ بلدیاتی انتخابات میں شرد پوار کی قیادت والی پارٹی کے ساتھ اتحاد میں حصہ لیا تھا۔ اس کے بعد سیاسی حلقوں میں اجیت پوار اور شرد پوار کے درمیان بڑھتی قربت کے بارے میں قیاس آرائیاں شروع ہوگئیں۔ دونوں کیمپوں کے لیڈروں نے کھلے عام اس کا اشارہ دیا ہے۔ اپوزیشن جماعتیں اس حادثے کی سپریم کورٹ کی نگرانی میں تحقیقات کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ تاہم، شرد پوار کا کہنا ہے کہ اجیت پوار کی موت ایک حادثہ تھا اور اسے کسی اور نقطہ نظر سے نہیں دیکھا جانا چاہیے۔ حادثے کی فی الحال کئی زاویوں سے تفتیش کی جا رہی ہے۔ سرکاری طور پر بتایا جا رہا ہے کہ حادثے کے وقت ہوائی اڈے پر حد نگاہ بہت کم تھی۔ سوال یہ ہے کہ اگر صورتحال واقعی خطرناک تھی تو طیارے کو اترنے کی اجازت کیوں دی گئی؟ مزید یہ کہ یہ سوال کرنا بھی ضروری ہے کہ جدید ٹیکنالوجی کے اس دور میں کیا ایسی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کیلئے ہوائی اڈوں پر خصوصی انتظامات نہیں کیے جا سکتے؟ اجیت پوار کا طیارہ بارامتی ہوائی اڈے پر لینڈنگ کے دوران گر کر تباہ ہوگیا۔ لینڈنگ کے بعد طیارے میں دھماکہ ہوا اور آگ لگ گئی۔ اس حادثے میں اجیت پوار اور طیارے میں سوار پانچوں افراد کی موت ہوگئی۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے 1980 میں کانگریس لیڈر سنجے گاندھی، 2001 میں مادھو راؤ سندھیا، 2011 میں اروناچل پردیش کے وزیر اعلیٰ دورجی کھانڈو، 2021 میں اس وقت کے سی ڈی ایس بپن راوت اور 2025 میں گجرات کے سابق وزیر اعلیٰ وجے روپانی جیسی اہم شخصیات طیارہ حادثے میں اپنی جانیں گنوا چکی ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ اجیت پوار کا طیارہ گرنے سے پہلے ایئر ٹریفک کنٹرول نے پائلٹ سے پوچھا کہ کیا وہ رن وے دیکھ سکتا ہے، جس پر اس نے جواب دیا کہ وہ نہیں دیکھ سکتا۔ اس کے بعد ہوائی جہاز نے آسمان میں چکر لگایا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہوائی اڈے پر حالات لینڈنگ کے لیے سازگار نہیں تھے۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ جب پائلٹ سے دوبارہ پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ وہ رن وے دیکھ سکتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا خطرے کے درمیان طیارے کو لینڈ کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے؟ تاہم اس حادثے نے نہ صرف ہمارے ملک سے ایک قابل رہنما چھین لیا بلکہ ان المناک حادثات کی یادیں بھی تازہ کردیں جن میں ملک ماضی میں کئی سیاسی ہیوی ویٹ اور اہم شخصیات کو بے وقت کھو چکا ہے۔ بہرصورت، اب اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ اس طیارہ حادثے کی غیر جانبداری اور مکمل تحقیقات کی جائیں تاکہ حقیقی وجوہات کا پردہ فاش کیا جاسکے۔ مزید برآں ایسے حادثات سے سبق سیکھنے اور نظامی اصلاحات کو نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔

وجودِ قرآن وجودِ ضرورتِ حدیث کے متقاضی ہے

انکار حجیتِ حدیث انکارِ قرآن کے مستلزم ہے

سید اسماعیل یمین
(عرف: اسماعیل سید)

منکرین حدیث کے مختلف دعوے اور مغالطے اور ان کا شور شرابا صدیوں سے گونجتے آئے جو کوئی نئی بات نہیں۔ حیرت کن بات یہ ہے کہ احادیث کے انبار اور قبولیت حدیث کو مستلزم کرنے میں ان گنت ناقابل تردید دلائل و تحقیقات ہونے کے باوجود اب بھی قضیۂ حدیث پر طرح طرح کے سوال اٹھائے جاتے ہیں نامعلوم جہتوں سے، منجملہ ''اہل قرآنیت'' اور الحاد پسند حضرات، جو قرآن کو بطور عقلی دلیل استعمال کر کے حدیث کی تردید وانکار کرنے میں جابجا کوشش کرتے ہیں۔ اسی وتیرہ میں قریب ہی میں برصغیر کے ایک معروف تبصرہ نگار صحافی نے وہی پُرانا دعویٰ جدید بہروپ (بلکہ بظاہر تخلیقی انداز) میں نشر کیا جو خاکسار کے سوشل میڈیا کے دیوار سے گزرا۔ ان میں وہ اس طریقے سے رقم طراز ہیں:

''جب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن ایک مکمل اور جامع کتاب ہے تو پھر حدیث کی کیا ضرورت ہے؟ یہ تعین کون کرے گا کہ کون سی حدیث ضعیف اور کون سی حدیث صحیح ہے؟ جس طریقہ کار کے تحت احادیث ایک سے دوسرے پھر تیسرے اور پھر باقی کو منتقل ہوئیں کیا غالب امکان نہیں تھا کہ ان کی اصل شکل بگڑ گئی ہوگی؟ کیا بیشمار حدیثیں لوگوں نے اپنے مفاد کے زیر اثر نہیں گھڑیں؟''

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کی تدوین تنظیم و تاریخ، بشمول سورتیں وآیات کی گنتی وغیرہ، سب کے سب نقل حدیث یعنی روایتِ صحابہ کے ذریعہ سے ہم تک آ پہنچے، اگر نقلِ احادیث و روایتِ صحابہ کو منظر سے ہٹادے تو نتیجتاً قرآن کو بھی ختم کرنے کا مترادف ہوگا۔ اور جب یہ حاصل ہو جائے تو کوئی بعید نہیں کہ رسالت اور پیغام رسالت کو بھی معدوم کردیئے جائیں گے پھر صرف اللہ ہی رہ جائے گا بغیر اس کے کلام کے یعنی کلام اللہ کے۔ مطلب، روایتِ احادیث اور قضیۂ حدیث اور وجود صحابہ کو قرآن کے ایصال و تبلیغ میں کلیدی کردار و مرکزی ستون کی حیثیت حاصل ہے۔ مزید برآں، اگر ہم کچھ دیر کیلئے دین وقرآن ایک طرف رکھ کر ہم اپنی ذاتی و معاشرتی مسائل و ضروریات کی طرف دیکھیں اور اپنی وجودیت اور پہچان کی طرف دیکھیں، تو ہمارے وجود کے لئے ہمارے دادا پر دادا سلسلہ اجداد کی وجودیت اور ان کی طرف سے اپنی برادری و اقدار اور آبائی وطن کے شناخت و تسلسلِ نسب کی منقولیت کا اعتراف ضروری ہوگا جس پر بسا اوقات حجتِ شہریت و حقِ سکونت دار و مدار ہے بلکہ اپنی جسمانی صحت و تندرستی دار و مدار ہوسکتے ہیں بجائے صرف مشترک جدامجد بابا آدم پر مدار ہونے کے، ٹھیک ویسے ہی قرآن کی وجودیت اور موثوقیت کیلئے قرآن کے اوّلین مخاطبین رسول کریم اور صحابہ کی وجودیت اور ان کی طرف سے قرآن و تعلیم قرآن کی معلومات پشت در پشت کی منقولیت، عرف احادیث، تسلیم کرنی پڑے گی۔ بہ الفاظ دیگر، جس طرح انسان اپنی شناخت، تاریخ اور نسب کے بارے میں صرف پہلے انسان جدامجد حضرت آدم علیہ السلام پر انحصار نہیں کرتا بلکہ نسل در نسل منقل معلومات، گواہوں، روایات اور باوثوق منقل کردہ تاریخ پر اعتماد کرتا ہے، ٹھیک اسی طرح دین و شریعت کے معاملے میں قرآن پر بھی بطور واحد ماخذ مکمل انحصار نہیں کرسکتا لہٰذا قرآن تک تاریخی رسائی اور عملی تفصیل بھی نسل در نسل

> اگر ہم کچھ دیر کیلئے دین وقرآن ایک طرف رکھ کر ہم اپنی ذاتی و معاشرتی مسائل و ضروریات کی طرف دیکھیں اور اپنی وجودیت اور پہچان کی طرف دیکھیں، تو ہمارے وجود کے لئے ہمارے دادا پر دادا سلسلہ اجداد کی وجودیت اور ان کی طرف سے اپنی برادری و اقدار اور آبائی وطن کے شناخت و تسلسلِ نسب کی منقولیت کا اعتراف ضروری ہوگا جس پر بسا اوقات حجتِ شہریت و حقِ سکونت دار و مدار ہوسکتے ہیں بجائے صرف مشترک جدامجد بابا آدم پر مدار ہونے کے، ٹھیک ویسے ہی قرآن کی وجودیت اور موثوقیت کیلئے قرآن کے اوّلین مخاطبین رسول کریم اور صحابہ کی وجودیت اور ان کی طرف سے قرآن و تعلیم قرآن کی معلومات پشت در پشت کی منقولیت، عرف احادیث، تسلیم کرنی پڑے گی۔

منتقل شدہ محفوظ روایات یعنی احادیث پر موقوف ہیں۔ قرآن کریم (کتاب اللہ) کا نزول اور اس پر اعتماد رسول اکرم محمد کی رسالت پر موقوف ہے، اور احادیث وسنن اور سنت نبوی تک رسائی کے بغیر، رسالت پر ایمان ومعرفت سے افروز ہونا اور رسالت کے صحیح علم وفہم تک رسائی ہونا، ناممکن ہے۔ رسالت پر ایمان اور اس کی معرفت، اور حتی الامکان رسالت کے متعلق صحیح علم وفہم، بھی صحیح و مستند احادیث وسنن تک رسائی پر مبنی ہے، بہ آنکہ موضوع حدیث و موضوع قرآن، دونوں، مسئلہ وحی کے ساتھ وابستہ اور مشترک ہے جہاں کتاب اللہ، یعنی قرآن، کے ساتھ ''وحی متلو'' کا معاملہ ہوتا ہے اور سنۃ یعنی حدیث کے ساتھ ''وحی غیر متلو'' کا معاملہ ہوتا ہے۔

البتہ، جہاں احادیث کی توثیق اور مستند کو غیر مستند سے علاحدہ کرنے کا تعلق ہے تو ان سب کے جانچ پڑتال اور پہچان کیلئے علم صحیح و ضعیف اور علمِ جرح و تعدیل، یعنی علم مصطلح الحدیث (عرف علوم الحدیث)، نے ایک اہم کلیدی کردار ادا کی، جس کے مشابہ مثالیں ہمارے روز مرہ کے مسائل میں بھی ملتے ہیں جیسا کہ عصر حاضر کے اہم خبریں ہم تک پہنچنے کیلئے اور صحیح خبروں کو بے بنیاد غیر موثوق خبروں سے علاحدہ کرنے کیلئے مستند اخبار اور معتمد صحافت اور ان کے ضوابطِ صحافت کو اہم مقام حاصل ہے، بلکہ بسا اوقات کسی کو زندہ رہنے دینے یا نہ رہنے دینے کے حق میں (مثلاً فوجداری عدالت میں مبینہ مجرم قاتل اور دہشت گرد قرار دینے اور مابعد سزا اور پھانسی کا حکم نافذ کرنے میں) مستند صحافت اور اخبار کے موثوق رپورٹ، بمطابق ضوابطِ صحافت، اہم کردار ادا کرتی ہے بالخصوص شواہد و دیگر حجت کے عدم موجودگی میں، ٹھیک اسی طریقے سے محدثین کے یہاں اعلیٰ سے اعلیٰ معیار کے جانچ پڑتال اور توثیق وتصدیق کے آلات وضوابط طے کی گئیں صحیح مستند احادیث کو ضعیف و موضوع احادیث سے تمیز کرنے کے لئے بلکہ حدیث کے رواۃ اور سلسلہ اسناد حدیث کے رجال پر علوم سوانح حیات و انفرادی نفسیاتی تجزیے کے حوالے سے تاریخ اسلام میں لامثال کام کی گئی جس کی نظیر دیگر ادیان کے علماء کے کارناموں میں نہیں ملتیں جہاں رواۃ اور رجال حدیث، قبولِ حدیث کے باب میں، شروع ہی سے انھیں غیر موثوق اور ناقابل اعتماد و مجروح سمجھے جاتے جب تک کہ ان کے حق میں اعلیٰ معیار کی توثیق وتصدیق (بذریعہ تاریخ و دستاویز اور شواہد وطرق اسناد) نہ ملے۔ اسی کے حوالے سے جن تاریخی ہستیاں اس علم جرح وتعدیل کے میدان میں معیاریں قائم کیں، ان میں آٹھویں صدی ہجری (چودھویں صدی عیسوی) کے مشہور امام المِزّی کے شہرہ آفاق کتاب کئی ضخیم جلدوں میں "تَهذِيب الكَمال فِي اَسماءِ الرِّجال"، اور مسبوق الذکر امام المِزّی کے معاصر آٹھویں صدی ہجری کے حدیث وسوانح رجال کے امام الذہبی کی کتابیں "تَذكِرَةُ الحُفّاظ" اور "مِيزانُ الاِعتِدال فِي نَقدِ الرِّجال" اسی طریقے سے نویں صدی ہجری (پندرہویں صدی عیسوی) کے امام الحدیث حافظ ابن حجر العسقلانی کی کتابیں "تَهذِيبُ التَّهذِيب" اور "لِسانُ المِيزان" وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ علاوہ ازیں، تاریخ سلام کے پہلی تین چار صدیوں میں سبق آموز واقعات سے بھری ہوئی ہیں جہاں علماء کرام ومحدثین عظام کو شدید ظلم وستم اور طرح طرح کی اذیتیں جھیلنی پڑی بلکہ انھیں قید با مشقت اور جلاوطن کے شکار ہونے پڑے جن میں مشہور ومعروف محدثین وفقہاء سرفہرست ہیں منجملہ سعید بن المسیب، سعید بن جبیر، امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام نسائی، وغیرہ وغیرہ شامل ہیں جنہوں نے حکومت وقت کے سامنے اپنے موقف اور عقیدت اور روایتِ احادیث پر نبرد آزمائی کے ساتھ ثابت قدم رہے، جلاوطن کردئے گئے لیکن ظالم حکمران کے سامنے اپنے احادیث اور شریعت کے میدان میں کبھی بھی سر تسلیم خم نہیں ہوئے، جس سے مزید اس بات (خاص کر مستشرقین اور منکرین حدیث) کی تردید ہوتی ہے کہ محدثین کرام اپنے وقت کے ظالم حکمران اور خلفاء کے دباؤ میں آکر احادیث میں ایجاد واختراع کے مرتکب ہوئے ہو یا ان سے لغزشیں ہوئیں۔

اسماعیل یمین سید (فاضل وتکمیل افتاء، دار العلوم دیوبند)
ای-میل correspondence
ismailsyed@gmail.com
صاحب مضمون ہٰذا لندن برطانیہ میں استاذ حدیث وشریعت، امور عالم عرب اور اسلامی میں تحقیقی وتجزیاتی خدمات کے ساتھ وابستہ، انگریزی روزنامہ ڈھاکہ ٹرائبون (Dhaka Tribune) کے لندن بیرو کے کالمنسٹ ہے اور سوشل میڈیا ایکس پر موجود ہے: IsmailYSyed@

□□□

اسلامی ثقافت کی حفاظت اور جدید دور کے چیلنجز

مولانا قاری اسحاق گورا

اسلامی ثقافت ایک عظیم ورثہ ہے جو صدیوں سے مختلف خطوں میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ ورثہ نہ صرف مذہبی تعلیمات بلکہ فنون، ادب، معماری، اور سماجی اصولوں میں بھی موجود ہے۔ مگر موجودہ دور میں، جہاں جدیدیت، گلوبلائزیشن، اور تیز رفتار تبدیلیاں ہو رہی ہیں، اسلامی ثقافت کو نئی چیلنجز کا سامنا ہے۔ ان چیلنجز کا سامنا کرتے ہوئے، اسلامی ثقافت کی حفاظت اور اس کے اثرات کو برقرار رکھنا ایک اہم ضرورت بن چکا ہے۔

اسلامی ثقافت کے اثرات نہ صرف مسلم معاشروں تک محدود ہیں بلکہ یہ دیگر ثقافتوں اور معاشروں پر بھی گہرے اثرات مرتب کر چکی ہے۔ خاص طور پر ہندوستانی ثقافت میں اسلامی فنون، ادب، اور سماجی اصولوں کا گہرا اثر ہے۔ ہندوستانی فنون اور ادب میں اسلامی اثرات کی موجودگی ایک تاریخی حقیقت ہے۔ مغل دور حکومت کے دوران، اسلامی فنون اور ادب نے ہندوستانی ثقافت میں نمایاں مقام حاصل کیا۔ مثال کے طور پر، مغل معماری کے بے شمار شاہکار جیسے کہ تاج محل، قلعے، اور مساجد ہندوستانی ثقافت کے اٹوٹ انگ بن چکے ہیں۔ ان عمارتوں میں اسلامی فنون کی بہترین مثالیں موجود ہیں جیسے کہ خطاطی، میناروں کی تعمیر، اور آرکیٹیکچر کے جدید اصول۔ مغل دور کی تعمیرات میں اسلامی فنون اور ہندوستانی ثقافت کا ملاپ نمایاں ہے۔ مغل طرز تعمیر میں اسلامی طرز کی موزائیک اور جالیوں کا استعمال ہوا، جو بعد میں ہندوستانی طرز تعمیر کا حصہ بن گیا۔ عمارتوں میں استعمال ہونے والی موزائیک، اور سنگ مرمر پر کی گئی نقاشی میں اسلامی فنون کی جھلک صاف دکھائی دیتی ہے۔ مغل دور میں بننے والی مساجد اور قلعے اسلامی طرز تعمیر کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ادب کے میدان میں بھی، اسلامی اثرات واضح ہیں۔ اردو زبان جو کہ بنیادی طور پر ہندوستانی مسلمانوں کی زبان تھی، نے ہندوستانی ادب میں ایک نئی روح پھونکی۔ غالب، میر تقی میر، اور علامہ اقبال جیسے شعراء نے اردو ادب کو عالمی معیار پر پہنچایا۔ اسلامی تعلیمات اور صوفیانہ فکر نے ہندوستانی شعری روایت کو متاثر کیا اور ان میں نئے موضوعات کو جنم دیا۔ اس کے علاوہ، فارسی ادب کا ہندوستان پر گہرا اثر تھا، جہاں صوفیانہ شاعری اور داستانوی ادب نے ہندوستانی ذہنیت کو بدل کر رکھ دیا۔ فارسی ادب کا ہندوستانی ثقافت پر اثر بھی ناقابلِ فراموش ہے۔ مغل دور کے دربار میں فارسی زبان کو خاص مقام حاصل تھا۔ فارسی شاعری اور نثر نے ہندوستانی ادبیات کو ایک نیا رنگ دیا۔ یہاں کے شعرا اور ادبا نے فارسی ادب کو اپنایا اور اسے ہندوستانی معاشرت میں ضم کیا۔ ''گلستان'' اور ''بوستان'' جیسے فارسی ادب کے شاہکار ہندوستانی تعلیمی نصاب کا حصہ بنے اور آج بھی ان کی اہمیت برقرار ہے۔

جدید دور میں، جہاں تیزی سے بدلتے ہوئے حالات اور جدیدیت کا غلبہ ہے، اسلامی ثقافت کو برقرار رکھنا ایک چیلنج بن چکا ہے۔ گلوبلائزیشن اور مغربی اثرات کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے باعث، اسلامی ثقافت کے مختلف پہلوؤں کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ اس تناظر میں، اسلامی ثقافتی ورثے کی حفاظت کرنا انتہائی ضروری ہوگیا ہے۔ اسلامی ثقافتی ورثے کی حفاظت محض ماضی کی یادگاروں کی حفاظت نہیں، بلکہ یہ موجودہ اور آنے والی نسلوں کے لیے ایک شناخت، وراثت، اور فخر کا ذریعہ بھی ہے۔ اسلامی ثقافت میں موجود علم، حکمت، اور اخلاقی اصول آج بھی انسانی معاشرے کے لیے رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔ اسلامی معماری، فنون، اور ادب نہ صرف مسلمانوں کی شناخت کا حصہ ہیں بلکہ یہ عالمی ثقافتی ورثے کا ایک اہم حصہ بھی ہیں۔ ورثے کی حفاظت کے مختلف طریقے ہو سکتے ہیں۔ تاریخی عمارتوں کی بحالی اور ان کی حفاظت، قدیم نسخوں اور کتابوں کا تحفظ، اور روایتی فنون کی ترویج، یہ سب اقدامات اسلامی ورثے کی حفاظت میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے ان ورثوں کو ڈیجیٹل فارمیٹ میں محفوظ کرنا بھی ضروری ہے تاکہ یہ مستقبل کے لیے محفوظ رہیں۔ اسلامی ورثے کی حفاظت کے لیے کئی تنظیمیں اور ادارے کام کر رہے ہیں۔ خاص طور پر، UNESCO نے اسلامی ثقافت کی حفاظت کے لیے کئی منصوبے شروع کیے ہیں۔ یہ منصوبے تاریخی مقامات کی بحالی، تعلیمی پروگراموں کی ترویج، اور اسلامی ورثے کو عالمی سطح پر محفوظ رکھنے کے لیے اقدامات پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ، اسلامی ممالک میں بھی حکومتیں اور غیر سرکاری تنظیمیں اسلامی ثقافت کی حفاظت کے لیے مختلف منصوبے چلا رہی ہیں۔

اسلامی ثقافت کی حفاظت کے لیے کئی چیلنجز کا سامنا ہے۔ سب سے بڑا چیلنج گلوبلائزیشن ہے، جس کے باعث مختلف ثقافتوں کے درمیان فاصلے کم ہو رہے ہیں۔ مغربی ثقافت اور افکار کی پذیرائی کے باعث، اسلامی ثقافت کے مخصوص پہلوؤں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ دوسری جانب، سیاسی تنازعات اور جنگوں نے بھی اسلامی ورثے کو نقصان پہنچایا ہے۔ مشرق وسطیٰ اور جنوبی ایشیا میں ہونے والے جنگی تنازعات کے باعث کئی اہم تاریخی مقامات تباہ ہو چکے ہیں۔ تعلیمی نظام میں بھی اسلامی ثقافت کے بارے میں شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔ موجودہ تعلیمی نظام میں مغربی افکار کا غلبہ ہے اور اسلامی ثقافت کے بارے میں علم کو کم تر سمجھا جاتا ہے۔ اس کے باعث نئی نسل میں اپنی ثقافت کے بارے میں شعور کی کمی پائی جاتی ہے۔ اسلامی ثقافت کی حفاظت کے لیے ضروری ہے کہ تعلیمی نظام میں اس کے مختلف پہلوؤں کو شامل کیا جائے تاکہ نئی نسل اس سے جڑ سکے۔ اس کے علاوہ، اسلامی ورثے کی حفاظت میں مالی وسائل کی کمی بھی ایک بڑا چیلنج ہے۔ کئی اہم تاریخی مقامات اور عمارتیں مالی وسائل کی کمی کے باعث تباہ ہو رہی ہیں۔ حکومتوں اور بین الاقوامی اداروں کو اس جانب توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ اسلامی ورثے کو محفوظ کیا جا سکے۔ سیکولرزم اور مذہبی تفریق کے بڑھتے ہوئے رجحانات بھی اسلامی ثقافت کی حفاظت میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ کچھ معاشروں میں مذہبی تعصبات اور تفریق کے باعث اسلامی ورثے کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ یہ رجحانات نہ صرف اسلامی ثقافت بلکہ دنیا کی مجموعی ثقافتی وراثت کے لیے بھی نقصان دہ ہیں۔

اسلامی ثقافت کی حفاظت کے لیے ضروری ہے کہ اسے ایک بین الاقوامی مسئلہ سمجھا جائے اور اس کے تحفظ کے لیے عالمی سطح پر اقدامات کیے جائیں۔ اسلامی ممالک کو مل کر ایک پلیٹ فارم پر آنا چاہیے جہاں وہ اپنے ورثے کو محفوظ رکھنے کے لیے مشترکہ کوششیں کر سکیں۔ اس کے علاوہ، مغربی ممالک کو بھی اسلامی ثقافت کی اہمیت کو سمجھنا چاہیے اور اس کی حفاظت کے لیے تعاون کرنا چاہیے۔ تعلیمی نصاب میں اسلامی ثقافت کے بارے میں شعور بیدار کرنا بھی ضروری ہے۔ تعلیمی اداروں کو چاہئے کہ وہ اپنے نصاب میں اسلامی تاریخ، فنون، اور ادب کو شامل کریں تاکہ نئی نسلیں اپنی ثقافت کے بارے میں آگاہ ہوسکیں۔ اس کے علاوہ، اسلامی ورثے کی حفاظت کے لیے تحقیقی کاموں کو فروغ دینا چاہیے تاکہ ان کی حقیقی تاریخی حیثیت کو محفوظ کیا جا سکے۔ اسلامی ثقافت کی حفاظت کے لیے مالی وسائل کی فراہمی بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ حکومتوں کو چاہئے کہ وہ اپنے بجٹ میں اسلامی ورثے کی حفاظت کے لیے مختص فنڈز بڑھائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، بین الاقوامی اداروں کو بھی اس جانب توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ اسلامی ورثے کو عالمی سطح پر محفوظ رکھا جا سکے۔ اسلامی ورثے کی ڈیجیٹل دستاویزی کی جانب بھی توجہ دینی چاہئے۔ جدید دور میں، جہاں ٹیکنالوجی کا استعمال عام ہے، اسلامی ورثے کو ڈیجیٹل فارمیٹ میں محفوظ کرنا ضروری ہے۔ اس سے نہ صرف یہ ورثہ محفوظ رہے گا بلکہ اس کی رسائی بھی عالمی سطح پر ممکن ہوجائے گی۔ اسلامی فنون، ادب، اور تاریخی مقامات کی ڈیجیٹل دستاویزی کی جانب کوششیں تیز کرنی چاہئیں۔

اسلامی ثقافت ایک ایسا عظیم ورثہ ہے جو صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لئے ایک قیمتی اثاثہ ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس نے صدیوں سے مختلف خطوں اور قوموں پر اپنا اثر ڈالا ہے۔ اسلامی فنون اور ادب نے مختلف ثقافتوں کو متاثر کیا ہے اور انہیں ایک نئی شناخت دی ہے۔ اسلامی ثقافت کی حفاظت کا مطلب صرف اس کی تاریخی عمارتوں اور کتابوں کو محفوظ کرنا نہیں ہے بلکہ اس کی روح کو زندہ رکھنا ہے۔ اسلامی ثقافت کے مختلف پہلوؤں، جیسے کہ ادب، فنون، اور سماجی اصولوں کو سمجھنا اور ان کی ترویج کرنا، موجودہ دور کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اسلامی ثقافت کی حفاظت کے لئے عالمی سطح پر شعور بیدار کرنا اور مشترکہ کوششیں کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

●●●

تنظیم اقوام متحدہ اور عالمی سطح پر قیام امن جائزہ……

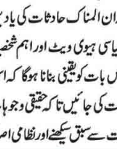

محمد اشرف گکرو

پچھلے ایک سو سال زاید عرصے سے دُنیا میں عالمی سطح پر دو خون ریز جنگیں ہوئی ہیں۔ علاوہ از یں اسرائیل عرب تنازعہ، ہندو پاک جنگیں، میانمار اور چین میں مسلمانون کی نسل کشیاں، روس یوکرین جنگ، اسرائیل اور ایران جنگ، امریکہ نے وینیزولہ میں جارحیت کے تحت وہاں کے حکمران اور اسکی بیوی کو اغوا کرنا۔ امریکہ اب گرین لینڈ پر قبضہ کرنے کی کوشش میں غرض عالمی سطح پر دہشت گرد ماحول کی آبیاری ہو رہی ہے۔

1914-18ء میں عالمی سطح پر پہلی جنگ عظیم ہوا۔ اس جنگ میں ایک طرف برطانیہ، فرانس، اٹلی، رومانیہ، پرتگال وغیرہ ممالک اور دوسری طرف جرمنی، آسٹریا، روس وغیرہ ممالک ملوث رہے۔ اس جنگ میں برطانیہ اور اسکے اتحادی ممالک کو فتح ہوئی۔ اس جنگ میں مسلم ممالک کی عظیم سلطنت عثمانیہ کو توڑ کر چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تشکیل دیا گیا کہ ایسے مسلم حکومتیں اب تک برطانیہ اور دوسرے ممالک کے رحم و کرم پر تکیہ لگائے ہوئے ہیں۔ اس جنگ میں ملوث ممالک کے 55 لاکھ سے زاید فوجی ہلاک اور 25 لاکھ فوجی زخمی ہوئے تھے جبکہ 4 لاکھ فوجی لاپتہ ہوئے تھے اس طرح عالمی سطح پر دہشت گردی کی بنیاد رکھی گئی۔ ابھی پہلی جنگ عظیم کو ختم ہوئے 20 سال گزرے تھے کہ عالمی سطح پر 1939ء دوسری جنگ عظیم کا آغاز ہوا۔ اس جنگ میں ایک طرف امریکہ، برطانیہ، فرانس وغیرہ ممالک جبکہ دوسری طرف جرمنی، جاپان، روس وغیرہ ممالک ملوث رہے۔ اس جنگ کے دوران ماہ اگست 1945ء کو امریکہ نے جاپان کے دو شہر ہیروشما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرا کر انسانیت کے خاتمہ کی بدترین مثال قائیم کردی۔ اس جنگ میں ملوث ممالک کے ایک کروڑ ستر لاکھ فوجی ہلاک اور 3 کروڑ تیس لاکھ عام لوگ ہلاک ہوئے تھے۔ اس جنگ کا بند ہونا تھا کہ عالمی ادارہ لیگ آف نیشنز (League of nations) کا خاتمہ ہوا۔ اور نیا عالمی ادارہ اقوام متحدہ کے نام سے وجود میں آیا۔ اس عالمی ادارہ کو خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے سلامتی کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس میں پانچ مستقل ارکان ممالک امریکہ، برطانیہ، فرانس، روس اور تائیوان کو نامزد کر کے ویٹو (Veto) پاور عطا کیا گیا۔ کچھ ہی عرصہ کے بعد تائیوان کی جگہ چین کو مستقل رکن کے طور نامزد کیا گیا۔ اس ادارہ میں مسلم دنیا کو کوئی نمائندگی نہ دی گئی۔ جسے انداز ہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایسا عالمی ادارہ ''اقوام متحدہ'' کس قدر عالمِ اسلام اور انسانیت کے خلاف تعصب، نفرت و حسد کے جذبات سے سرشار ہو کر کام کرتے آ رہا ہے۔

اقوام متحدہ کے قیام سے دنیا کے عوام میں یہ اُمید جاگ اٹھی تھی کہ اب ان کو زندگی بسر کرنے کیلئے سازگار ماحول نصیب ہوگا مگر افسوس کہ اس ادارہ کے ''سلامتی کونسل'' میں مستقل ممالک ارکان کے نمائندوں نے مسودہ آئین ادارہ مرتب ہو کر ابھی دستخط کر کے سیاہی خشک نہ ہوئی تھی کہ غیر منصفانہ غیر قانونی، غیر اخلاقی، غیر انسانیت، انتہا ناانصافی اور اسلام دشمن پالسی کے تحت مزموم قرارداد پاس کر کے یہودیوں کے لئے الگ وطن ''اسرائیل'' کے نام سے فلسطینی اراضی پر زبردستی قائیم کر کے عالمی سطح پر دہشت گردی کی بنیاد ڈالی گئی۔ تب سے یہ ناانصاف وناجائز اسرائیل آئے دن معصوم و بے گناہ فلسطینیوں پر قہر و ظلم ستم توڑتے آ رہا ہے۔ 7 اکتوبر 2023ء سے آج کے دن تک اس ظالم اسرائیل نے نہ صرف غزہ وغیرہ علاقہ جات کو بربادکر کے کھنڈرات میں تبدیل کر کے رکھدیا جبکہ 75 ہزار بے گناہ فلسطینیوں کو ہلاک کر کے رکھدیا اور سوا لاکھ سے زائد انسانی جانیں بُری طرح زخمی ہوئے اور اسی فیصدی کے قریب رہائشی مکانات۔ سرکاری دفاتر۔ تعلیمی ادارے۔ شفا خانے اور دوسری عوامی تعمیرات کو مسمار کر کے رکھدیا اس دوران اسرائیل نے خاتمہ انسانیت کا ننگا ناچ کھیلا مگر امریکہ اور اس کے اتحاد ممالک اس ناجائز اسرائیل کا ساتھ دیتے آ رہے ہیں۔ اسلامی جمہوری ملک ایران کو اس معرکہ ارائی میں ملوث کر کے اس ملک کو اقتصادی و معاشی اور مالی طور بربادکر کے رکھدیا ہے اسوقت 14 لاکھ ایرانی ریال امریکہ کے ایک ڈالر کے برابر ہے۔ اسے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایران کو اقتصادی طور کس قدر کمزور کر کے رکھدیا گیا ہے جبکہ عالمِ اسلام کے ممالک اور دوسرے غیر جانبدار نام نہاد جمہوریت کے دعویدار خاموش پڑے ہیں۔

فروری 2022ء سے روس نے آزاد مملکیت یوکرین پر جارحیت کر کے برباد وتباہ کر کے آ رہا ہے۔ مگر عالمی سطح پر جمہوریت وانسانیت بچاؤ کے دعویدار طاقتیں زبانی جمع خرچ کرتے آ رہے ہیں۔ اسی روس نے 1970ء کے دہائی میں افغانستان پر حملہ کر کے قبضہ کرنا چاہا مگر غیور افغانیون نے نہ صرف لادین روس کو شکست سے ہمکنار کروایا بلکہ قدرت نے اس ملک کو ڈیڑھ درجن آزاد ممالک میں توڑ کے رکھدیا۔ لادین روس کی جارحیت کو ختم کرنے میں پاکستان نے مرکزی کردار نبھایا۔ آج افغانی حکمران پاکستان کے خلاف مورچہ کھولے ہوئے ہیں۔

1980ء کے دہائی میں امریکہ نے عراق، لیبیا، شام، لبنان، ایران اور دوسرے ممالک میں بے جواز دخل اندازی کر کے ان ممالک کو تباہ و برباد کر کے رکھدیا عراق کے صدر صدام حسین اور لیبیا کے حکمران کرنل قذافی کو قتل کر کے رکھدیا تھا اور یہ دعوا کرتا رہا کہ یہ دونون ممالک کے سربراہ ایٹم بم بنا رہے تھے جو کہ بعد مین جھوٹ و مکاری ثابت ہوگیا۔ اس شیطان امریکہ کے حکمرانوں سے پوچھا جاسکتا ہے کہ کیا تمہارے بغیر اور کوئی ملک/حکمران ایٹم بم تعمیر نہیں کر سکتا ہے۔ یہ شیطان طاقت اسلئے انسانیت کو پامال کرتے آ رہا ہے کہ دنیا کے دوسرے ممالک کے حکمران خاموش تماشائی بن بیٹھے ہیں۔ عالم اسلام کے زمہ دار ممالک کے حکمران اپنے اپنے عیش آرام کی زندگی کے تحفظ کے حوالے سے زندگیان بسر کرتے آ رہے ہیں۔ تب ہی ایران کو تباہ و برباد کرنے پر شیطان امریکہ زور ازمائی کرتا آ رہا ہے۔ علاوہ ازیں عالمی ادارہ اقوام متحدہ بالکل بے حس و بے آواز پڑا ہے۔ کیوں؟

14 اگست 1947ء کو ہندستان کا دو قومی نظریئے کے تحت بٹوارہ ہوا اور نئی مملکیت پاکستان وجود میں آیا۔ طے شدہ بٹوارہ ہندوستان پالیسی کے تحت یہاں ریاستوں/علاقوں کے باشندوں کو ہندوستان، پاکستان کے ساتھ الحاق کرنے کا مجاز بنا دیا گیا تھا۔ اسطرح غیر مسلم اکثریتی علاقے ہندستان میں ضم ہوگئے جبکہ مسلم اکثریتی علاقے پاکستان کہلائے۔ البتہ بونڈری کمیشن نے پنجاب ریاست کا واحد مسلم اکثریتی ضلع گرداسپور ہندستان کا حصہ قرار دیا۔ اگر چہ ہندستان کی دو ریاستیں جوناگڑھ گجرات اور حیدر آباد دکن کے حکمران پاکستان کے ساتھ الحاق کرنا چاہتے تھے مگر ایسا نہ ہوسکا اس لئے کہ اِن ریاستوں میں غیر مسلم لوگون کی اکثریت تھی۔ اور یہ دونوں ریاستیں ہندوستان کے ساتھ ضم ہوگئے۔ اس وقت جموں و کشمیر میں مسلمان کل آباد کا نوے فیصدی شرح تناسب سے باشندے تھے۔ مرکزی سرکار کو جموں و کشمیر کے عوام کو اعتماد میں لینے کی ضرورت ہے تاکہ مسلہ کشمیر کا خاتمہ ہو جائے اور نیم برصغیر ہندو پاک معہ بنگلہ دیش میں رہنے والے قریباً دو سو کروڑ انسانوں کو زندگی بسر کرنے کے لئے سازگار اور دہشت گردی سے پاک ماحول میسر ہوگا۔ میانمار میں روہنگیاں مسلمانوں پر طرح طرح کی ناانصافیاں۔ زیادتیاں و ظلم ستم روا رکھا گیا ہے۔ کیوں؟ کیا روہنگیاں مسلمان میانمار میں صدیوں سے زندگی بسر کر کے نہیں آ رہے ہیں۔ چین میں مسلمانوں پر ہر طرح کی ناانصافیاں ظلم وستم توڑا جا رہی ہیں مگر عالمِ اسلام خاموش ہے۔ ان حالات میں دُنیا کے غیر مسلم طاقتیں کیوں کر انسانیت کے بقاء کے لئے آگے آئیں گے جبکہ عرب دنیا اپنی اپنی ذمہ داریاں سے پلہ جھاڑ رہے ہیں اسلئے کہ ایسے مسلم حکمرانوں کو عیش آرام و شیطانی کاموں کی لت پڑی ہے ورنہ عرب سرزمین میں کفر کے اڑے کیوں تعمیر ہوتے۔ انڈونیشا مملکیت کی ریاست تیمور کو اسوجہ سے ملک سے علاحدہ کیا گیا کہ وہاں عیسائیوں کی اکثریت تھی ان حالات و واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا میں دہشت گردی و بدامن وامان ماحول قائم کرنے اور اسکی آبیاری و فروغ دینے میں امریکہ، برطانیہ، فرانس، اسرائیل، روس، چین وغیرہ طاقتیں پیش پیش ہیں۔ ان طاغوتی طاقتوں کے خلاف آواز اُٹھانے والے مظلوم لوگوں کو امریکہ وغیرہ دہشت گرد کے نام پر ظلم وستم ڈھاتا آ رہا ہے۔ اسلئے دہشت گرد طاقتوں کا خاتمہ کرنے کے لئے مسلم ممالک اور جمہوریت نواز ممالک جیسے ہندوستان، آسٹریلیا، جاپان، جنوبی افریقہ، نیوزی لینڈ، برازیل، فلپائن، سری لنکا، نیپال، شمالی کوریا وغیرہ کو ایک ہو کر حکمت عملی طے کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ ادارہ اقوام متحدہ دنیا میں سازگار ماحول زندگی کا قیام کرنے میں ناکامیاب ہو کر آ رہا ہے۔ یہ ادارہ امریکہ کی لونڈی کے طور کام کرتا آ رہا ہے۔ اس ادارہ کو فعال بنانے کے لئے ضروری اقدامات اٹھانا وقت کی ضرورت ہے۔ اسکے لئے سلامتی کونسل کے پانچ مستقل اراکین ممالک امریکہ، برطانیہ، فرانس، روس اور چین کو دئے گئے Veto (حاکمانہ امتناع) کا خارج کرنا لازمی بن چکا ہے۔ تاکہ اس ادارہ سے لئے جانے والے اکثریتی رائے کے تحت فیصلہ جات پر عمل درآمد ہوا کریگا۔ اگر ایسا ممکن نہیں ہے تو ان پانچ طاقتور ممالک کے ساتھ اقتصادی و مالی اور سفارتی تعلقات کا بائیکاٹ کرنا لازمی بن چکا ہے تاکہ شیطان طاقتیں اجارہ داری سے دستبردار ہوں گے۔ ویسے ایسا کرنا مشکل لگتا ہے اسلئے اقوام متحدہ ادارہ کے متبادل مناسب ادارہ قائیم کرنے کی ضرورت ہے۔

مسلم ممالک تنظیم (او آئی سی) دنیا کے اطراف و اکناف میں دہشت گردی سے پاک سازگار ماحول زندگی قائیم کر سکتا ہے۔ مگر یہ ادارہ محض کاغذی گھوڑے دوڑاتا آ رہا ہے۔ اسلئے کہ مسلم ممالک میں عدم اتفاق واتحاد ہے ورنہ مسلم ممالک ایسے دہشت گرد طاقتوں کے خلاف اقتصادی و سفارتی تعلقات منقطع کر کے ان کو سبق سکھاتے۔ مگر مسلم حکمران غیر زمہ دار عناصر بن پڑے ہے۔ ہاں ہندوستان کی مرکزی سرکار زیر قیادت شری نریندر مودی دنیا میں امن وامان قائم رکھنے میں موثر کردار ادا کر سکتا ہے مگر اس کے لئے ان کو نیم برصغیر ہندوستان میں موجودہ سیاسی معاملہ جموں و کشمیر کا حل کرنا لازمی ہے۔ کیونکہ نریندر مودی جی قابلیت، اہلیت، سیاسی تدبُر و دور اندیشی سے سرشار ہیں۔ اور یہاں دہشت گردی کا قلع قمع کیا جا سکتا ہے۔

☆☆☆

ننھی ایلین غزہ میں صحت پر جنگ کا تازہ ترین شکار بن گئی

غزہ: غزہ کی پٹی میں قابض اسرائیل کی مسلط کردہ جنگ نے ایک اور معصوم جان نگل لی۔ نو سالہ بچی ایلین عصفور خان یونس میں ناصر میڈیکل کمپلیکس کے اندر زندگی کی بازی ہار گئی جہاں وہ گردن توڑ بخار کی بیماری میں مبتلا ہونے کے بعد تیزی سے بگڑتی ہوئی حالت کے باعث زیر علاج تھی۔

یہ دلخراش واقعہ غزہ کی پٹی میں صحت کے نظام پر ٹوٹنے والے شدید انہدام کو بے نقاب کرتا ہے جو قابض اسرائیلی جارحیت کا براہ راست نتیجہ ہے۔ ادویات کی شدید قلت طبی آلات کی کمی اور تباہ حال صحت بخش ماحول نے بالخصوص بچوں کی زندگیاں خطرے میں ڈال دی ہیں۔

ناصر میڈیکل کمپلیکس میں بچوں کے ہسپتال کے ڈائریکٹر ڈاکٹر احمد الفرا نے بتایا کہ گذشتہ دو دنوں کے دوران ریڑھ کی ہڈی کے بخار کے چھ کیسز ریکارڈ کیے گئے ہیں۔ انہوں نے تصدیق کی کہ ان میں سے ایک کیس ننھی ایلین کا تھا جو مصنوعی سانس کے آلے پر انحصار کے باوجود جانبر نہ ہوسکی۔

ڈاکٹر الفرا نے واضح کیا کہ یہ مرض نہایت خطرناک ہے بالخصوص اس صورت میں جب اس کی بروقت تشخیص اور علاج نہ ہوسکے۔ انہوں نے بتایا کہ زیادہ تر متاثرہ بچے ایسے خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں جو غذائی قلت کا شکار ہیں اور جنہیں ہسپتالوں تک پہنچنے میں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بے پناہ رش آمد و رفت میں دشواریاں اور مناسب طبی وسائل کی عدم دستیابی فوری طبی مداخلت کے امکانات کو مزید پیچیدہ بنا دیتی ہے۔ اس صورتحال میں والدین کے خدشات بڑھتے جا رہے ہیں کہ یہ مرض بالخصوص بے گھر افراد کے علاقوں میں بچوں کے درمیان پھیل سکتا ہے۔

دوسری جانب غزہ میں وزارت صحت کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر منیر البرش نے تصدیق کی کہ غزہ کی پٹی کے ہسپتال غیر معمولی چیلنجز سے دوچار ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بنیادی ادویات میں 52 فیصد مکمل قلت ہے جبکہ طبی استعمال کی اشیا میں 71 فیصد اور لیبارٹری مواد میں 72 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ہسپتال تباہ ہو چکے ہیں جو اب صحت کی کم از کم سہولیات فراہم کرنے سے بھی قاصر ہیں۔

ڈاکٹر البرش نے نشاندہی کی کہ تشخیصی آلات کی کمی نے بحران کو مزید سنگین بنا دیا ہے کیونکہ علاج کی بنیادی ساخت کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ اس میں ایم آر آئی مشینیں رنگین اور سادہ ایکس رے آلات اور لیتھوٹرائیزیشن کے وسائل شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ معائنے کے آلات کی عدم موجودگی کے باعث ڈاکٹر ریڑھ کی ہڈی کے بخار جیسی خطرناک بیماریوں کی تشخیص کرنے سے قاصر ہیں اور انہیں روایتی علاج پر انحصار کرنا پڑتا ہے جو جدید طبی معیار سے مطابقت نہیں رکھتا۔ انہوں نے طبی معائنے کے سامان کی آمد پر پابندی کو مریضوں کی زندگیوں کے لیے شدید خطرہ قرار دیا۔

رکاوٹ نہیں بلکہ حل کے ساتھ آگے بڑھنے کا وقت: مودی

نئی دہلی، (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے تمام اراکین پارلیمنٹ سے اپیل کی ہے کہ وہ پارلیمنٹ کی کارروائی کو خوش اسلوبی سے چلانے میں تعاون کریں اور کہا کہ آج رکاوٹ ڈالنے کا نہیں، بلکہ مسائل کے حل کا وقت ہے، تاکہ ملک کی ترقی کے لیے مثبت اور فائدہ مند نتائج حاصل ہو سکیں۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ اس وقت ہماری ترجیح رکاوٹ نہیں، بلکہ حل ہے۔ یہ حل، فیصلے اور حل کا وقت ہے، اس لیے تمام اراکین پارلیمنٹ کو چاہیے کہ وہ قوم کے لیے ضروری فیصلوں کو تیز رفتاری سے آگے بڑھانے میں اپنی توانائی استعمال کریں تاکہ ان کے مثبت نتائج ملک کو حاصل ہوں۔ وزیر اعظم نے صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کے کل پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں دیے گئے خطاب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ صدر جمہوریہ کا خطاب ملک کے 140 کروڑ عوام کے جذبات، کارکردگی کا محاسبہ اور بالخصوص نوجوانوں کی امنگوں کی عکاسی کرتا ہے۔

قبل از بجٹ اقتصادی سروے پارلیمنٹ میں پیش

ریلوے مسافر کرایہ اور بجلی کے نرخوں میں سبسڈی کم کرنے کی سفارش

نئی دہلی، (ایجنسیاں) پارلیمنٹ میں جمعرات کو پیش کیے گئے اقتصادی سروے میں ریلوے مسافر کرایہ اور بجلی کے نرخوں میں کراس سبسڈی کو غیر حل شدہ مسئلہ قرار دیتے ہوئے مرحلہ وار طریقے سے انہیں 'معقول بنانے' کی سفارش کی گئی ہے۔ اقتصادی سروے میں بتایا گیا ہے کہ ریلوے مسافر کرایہ کم رکھ کر اس میں ہونے والے خسارے کی تلافی مال برداری سے حاصل ہونے والی آمدنی سے کرتا ہے۔ اس سے ریلوے کی مال برداری مہنگی ہوجاتی ہے اور دیگر ذرائع کے مقابلے میں اس کی مسابقتی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح گھریلو صارفین کو بجلی کم نرخ پر فراہم کرنے کے لیے صنعتوں کو زیادہ نرخ پر بجلی دی جاتی ہے، جس سے صنعتوں کی لاگت بڑھ جاتی ہے۔ حکومت کو مشورہ دیا گیا ہے کہ مستقبل میں ایک متوازن اقدام کے تحت سبسڈی حاصل کرنے والی زمروں کے لیے مرحلہ وار نرخ اور کوٹہ کا انتظام کر کے نرخوں کو معقول بنایا جا سکتا ہے۔ ساتھ ہی رضاکارانہ بنیاد پر اور کچھ مخصوص طبقات کو سبسڈی سے باہر رکھا جا سکتا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ مالی سال 2022-23 میں ریلوے کو کرایہ سے حاصل ہونے والی کل آمدنی میں 68 فیصد حصہ مال برداری کا رہا۔ مال برداری سے حاصل ہونے والے منافع کا استعمال مسافر کرایہ اور دیگر خدمات سے ہونے والے نقصان کی تلافی کے لیے کیا گیا۔ اس کے باوجود، مسافر ٹرانسپورٹ کے 5,257 کروڑ روپے کے نقصان کی تلافی نہیں ہوسکی۔ کیگ نے بھی مسافر ٹرانسپورٹ کی لاگت کے تجزیے اور نقصان کم کرنے کے اقدامات کرنے کی سفارش کی ہے۔

اقتصادی جائزہ میں جی ڈی پی کی شرح نمو 7 فیصد سے زیادہ رہنے کا امکان

وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کی طرف سے جمعرات کو لوک سبھا میں پیش کیے گئے اقتصادی جائزے میں رواں مالی سال 2025-26 کے لیے اقتصادی ترقی کی شرح کے 7 فیصد سے اوپر اور اگلے مالی سال میں 6.8 سے 7.2 فیصد کے درمیان رہنے کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ اقتصادی سروے میں کہا گیا ہے کہ موجودہ عالمی صورتحال ایسی ہے جس میں مضبوط میکرو اکنامک بنیاد کے باوجود ہندوستان کو بیرونی سرمایہ کاری کی صورت میں مطلوبہ منافع نہیں مل رہا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ روپیہ عالمی جغرافیائی سیاسی صورتحال اور اسٹریٹجک پوزیشن میں فرق کا شکار ہے اور روپے کی موجودہ شرح مبادلہ ملک کی معاشی صورتحال کو درست طریقے سے پیش نہیں کرتی۔ اقتصادی جائزہ میں شرح نمو کا تخمینہ اس ماہ جاری پہلے پیشگی تخمینہ کے دائرے میں ہی ہے، جس میں 2025-26 میں جی ڈی پی کی شرح نمو 7.4 فیصد رہنے کا تخمینہ لگایا ہے۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف)، اقوام متحدہ، ورلڈ بینک اور اے ڈی بی جیسی عالمی تنظیموں نے بھی رواں مالی سال میں ہندوستان کی جی ڈی پی کی شرح نمو 7.2 سے 7.4 فیصد کے درمیان رہنے کا اندازہ لگایا ہے، اس طرح ہندوستان دنیا میں سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشت رہے گا۔

اجیت پوار کی آخری رسومات سرکاری اعزاز کے ساتھ ادا

ہزاروں افراد اور کئی سرکردہ رہنماؤں نے آخری دیدار کر کے خراجِ عقیدت پیش کیا

آخری رسومات میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ، مرکزی وزیر نتن گڈکری، مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس، نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے، مہاراشٹر نو نرمان سینا کے سربراہ راج ٹھاکرے اور شیوسینا یو بی ٹی کے قائد ادھو ٹھاکرے سمیت کئی سرکردہ سیاسی شخصیات موجود رہیں۔

بارامتی: (ایجنسی) مہاراشٹر کے بارامتی میں جمعرات کو نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے سرکردہ رہنما اور ریاست کے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کی آخری رسومات سرکاری اعزاز کے ساتھ ادا کردی گئیں۔ بدھ کے روز بارامتی ہوائی اڈے کے قریب ایک المناک طیارہ حادثے میں ان کے انتقال کے بعد ہزاروں افراد نے ودیا پرتشٹھان پہنچ کر انہیں آخری وداع دی، جہاں ان کی آخری رسومات ادا کی گئیں۔ دریں اثنا، فضا 'اجیت دادا امر رہے' کے نعروں سے گونجتی رہی، جب کہ سوگوار ماحول میں لوگوں کی آنکھیں نم دکھائی دیں۔ اجیت پوار کی آخری رسومات ودیا پرتشٹھان کے احاطے میں ادا کی گئیں، جہاں پولیس کی سلامی دی گئی اور تمام سرکاری پروٹوکول کی پابندی کی گئی۔ ان کے بیٹوں پارتھ پوار اور جے پوار نے چتا کو آگ دی۔ آخری دیدار کے لیے بارامتی ہی نہیں بلکہ ریاست کے مختلف اضلاع اور پڑوسی علاقوں سے بھی عوام کی بڑی تعداد پہنچی۔ راستوں کے دونوں جانب لوگوں کی قطاریں دیکھی گئیں، جو اپنے محبوب رہنما کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب تھیں۔

آخری رسومات میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ، مرکزی وزیر نتن گڈکری، بھارتیہ جنتا پارٹی کے صدر نتن نبین، مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس، نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے، مہاراشٹر نو نرمان سینا کے سربراہ راج ٹھاکرے اور شیوسینا یو بی ٹی کے قائد ادھو ٹھاکرے سمیت کئی سرکردہ سیاسی شخصیات موجود رہیں۔ مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے اجیت پوار کی سیاسی زندگی، انتظامی صلاحیتوں اور عوامی رابطے کو یاد کرتے ہوئے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔

دہرادون میں کشمیری شال فروشوں پر حملہ

کشمیری شال فروش سے شناخت پوچھی، پھر لوہے کی سلاخوں سے کیا وار، پولیس اسٹیشن گھیر کر مسلمانوں کا احتجاج
مقدمہ درج، پولیس نے مارپیٹ کے الزام میں سنجے یادو نام کے شخص کو حراست میں لیا، پوچھ تاچھ جاری

دہرادون: (ایجنسی) اتراکھنڈ اور ملک کے دیگر حصوں میں کشمیری شال فروشوں پر حملوں کا سلسلہ رکنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ اب دہرادون کے وکاس نگر میں دو کشمیری نوجوانوں سے مارپیٹ کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ متاثرہ کشمیری نوجوان شال بیچنے کے لیے کشمیر سے اتراکھنڈ آئے تھے۔

اطلاعات کے مطابق 18 سالہ دو مسلم کشمیری نوجوان دہرادون کے وکاس نگر بازار میں ڈاک پتھر روڈ پر ایک دکان سے کچھ سامان خریدنے گئے تھے۔ الزام ہے کہ دکان پر موجود لوگوں نے ان کے خلاف مذہبی اور نسلی تبصرے کیے، شناخت پوچھی اور لوہے کی سلاخوں سے وار کیا۔ متاثرین کا دعویٰ ہے کہ اس کے بعد انہیں پہلگام دہشت گردانہ حملے سے جوڑتے ہوئے قابل اعتراض تبصرہ کیا گیا اور جب انہوں نے احتجاج کیا تو ان پر جان لیوا حملہ کیا گیا۔ اس حملے میں دونوں کشمیری نوجوان شدید زخمی ہو گئے۔ ان کے جسم پر شدید زخموں کے نشانات واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ واقعے کی خبر پھیلتے ہی علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ وکاس نگر بازار پولیس اسٹیشن پر بڑی تعداد میں لوگ جمع ہو گئے۔ جائے وقوع پر جمع اقلیتی طبقے کے لوگوں نے زخمی نوجوانوں کو کندھوں پر اٹھا کر پولیس اسٹیشن کا گھیراؤ کیا اور "مسلمانوں پر ظلم بند کرو" جیسے نعرے لگائے۔ مظاہرین نے الزام لگایا کہ اتراکھنڈ میں مذہب کی بنیاد پر مسلم کمیونٹی کو مسلسل نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ پولیس کی جانب سے سخت کارروائی کی یقین دہانی کے بعد احتجاج ختم ہوا۔ حملے میں زخمی ہونے والے نوجوانوں کے ایک رشتہ دار عبدالرشید مہیر نے بتایا کہ وہ ہر سال نومبر سے مارچ کے درمیان اتراکھنڈ میں کشمیری کپڑے فروخت کرتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ سال 2008 سے یہاں آ رہے ہیں، جب کہ متاثرین یہاں پہلی بار آئے ہیں۔ الزام ہے کہ متاثرہ نوجوانوں کو مذہب منافرت کی وجہ سے نشانہ بنایا گیا اور ان پر حملہ کیا گیا۔ متاثرین کی شکایت کی بنیاد پر پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ ایک ملزم سنجے یادو کو حراست میں لے لیا گیا ہے اور اس سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ معاملے میں سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

ہندوستان-عرب وزرائے خارجہ کی میٹنگ ہفتہ کو

نئی دہلی، (یو این آئی) ہندوستان ہفتے کے روز یہاں ہندوستان-عرب وزرائے خارجہ کی دوسری ملاقات کی میزبانی کرے گا، جس میں تمام 22 عرب ممالک کے نمائندے شرکت کریں گے۔ وزارتِ خارجہ کے مطابق اس اجلاس کی مشترکہ صدارت ہندوستان اور متحدہ عرب امارات کریں گے، جبکہ عرب لیگ کے رکن ممالک کے وزرائے خارجہ اور عرب لیگ کے سکریٹری جنرل بھی اجلاس میں شریک ہوں گے۔ یہ فریقین کی دوسری ملاقات ہے، جو دس برسوں کے بعد ہو رہی ہے۔ پہلی ملاقات 2016 بحرین میں ہوئی تھی۔ اجلاس سے ہندوستان-عرب تعاون کو مزید فروغ دینے اور شراکت داری کو مضبوط بنانے کی توقع ہے۔

سپریم کورٹ نے یو جی سی کے نئے ضوابط پر روک لگا دی

عدالت کا یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اور مرکز کو نوٹس جاری، فی الحال 2012 کے ضوابط نافذ رہیں گے، 19 مارچ کو آئندہ سماعت

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے جمعرات کو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) کے نئے ضابطوں پر روک لگا دی۔ یہ ضوابط جنرل کیٹیگری کے طلبہ میں بڑھتے ہوئے غصے کو ہوا دے رہے تھے۔ نئے ضوابط میں ایس سی ایس ٹی اور او بی سی طلباء کو ہراساں کرنے کے خلاف کارروائی کا وعدہ کیا گیا ہے جبکہ جنرل کیٹیگری کے طلباء کے لیے ایسی کوئی یقین دہانی نہیں کرائی گئی ہے۔ سپریم کورٹ میں ان نئے ضابطوں کے خلاف درخواست دائر کی گئی تھی۔ اس معاملے کی سماعت کرتے ہوئے، سپریم کورٹ نے کہا کہ یو جی سی کے ضوابط مبہم ہیں، یعنی 2012 کے ضوابط فی الحال نافذ رہیں گے۔ جبکہ اگلی سماعت 19 مارچ کو مقرر کی گئی ہے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جویمالیہ باغچی کی مشترکہ بنچ نے ضابطوں کو چیلنج کرنے والی عرضیوں پر مرکزی حکومت اور یو جی سی کو نوٹس جاری کیا۔ تمام اعلیٰ تعلیمی اداروں سے امتیازی سلوک کی شکایات کو دور کرنے اور مساوات کو فروغ دینے کے لیے ایکویٹی کمیٹیاں قائم کرنے کے ضوابطے کو 13 جنوری کو مطلع کیا گیا تھا۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (اعلیٰ تعلیمی اداروں میں مساوات کا فروغ) ضوابط، 2026 نے لازمی قرار دیا ہے کہ ان کمیٹیوں میں دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی)، درج فہرست ذات (ایس سی)، درج فہرست قبائل (ایس ٹی)، معذور افراد (پی ڈبلیو ڈیز) اور خواتین کے ارکان شامل رہیں گے۔ اس میں جنرل کیٹیگری کے بارے میں کچھ نہیں کہا گیا۔

حج 2026: عازمین اب خود بک کر سکتے ہیں فلائٹس

آن لائن بکنگ چار دن کے لیے ہوگی، بکنگ کا انحصار سیٹ کی دستیابی اور پرواز کی گنجائش پر ہوگا

لکھنؤ: حج کمیٹی آف انڈیا، ممبئی نے حج 2026 کے لیے منتخب عازمین حج کے لیے آن لائن سیلف بکنگ کی سہولت شروع کی ہے۔ اس سلسلے میں جاری کردہ سرکلر-29 (2026.01.28) کے بارے میں، اتر پردیش اسٹیٹ حج کمیٹی کے سکریٹری/ایگزیکٹو آفیسر ایس پی تیواری نے کہا کہ اب عازمین حج اپنے ذاتی سائن ان کے ذریعے براہ راست hajcommittee.gov.in ویب سائٹ یا حج سہولت ایپ سے اپنی پسند کی پرواز بک کر سکتے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ سہولت مکمل طور پر اختیاری ہے اور اس کا مقصد حجاج کرام کو اپنی سہولت کے مطابق پرواز کا انتخاب کرنے کا اختیار دینا ہے۔ یہ آن لائن سیلف بکنگ کی سہولت 29 جنوری 2026 سے صرف چار دنوں کے لیے دستیاب ہوگی۔ بکنگ کا انحصار سیٹ کی دستیابی اور پرواز کی گنجائش پر ہوگا۔ تیواری نے یہ بھی کہا کہ ایک بار بکنگ ہونے کے بعد، سفر یا پرواز کی تاریخوں میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں ہوگی۔ حج کمیٹی اس سلسلے میں کسی درخواست پر غور نہیں کرے گی۔ جو عازمین حج آن لائن سیلف بکنگ کی مدت ختم ہونے کے بعد بکنگ کرنے سے قاصر ہیں انہیں سیٹ کی دستیابی کی بنیاد پر حج کمیٹی آف انڈیا دوبارہ بک کرائے گی۔ تاہم یہ سہولت ضعیف عازمین حج محرم کیٹیگریز کے بغیر خواتین اور رباط کیٹیگریز کے لیے دستیاب نہیں ہوگی۔

بارامتی حادثہ: طیارے کا بلیک باکس برآمد

تفصیلی، شفاف اور مقررہ وقت کے اندر تحقیقات مکمل کرنا اس کی ترجیح: وزارت

نئی دہلی، (ایجنسی) مہاراشٹر کے بارامتی میں بدھ کی صبح گر کر تباہ ہونے والے طیارے کا بلیک باکس برآمد کر لیا گیا ہے۔ جانچ میں شامل حکام نے جمعرات کو بتایا کہ حادثے کا شکار ہونے والے لیئر جیٹ 45 طیارے کا بلیک باکس جائے وقوعہ سے مل گیا ہے۔ اس طیارہ حادثے میں مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار، ان کے ایک نجی سیکورٹی افسر، ایک اسسٹنٹ اور عملے کے دو ارکان کی موت ہوگئی تھی۔ اے اے آئی بی کے ڈائریکٹر جنرل کی قیادت میں جانچ ٹیم بدھ کو ہی بارامتی پہنچ گئی تھی۔ تباہ ہونے والا طیارہ بزنس جیٹ سروس فراہم کرنے والی کمپنی وی ایس آر وینچرز کا تھا۔ شہری ہوابازی کی وزارت نے جمعرات کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں بتایا کہ تفصیلی، شفاف اور مقررہ وقت کے اندر تحقیقات مکمل کرنا اس کی ترجیح ہے۔ اے اے آئی بی کے تین افسران کی دہلی سے گئی ٹیم اور شہری ہوابازی کے ڈائریکٹریٹ جنرل (ڈی جی سی اے) کے تین افسران کی ممبئی کی ٹیم جانچ کر رہی ہے۔ وزارت نے بتایا کہ اے اے آئی بی کے ضابطہ 5 اور 11 کے تحت جانچ شروع کر دی گئی ہے۔

امت شاہ نے اقتصادی سروے کو 'طاقتور بھارت' کا آئینہ قرار دیا

کہا- "وزیر اعظم مودی کی قیادت ہی ہماری اصل طاقت"

نئی دہلی: (ایجنسی) مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کی جانب سے پارلیمنٹ میں پیش کیے گئے اقتصادی سروے 2026 پر مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اسے وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں بھارت کی مضبوط معیشت کا ثبوت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ قیادت ہی بھارت کی اصل طاقت ہے جس کی بدولت ملک عالمی سطح پر ایک مضبوط اقتصادی طاقت بن کر ابھرا ہے۔

بھارت دنیا کی تیز ترین ترقی کرنے والی بڑی معیشت: اقتصادی سروے کے مطابق مالی سال 2025-26 میں بھارت کی جی ڈی پی نمو کی شرح 7.4 فیصد رہنے کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی بھارت مسلسل چوتھے سال دنیا کی سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشت بنا رہے گا۔ وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے کہا کہ عالمی غیر یقینی صورتحال کے باوجود بھارت ایک روشن مثال (Bright Spot) بن کر ابھرا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے اقتصادی سروے کو 'ترقی یافتہ بھارت' کی جانب ایک مضبوط قدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ کس طرح حکومت نے چیلنجز کو مواقع میں تبدیل کیا۔ انہوں نے خاص طور پر اختراع (Innovation)، بنیادی ڈھانچے اور نوجوانوں کے روزگار پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہ رپورٹ صرف اعداد و شمار نہیں بلکہ کسانوں، چھوٹے کاروباریوں اور متوسط طبقے کی فلاح و بہبود کا جامع روڈ میپ ہے۔

بحران میں بھی بھارت نے مضبوطی دکھائی: مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے سوشل میڈیا پر کہا کہ جب دنیا وبا کے بعد معاشی عدم استحکام کا شکار تھی، تب بھارت نے نہ صرف خود کو سنبھالا بلکہ مضبوطی کے ساتھ آگے بڑھا۔ انہوں نے اعتماد ظاہر کیا کہ بھارت تمام چیلنجز کو عبور کرتے ہوئے نئی بلندیوں کی جانب گامزن ہے۔ اقتصادی سروے میں عام لوگوں سے جڑے کئی اہم پہلوؤں پر توجہ دی گئی ہے جس میں مینوفیکچرنگ کو فروغ: نوجوانوں کے لیے روزگار کے زیادہ مواقع، کسانوں اور ایم ایس ایم ایز کو سہارا: زرعی اور چھوٹے صنعتوں کی پیداوار میں اضافہ اور بنیادی ڈھانچے کی مضبوطی: سڑک، ریل اور ڈیجیٹل انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری شامل ہیں۔ اقتصادی سروے ایک پراعتماد اور مضبوط بھارت کی تصویر پیش کرتا ہے۔ جہاں دنیا کی بڑی معیشتیں سست روی کا شکار ہیں، وہیں بھارت کی 4.7 فیصد ترقی اس بات کی علامت ہے کہ ملک کی اقتصادی بنیادیں نہایت مستحکم ہیں۔ اب سب کی نظریں آنے والے عام بجٹ پر مرکوز ہیں۔

انہوں نے اعلیٰ سطحی روابط کو یاد کرتے ہوئے بتایا کہ فلسطینی صدر کا آخری دورہ ہندوستان 2017 میں ہوا تھا۔ اس دورے کے دوران کئی مفاہمتی یادداشتوں پر دستخط کیے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ یہاں آ کر خود کو معزز محسوس کرتی ہیں۔ وہ فلسطینی صدر محمود عباس کی جانب سے فلسطینی قیادت اور فلسطینی عوام خصوصاً مقبوضہ مشرقی یروشلم کے عوام کے لیے پیغام لے کر آئی ہیں۔ دو طرفہ تعلقات کی تاریخی بنیادوں پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ رشتہ 1930 کی دہائی سے قائم ہے۔

'ہم کسی کا فون ٹیپ نہیں کرتے'، بی جے پی کے الزامات پر وزیر اعلیٰ سدرامیا کی وضاحت

بنگلورو: یواین آئی) کرناٹک اسمبلی میں فون ٹیپنگ کا تنازع چھایا رہا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رکن اسمبلی سریش کمار نے وزیر قانون ڈاکٹر شرن پرکاش پاٹل کے تبصرے کا حوالہ دیتے ہوئے سدرامیا حکومت کے طریقہ کار پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر قانون کو اس حوالے سے وضاحت پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ مسٹر سریش کمار نے جنوری 2011 میں اس وقت کے گورنر ایچ آر بھاردواج سے متعلق اسی طرح کے ایک واقعے کو یاد کرتے ہوئے مسٹر پاٹل کے بیانات کو ایک تشویشناک قرار دیا جو حکومت اور اسمبلی پر عوام کے اعتماد کو ٹھیس پہنچا سکتے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ " کیا لوک بھون کا فون ٹیپ کیا جا رہا ہے؟ وزیر قانون کو اس پر وضاحت دینی چاہیے۔" اسمبلی کا اجلاس جلد ہی ہنگامہ آرائی کی نذر ہو گیا۔ اپوزیشن ارکان نے حکومت پر دباؤ ڈالا کہ وہ پاٹل کے دعوے کی تائید میں دستاویزی شواہد پیش کرے۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی کے وزیر پریانک کھرگے نے بی جے پی کے الزامات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ لوک بھون میں نہ صرف دہلی سے بلکہ ریاست میں واقع راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے ہیڈکوارٹر کیشو کرپا سے بھی کالز آ رہی تھیں۔ اسمبلی اسپیکر یو ٹی کھادر نے بحث جاری رہنے کے باعث ایوان کی کارروائی وقفۂ طعام تک کے لیے ملتوی کر دی۔ کارروائی دوبارہ شروع ہونے کے بعد بھی اس تنازع پر بحث جاری رہی، حالانکہ وزیر اعلیٰ سدرامیا نے یہ واضح کر دیا تھا کہ حکومت نے کسی کا فون ٹیپ نہیں کیا ہے اور نہ ہی کرے گی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مسٹر پاٹل کے تبصرے محض ایک قیاس تھے، تصدیق نہیں۔ مسٹر سدرامیا نے کہا، "ہماری حکومت کسی کا فون ٹیپ نہیں کرے گی، چاہے وہ اپوزیشن سے ہوں یا حکمراں جماعت سے۔" کرناٹک کے وزیر داخلہ جی پرمیشور نے بی جے پی کے الزامات کو یکسر مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ریاستی حکومت کی جانب سے فون ٹیپنگ کی ایسی کوئی سرگرمی نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی اس کی کوئی ضرورت ہے۔ انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا، "ہم نے گورنر کا فون ٹیپ نہیں کیا ہے اور اس کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہے۔ بی جے پی ان باتوں کی بنیاد پر الزامات لگا رہی ہے جو انہوں نے خود اقتدار میں رہتے ہوئے کی تھیں، جیسے کہ ہم بھی انہی کی طرح کام کر رہے ہیں۔"

وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما کی مرکزی وزیر شیوراج سنگھ چوہان سے ملاقات

جے پور: (یواین آئی) راجستھان کے وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما نے زراعت اور کسانوں کی فلاح و بہبود اور دیہی ترقی کے مرکزی وزیر شیو راج سنگھ چوہان سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات بدھ کی رات نئی دہلی میں ہوئی۔ ملاقات کے دوران وزیر اعلیٰ نے راجستھان کے لیے میٹریل کمپونٹ کے تحت 825 کروڑ روپے سے زائد کی رقم جاری کیے جانے پر مرکزی وزیر کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر شیو راج سنگھ چوہان نے پیشگی قسط کی جلد ادائیگی کو یقینی بنانے کی یقین دہانی بھی کرائی۔

حکومت جموں و کشمیر میں انٹراپرینیورشپ کے کلچر کو فروغ دینے کے لئے کوشاں ہے: عمر عبداللہ

جموں: (یواین آئی) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کا کہنا ہے کہ حکومت جموں و کشمیر میں انٹرا پرینیور شپ کے کلچر کو فروغ دینے کے لئے کوشاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کی بنیاد ڈال دی گئی ہے اور اس پر عمارت تعمیر کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ان باتوں کا اظہار جمعرات کو یہاں نامہ نگاروں کے ساتھ بات کرنے کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ انٹراپرینیر شپ کے استحکام کے لئے بیچ بیچ میں پالسیوں کو بدلنا ہوگا تا کہ انٹراپرینیورز کی فنڈنگ کو یقینی بنایا جاسکے جس سے وہ اپنے منصوبوں کو عملی جامہ پہنا سکیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جن لوگوں نے اس میں کامیابیاں حاصل کی ہیں اس پر زیادہ سے زیادہ بات کرنے کی ضرورت ہے تا کہ دوسروں کو ان چیزوں کے بارے میں جانکاری مل سکے۔ عمر عبداللہ نے کہا: ' بے روزگاری کا مسئلہ صرف سرکاری نوکریوں سے حل نہیں کیا جاسکتا ہے، میں نوجوانوں کو یہ بھی نہیں کہہ سکتا ہوں کہ باہر

کی ریاستوں میں جا کر روزگار حاصل کریں کیونکہ ہمارے لوگوں کا جو حال باہر ہو رہا ہے وہ سب کو معلوم ہے، پچھلے دنوں جو ہماچل پردیش میں ہوا اور اب وہ اترا کھنڈ میں ہوا'۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا:' جو فیکٹریاں بند ہیں، ہماری کوشش ہے کہ ان کو دوبارہ قائم کیا جائے اور جو چلنے کے لائق نہیں ہیں ان کو دوسرا کام شروع کرنے کے لئے مدد کی جائے گی اگر ایسا بھی ممکن نہیں ہے تو جوان کو زمین الاٹ کی گئی ہے اس کو کسی دوسرے کا دیا جائے گا تا کہ وہ انڈسٹری قائم کر سکے۔ مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بینرجی کے ایک بیان کے بارے میں ان کا کہنا تھا: اب جب شرد پوار صاحب نے کہا کہ یہ (اجیت پوار کی طیارہ حادثے میں موت) ایک حادثہ ہے اس میں ہمیں سیاست نہیں کرنی چاہئے، اب مجھے نہیں لگتا ہے کہ مجھے اس پر کوئی بات کرنی چاہئے'۔ بجٹ کے بارے میں پوچھے جانے پر انہوں نے کہا:' جموں و کشمیر کے لئے ایک اچھے خاصے پیکیج کی امید کرتے ہیں، پہلی مرتبہ ہے کہ جموں و کشمیر میں انڈسٹری کے لئے مرکز کا کوئی پیکیج نہیں ہے'۔

کیرالہ بجٹ: ڈگری تک مفت تعلیم کا اعلان، ایم سی روڈ کے لیے 5,917 کروڑ روپے مختص

ترواننت پورم: (یواین آئی) کیرالہ بجٹ کی اہم خصوصیات میں سے ایک ریاست بھر میں ڈگری کی سطح تک مفت تعلیم کی فراہمی کا اعلان ہے، اس کے ساتھ ہی ایم سی روڈ کی تعمیر و ترقی کیلئے 5,917 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ اس رقم میں سے 5,217 کروڑ روپے 'کیرالہ انفراسٹرکچر انویسٹمنٹ فنڈ بورڈ' (کے آئی ایف بی آئی) کے ذریعے جمع کیے جائیں گے تاکہ ترواننت پورم سے انگامالی تک کے راستے کو 24 میٹر چوڑی چار لین کی سڑک میں تبدیل کیا جا سکے۔ پہلی جماعت سے لے کر بارہویں جماعت تک کے طلباء کے لیے حادثاتی انشورنس کور کی فراہمی کی خاطر 15 کروڑ روپے کا التزام کیا گیا ہے۔ بجٹ میں روزگار کی ضمانت کی اسکیموں کے لیے مزید 1,000 کروڑ روپے بھی فراہم کیے گئے ہیں۔ ایم سی روڈ کے ترقیاتی منصوبے میں بائی پاس سڑکوں کی تعمیر اور بڑے جنکشنوں کی بہتری شامل ہوگی۔ وزیر خزانہ کے این بالاگوپال نے بتایا کہ کوٹاراکارا بائی پاس کے لیے پہلے ہی 110.36 کروڑ روپے منظور کیے جا چکے ہیں، جہاں زمین کے حصول کا کام تیزی سے جاری ہے۔ فلاحی شعبے میں حکومت نے سماجی بہبود کی پنشن کے لیے 14,500 کروڑ روپے الگ کر دیے ہیں۔ وائناڈ میں زمینی تودے کھسکنے سے متاثرہ کنبوں کے لیے تعمیر کیے گئے مکانات فروری میں ان کے حوالے کر دیے جائیں گے۔ معمر افراد کی فلاح و بہبود پر خصوصی توجہ دی گئی ہے اور سابق منتخب نمائندوں کے لیے ایک نئے ویلفیئر فنڈ کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مقامی اداروں کے نمائندوں کے اعزازیہ میں بھی اضافہ کیا جائے گا۔ بجٹ میں کیرالہ اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (کے ایس آر ٹی سی) کیلئے 8,500 کروڑ روپے اور ٹھوس فضلے کی ری سائیکلنگ کیلئے 160 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ مقامی خود مختار اداروں کو قرضے فراہم کیے جائیں گے جبکہ ریونیو گرانٹس کو بند کر دیا گیا ہے۔ سرکاری ملازمین فروری سے شروع ہونے والے 'میڈی سیپ '2.0' سے مستفید ہوں گے۔ آنگن واڑی کارکنوں اور ہیلپرز کی اجرتوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے، جس کے تحت کارکنوں کو 1,000 روپے اور ہیلپرز کو 500 روپے کا اضافہ ملے گا۔ آشا ورکرز کو بھی اضافی 1,000 روپے ملیں گے۔ بجٹ میں آٹو ورکرز کے لیے گروپ انشورنس کوریج اور کینسر و ایچ آئی وی کے مریضوں کے لیے 2,000 روپے کی امداد کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔ دیگر مختص رقوم میں یوتھ کلبوں کے لیے 100 کروڑ روپے، ' کیرا پروجیکٹ ' کے لیے 100 کروڑ روپے اور مٹی کے برتن بنانے والے روایتی شعبے کے لیے 1 کروڑ روپے شامل ہیں۔

کیرالا کے وزیرِ خزانہ آج ریاستی بجٹ 2026-27 پیش کریں گے

ترواننت پورم: (یواین آئی) کیرالا کے وزیرِ خزانہ کے این بالاگوپال آج جمعرات کو ریاستی قانون ساز اسمبلی میں 2026-27 کا بجٹ پیش کریں گے۔ یہ وزیر اعلیٰ پنارائی وجین کی قیادت والی لیفٹ ڈیموکریٹک فرنٹ (ایل ڈی ایف) حکومت کا بارھواں بجٹ ہوگا۔ یہ بجٹ وزیر خزانہ کے این بالاگوپال کی جانب سے پیش کیا جانے والا چھٹا بجٹ ہوگا۔ آئندہ اسمبلی انتخابات سے چند ماہ قبل پیش کیے جانے والے اس بجٹ سے عوامی اور سیاسی حلقوں میں خاصی توقعات وابستہ کی جا رہی ہیں۔ موجودہ حکومت کے آخری بجٹ کے طور پر اسے سیاسی طور پر نہایت اہم تصور کیا جا رہا ہے۔ ابتدائی اشاروں کے مطابق بجٹ میں سماجی فلاحی اقدامات پر خصوصی توجہ دیے جانے کا امکان ہے، جن میں ممکنہ طور پر تنخواہوں میں نظرثانی، پنشن مراعات میں اضافہ اور فلاحی پنشن اسکیموں کے لیے زیادہ بجٹ مختص کرنا شامل ہو سکتا ہے۔ حکومت کی جانب سے ملازمین، پنشن یافتگان اور معاشی طور پر کمزور طبقات کے مفادات کے تحفظ کے عزم کو بھی اجاگر کیے جانے کی توقع ہے۔ اگرچہ مالی تجاویز اور مختلف شعبوں کے لیے مختص رقوم کی تفصیلات بجٹ تقریر اور بعد ازاں اسمبلی میں ہونے والی بحث کے دوران واضح ہوں گی، تاہم مجموعی طور پر بجٹ کا رخ عوامی حمایت اور سماجی تحفظ کے اقدامات کی جانب رہنے کی امید ہے، جو انتخابات سے قبل حکومت کی پالیسی ترجیحات کے مطابق ہوگا۔ مالی نظم و نسق، محصولات کے تخمینوں اور ترقیاتی اخراجات سے متعلق مزید تفصیلات بجٹ پر اسمبلی مباحث کے دوران سامنے آنے کی توقع ہے۔

امرتسر میں اربوں روپے کی ہیروئن برآمد، اسلحہ بھی ملا، دو گرفتار

امرتسر: (یواین آئی) پنجاب میں امرتسر دیہی پولیس نے جمعرات کو گاؤں رکشا کمیٹی کی مدد سے دو افراد کو گرفتار کر کے ان کے پاس سے اربوں روپے مالیت کے منشیات اور اسلحہ کی بڑی کھیپ برآمد کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ پولیس ڈائریکٹر جنرل گورو یادو نے بتایا کہ پولیس نے ان دونوں ملزمان کے پاس سے 42.983 کلوگرام ہیروئن، چار ہینڈ گرینیڈ، ایک اسٹار مارک پستول، 46 کارتوس اور ایک لاوارث موٹر سائیکل برآمد کی ہے۔ اس ہیروئن کی مارکیٹ ویلیو تقریباً دو ارب روپے بتائی گئی ہے۔ مسٹر یادو نے بتایا کہ یہ دونوں ملزم امرتسر کے رہنے والے ہیں۔

بھرت پور میں بس اور ٹریلر کے تصادم میں چار افراد ہلاک، پانچ زخمی

بھرت پور: (یواین آئی) راجستھان میں بھرت پور کے سیور تھانہ علاقے میں جمعرات کی صبح کہرے کی وجہ سے جے پور جانے والی سلیپر بس کے ایک ٹریلر سے ٹکرا جانے سے بس ڈرائیور سمیت چار افراد کی موت ہوگئی اور پانچ دیگر مسافر زخمی ہوگئے۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ صبح تقریباً 3 بجے آگرہ۔ جے پور قومی شاہراہ 21 پر لدھاوائی پلیا کے قریب کاس گنج سے جے پور جا رہی سلیپر بس کا ڈرائیور آگے چل رہے ٹریلر کو کہرے کی وجہ سے دیکھ نہیں سکا اور بس پیچھے سے ٹریلر سے ٹکرا گئی۔ اس سے بس میں سوار گیتا (38) اور اس کا بیٹا کانہا (8)، بس ڈرائیور مکھن سنگھ (48)، مسلم (40) کی موقع پر ہی موت ہوگئی، جب کہ پانچ افراد شدید زخمی ہوگئے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ بس اور ٹریلر میں تصادم ہوتے ہی آس پاس کے لوگ موقع پر پہنچ گئے اور پولیس کو اطلاع دی۔ مقامی لوگوں کی مدد سے پولیس نے زخمیوں کو بس سے نکال کر ڈسٹرکٹ آر بی ایم اسپتال میں داخل کرایا۔ لاشوں کو آر بی ایم اسپتال کے مردہ خانہ میں رکھا گیا ہے۔ ان کے لواحقین کے آنے کے بعد پوسٹ مارٹم کیا جائے گا۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی ضلع کلکٹر قمر چودھری اور ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ دگنت آنند موقع پر پہنچے اور اسپتال میں ڈاکٹروں کی خصوصی ٹیم تعینات کر کے زخمیوں کے بہتر علاج کی ہدایت دی۔

سکیورٹی فورسز نے آئی ای ڈی کو ناکارہ بنا کر ماؤنوازوں کی سازش کو ناکام بنایا

بیجاپور: (یواین آئی) چھتیس گڑھ کے بیجاپور ضلع میں سکیورٹی فورسز کی ایک مشترکہ ٹیم نے ماؤنوازوں کی جانب سے سڑک پر نصب کیے گئے دو طاقتور آئی ای ڈی (امپرووائزڈ ایکسپلوسیو ڈیوائس) کو بحفاظت ناکارہ بنا کر ایک بڑے حادثے کو ٹال دیا۔ یہ کارروائی ایلمڑی تھانہ علاقے کے لنکا پلی گاؤں کے قریب انجام دی گئی۔ پولیس سے موصولہ اطلاع کے مطابق 29 جنوری کو ڈی آر جی بیجاپور، ایلمڑی تھانہ اور چھتیس گڑھ آرمڈ فورس کی نویں بٹالین پر مشتمل ایک مشترکہ ٹیم ایلمڑی۔ لنکا پلی علاقے میں تلاشی مہم پر روانہ ہوئی تھی۔ مہم کے دوران لنکا پلی کی کچی سڑک پر بارود سرنگ کو ہٹانے کی کارروائی کے دوران ٹیم نے ماؤنوازوں کی جانب سے نصب کیے گئے 20 سے 30 کلوگرام وزنی دو آئی ای ڈی برآمد کیے۔ بیجاپور بم ڈسپوزل اسکواڈ (بی ڈی ایس) کی ٹیم نے تمام حفاظتی اصولوں پر عمل کرتے ہوئے ان دھماکہ خیز مواد کو موقع پر ہی محفوظ طریقے سے ناکارہ بنا دیا۔ پولیس کے مطابق ماؤنوازوں نے آئی ای ڈی کو کمانڈ سوئچ سسٹم سے جوڑ کر سڑک کے بیچ میں نصب کیا تھا۔ ان کا مقصد گزرنے والی بڑی گاڑیوں کو نشانہ بنانا تھا، جن میں سکیورٹی فورسز کی گاڑیاں بھی شامل ہو سکتی تھیں۔ سکیورٹی فورسز کی مستعدی، حاضر دماغی اور بروقت کارروائی کی وجہ سے ماؤنوازوں کی یہ سازش ناکام ہو گئی۔ اس کامیابی کو سکیورٹی فورسز کی ایک بڑی حصولیابی قرار دیا جا رہا ہے، جس سے نہ صرف جان و مال کے نقصان کو روکا گیا، بلکہ علاقے میں ماؤنواز سرگرمیوں کو بھی زبردست دھچکا پہنچا ہے۔ حکام نے بتایا کہ علاقے میں امن و امان قائم رکھنے کے لیے تلاشی اور ایریا ڈومینیشن مہم آئندہ بھی جاری رکھی جائے گی۔

کپورتھلہ ضلع میں مختلف کارروائیوں میں پانچ منشیات فروش گرفتار

پھگواڑہ: (یواین آئی) کپورتھل پولیس نے منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف ضلع میں مختلف کارروائیوں کے دوران متعدد ملزمین کو گرفتار کیا ہے۔ یہ گرفتاریاں معمول کی گشت اور تلاشی مہم کے دوران عمل میں آئیں جس کے نتیجے میں ہیروئن، نشہ آور گولیاں اور کیپسول برآمد ہوئے۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس گورو تورا نے جمعرات کے روز بتایا کہ پہلے معاملے میں پولیس ٹیم نے تلکونڈی جھنڈیر (کرتارپور) کے رہنے والے لکھویندر سنگھ عرف نکا کو گرفتار کیا۔ گشت اور مشتبہ افراد کی تلاشی کے دوران پولیس پارٹی گاؤں بھولاتھ سے بوپارائی ہوتے ہوئے گاؤں بھگوان کھیڑا کی جانب جا رہی تھی کہ پیر بابا کے مقام کے قریب پہنچی، اسی دوران سامنے بوپارائی کی جانب سے ایک نوجوان پیدل آتا ہوا نظر آیا۔ شک ہونے پر پولیس نے اسے روک کر تلاشی لی، جس کے پاس سے 25 گرام ہیروئن برآمد ہوئی۔ ایک دوسری کارروائی میں پولیس نے پھگواڑہ کے رہنے والے سنیل کمار عرف ساجن کو گرفتار کیا۔ پولیس ٹیم گشت پر تھی اور محلہ بھگت پورہ سے بھانو کی روڈ کی جانب جا رہی تھی کہ وقف بورڈ کی زمین کے قریب پہنچی۔ ملزم پولیس کو دیکھ کر گھبرا گیا اور فرار ہونے کی کوشش کی۔ پولیس نے فوری تعاقب کر کے اسے گرفتار کرلیا۔ پوچھ گچھ کے دوران ملزم نے اعتراف کیا کہ پیکٹ میں نشہ آور گولیاں تھیں جنہیں اس نے گرفتاری سے بچنے کے لیے پھینک دیا تھا۔

جانچ کے دوران پیکٹ سے بغیر کسی نشان والی 205 نشہ آور گولیاں برآمد ہوئیں۔ ایس ایس پی مسٹر تورا نے بتایا کہ تیسری کارروائی میں پولیس نے دو نوجوانوں کو گرفتار کیا۔ جن کی شناخت بستی شیخ جالندھر کے امت اور سدھواں ڈونا، کپورتھلہ کے سمیر گل کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس پارٹی گشت اور تلاشی مہم چلا رہی تھی اور سوبھان پور، ہمیرا اور لکھنا دیہات کی طرف جا رہی تھی۔ اسی دوران وہ دیال پور ریلوے کراسنگ سے کچھ فاصلے پر پہنچی، دو نوجوان نظر آئے جنہوں نے پولیس کو دیکھتے ہی پلاسٹک کے پیکٹ پھینک دیے اور بھاگنے کی کوشش کی۔ دونوں کو موقع پر ہی دیگر پولیس اہلکاروں کی مدد سے گرفتار کرلیا گیا۔ تلاشی کے دوران ایک ملزم کے پاس سے 60 اور دوسرے سے 40 نشہ آور گولیاں برآمد ہوئیں۔ ایس ایس پی مسٹر تورا نے بتایا کہ ایک دیگر معاملے میں پولیس نے سلطان پور لودھی کے رہنے والے دیپک سنگھ عرف دیپو کو گرفتار کیا۔ تلاشی لینے پر اس کے پاس سے پریگابالن کے 70 کیپسول برآمد ہوئے، جو ایک ممنوعہ سائیکوٹراپک مادہ ہے۔ اس سلسلے میں متعلقہ دفعات کے تحت معاملہ درج کرلیا گیا ہے۔

قومی شاہراہ پر کھڑی ایک بس سے کار کی ٹکر، دو افراد ہلاک، چار زخمی

پھگواڑا: (یو این آئی) پنجاب کے پھگواڑہ میں چک حکیم گاؤں کے قریب جمعرات کے روز قومی شاہراہ پر ایک کار سڑک کنارے کھڑی پرائیویٹ بس سے ٹکرا گئی جس کے نتیجے میں دو افراد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے، جبکہ چار زخمی ہو گئے۔ مہلوکین کی شناخت لدھیانہ کے دگری علاقے کے رہائشی پریتم سنگھ اور گگن دیپ کور (28) کے طور پر کی گئی ہے۔ زخمیوں میں گرمیت کور، ہرمیت سنگھ، گرجیو اور ہنسراج سنگھ شامل ہیں، جنہیں مقامی سول اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ عینی شاہد جگتار سنگھ نے بتایا کہ ایک بس چک حکیم روڈ پر کھڑی تھی کہ اسی دوران تیز رفتار کار اس سے ٹکرا گئی۔ تصادم کی وجہ سے کار میں سوار دو افراد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے، جبکہ دیگر افراد شدید زخمی ہو گئے۔ تمام زخمیوں کو فوراً سول اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ڈاکٹروں نے تصدیق کی کہ ایک ہی خاندان کے چھ افراد کو اسپتال لایا گیا تھا۔

ان میں سے دو کو مردہ قرار دیا گیا، جبکہ دیگر زخمیوں کا علاج جاری ہے۔ کار ڈرائیور ہرمیت سنگھ نے بتایا کہ خاندان امرتسر کے شری دربار صاحب میں درشن کرنے کے بعد لدھیانہ واپس لوٹ رہا تھا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ مادھوی شرما نے بتایا کہ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور لاشوں کو تحویل میں لیا گیا۔ لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے سول اسپتال بھجوا دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پولیس نے معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے اور لواحقین کے بیانات درج کرنے کے بعد مزید قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ڈرائیور کی لاپروائی کے سبب بس حادثے کا شکار، 32 مسافر زخمی

کانکیر: (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے کانکیر ضلع میں ایک مسافر بس کے پلٹ جانے کے سبب 32 مسافر زخمی ہو گئے، جن میں سے آٹھ کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔ یہ حادثہ آج صبح اس وقت پیش آیا، جب کانکیر روڈویز بس کے ڈرائیور اور کنڈکٹر نشے کی حالت میں تھے۔ مسافر بس پہلے ایک درخت سے ٹکرائی اور اس کے بعد سڑک کے کنارے پلٹ گئی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچی اور زخمی مسافروں کو قریبی اسپتالوں میں منتقل کیا۔ عینی شاہدین کے مطابق یہ بس پکھانجور سے روانہ ہو کر بیرلا اور دھنورا ہوتے ہوئے جگدلپور جا رہی تھی۔ حادثہ آمابیڑا پہنچنے سے قبل پیش آیا۔ آمابیڑا تھانے کے انچارج ونود ساہو نے یواین آئی کو بتایا کہ 32 'مسافر زخمی ہوئے ہیں، جن کا علاج جاری ہے، جبکہ ڈرائیور اور کنڈکٹر موقع سے فرار ہو گئے ہیں، جن کی تلاش کی جا رہی ہے۔ چھتیس گڑھ ریاستی محکمۂ ٹرانسپورٹ کے ضوابط کے مطابق مسافر بسوں میں دو ڈرائیور رکھنا لازمی ہے، تاہم بیشتر روڈویز اور ٹریولس کمپنیاں اس اصول کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ بس ڈرائیوروں کی مناسب نیند پوری نہ ہونا بھی کئی حادثات کی بڑی وجہ بنتا رہا ہے۔ یواین آئی کے سوال کے جواب میں تھانہ انچارج نے کہا کہ 'روڈویز کمپنیوں کی بسوں کی تقریباً روزانہ جانچ کی جاتی ہے۔ یہ حادثہ حفاظتی ضوابط اور باقاعدہ جانچ کے نظام پر سنگین سوالات اٹھاتا ہے۔ اگرچہ پولیس روزانہ جانچ کا دعویٰ کر رہی ہے لیکن اس طرح کی سنگین لاپروائی مؤثر نگرانی اور سخت کارروائی کی کمی کو واضح طور پر ظاہر کرتی ہے۔ اس حادثے کے بعد محکمۂ ٹرانسپورٹ پر ضوابط پر سختی سے عمل درآمد اور ذمہ داری طے کرنے کا دباؤ بڑھ گیا ہے۔ مسلسل پیش آنے والے ایسے حادثات مسافروں کی سلامتی کے حوالے سے تشویش میں اضافہ کر رہے ہیں اور یہ سوالت پیدا کر رہے ہیں کہ کیا صرف قوانین بنانا ہی کافی ہے۔

منی پور کے ماؤنٹ ایسوتک پہنچی جنگل کی آگ

امپھال: (یواین آئی) زوکووادی میں لگی شدید جنگلاتی آگ منی پور کی بلند ترین چوٹی ماؤنٹ ایسوتک پھیل گئی ہے، جس سے اس حیاتیاتی تنوع سے مالا مال خطے کے ماحولیاتی نظام پر پڑنے والے اثرات کے حوالے سے سنگین خدشات پیدا ہو گئے ہیں۔ سوگ سوگ یوتھ اینڈ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن (ایس ایس وائی ایس او) کے رضا کار اور قریبی گاؤں کے لوگوں آگ بجھانے کی کوششیں کر رہے ہیں، تاہم عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ نوجوان رضا کاروں کی مسلسل محنت کے باوجود آگ تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ ریاستی حکومت کی جانب سے ابھی تک کوئی سرکاری رپورٹ جاری نہیں کی گئی ہے، البتہ کئی مقامی رہنماؤں نے منی پور کے گورنر سے اپیل کی ہے کہ آگ پر قابو پانے کے لیے فوری طور پر ماہر ٹیمیں تعینات کی جائیں۔ ایس ایس وائی ایس او کے ایک رکن کا کہنا ہے کہ صورتحال انتہائی خوفناک ہے اور ہمیں مناسب وسائل اور آلات کے ساتھ حکومتی مداخلت کی فوری ضرورت ہے کیونکہ ہمارے محدود ذرائع اس آگ سے نمٹنے کے لیے کافی نہیں ہیں۔ ماحولیاتی کارکنوں نے خبردار کیا ہے کہ اگر آگ پر جلد قابو نہ پایا گیا تو یہ منی پور کے نازک ماحولیاتی نظام کو شدید نقصان پہنچا سکتی ہے اور پورے خطے کا ماحولیاتی توازن بگاڑ سکتی ہے۔

شفاف اور جوابدہ حکمرانی ہماچل حکومت کی اوّلین ترجیح: کے ایس پٹھانیا

شاہ پور (کانگڑا): (یواین آئی) ہماچل پردیش حکومت کی شفاف اور جوابدہ حکمرانی کو اولین ترجیح قرار دیتے ہوئے شاہ پور کے رکن اسمبلی اور ڈپٹی چیف وہپ کیول سنگھ پٹھانیا نے کہا ہے کہ ریاست میں ترقیاتی کاموں کو مقررہ وقت پر مکمل کرنا حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے شاہ پور اسمبلی حلقے میں وزیر اعلیٰ کے مجوزہ دورے کی تیاریوں اور جاری ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ لینے کیلئے منی سکریٹریٹ شاہ پور میں ایک اہم میٹنگ کی صدارت کی، میٹنگ میں مختلف محکموں کے افسران اور نمائندوں نے شرکت کی۔ میٹنگ کے دوران مسٹر پٹھانیا نے شاہ پور اسمبلی حلقے میں جل شکتی، بجلی، جنگلات، زراعت، باغبانی، نگر پنچایت، صحت، ریونیو اور دیگر محکموں کی اسکیموں کا تفصیلی جائزہ لیا۔ عوامی مفاد میں چلائی جارہی ریاستی حکومت کی اہم فلاحی اسکیموں پر بھی تفصیلی گفتگو کی۔ ڈپٹی چیف وہپ نے تمام محکموں کو ہدایت دی کہ وہ ایک ہفتے کے اندر اپنی اسکیموں کی مکمل تفصیلات تیار کریں، جن میں اخراجات، اسکیموں کے تحت آنے والے علاقے اور مستفید ہونے والوں کی تعداد واضح طور پر درج ہو۔ انہوں نے زور دیا کہ تمام ترقیاتی کام مقررہ مدت میں مکمل کیے جائیں، تاکہ عوام کو بروقت فائدہ پہنچ سکے۔ عوامی شکایات کے فوری ازالے پر زور دیتے ہوئے انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ دیہی سطح پر منعقد ہونے والے عوامی پروگراموں میں بروقت شرکت کو یقینی بنایا جائے، کیونکہ عوامی مسائل کا فوری حل حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے کہا کہ شفاف اور جوابدہ انتظامیہ ریاستی حکومت کی بنیادی پالیسی ہے اور اسی بنیاد پر ترقیاتی عمل کو آگے بڑھایا جارہا ہے۔ مسٹر پٹھانیا نے مزید بتایا کہ وزیر اعلیٰ کا شاہ پور اسمبلی حلقے کا دورہ جلد متوقع ہے، اس دوران کئی ترقیاتی منصوبوں کا سنگِ بنیاد رکھا جائے گا اور متعدد منصوبوں کا افتتاح کیا جائے گا۔ تمام محکموں کو ہدایت دی گئی کہ وہ ضروری تیاریوں کو بروقت مکمل کریں۔ محکمہ بجلی کو خصوصی ہدایات دی گئیں کہ اسمارٹ بجلی میٹروں سے متعلق عوام میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کیا جائے اور ان کے فوائد کے بارے میں درست اور واضح معلومات فراہم کی جائیں۔ میٹنگ کے اختتام پر شاہ پور کے ایس ڈی ایم گنیش ٹھاکر نے ڈپٹی چیف وہپ کا خیر مقدم کیا اور یقین دہانی کرائی کہ میٹنگ میں دی گئی تمام ہدایات کو پوری سنجیدگی کے ساتھ نافذ کیا جائے گا۔

فریدکوٹ میں اسلحہ کا بڑا ذخیرہ برآمد

فریدکوٹ: (یو این آئی) پنجاب کے فریدکوٹ میں کاؤنٹر انٹیلی جنس نے بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) کے ساتھ مل کر اسلحہ اور گولہ بارود کا ایک بڑا ذخیرہ برآمد کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (ڈی جی پی) گورو یادو نے جمعرات کو بتایا کہ پولیس نے بی او پی جی جی 3- گاؤں تیجا رہیلہ تھانہ صدر فاضلکا کے قریب زمینی سرحد پر سرحد پار اسمگلنگ کی ایک بڑی کوشش کو ناکام بنادیا اور اسلحہ و گولہ بارود کے ساتھ ہیروئن کی ایک بڑی کھیپ برآمد کی۔ انہوں نے کہا کہ برآمدگی میں ایک گفار سکیورٹی پستول (ایم پی 5- ٹائپ)، 20 پستول، 39 میگزین، 310 کارتوس 9) ایم ایم)، دو بکیپیک اور 2.160 کلوگرام ہیروئن شامل ہیں۔

اقتصادی سروے: باغبانی پیداوار کی شاندار کارکردگی، غذائی اجناس، مویشی پروری اور ماہی پروری میں تاریخی اضافہ

نئی دہلی: (یواین آئی) جمعرات کے روز لوک سبھا میں پیش کیے گئے سال 2025-26 کے اقتصادی سروے میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ ایک دہائی کے دوران ہندوستان کے زرعی اور غذائی نظم و نسق کے شعبے میں وسیع پیمانے پر تبدیلیاں اور غیر معمولی ترقی ریکارڈ کی گئی ہے۔ ہندوستان دنیا کا سب سے بڑا پیاز پیدا کرنے والا ملک بن گیا ہے اور عالمی پیاز پیداوار میں اس کا حصہ 25 فیصد ہے۔ سبزیوں، پھلوں اور آلو کی پیداوار کے لحاظ سے بھی ہندوستان دنیا کا دوسرا سب سے بڑا پیداواری ملک بن چکا ہے۔ یہ حصولیابیاں باغبانی کے شعبے میں ہندوستان کی مضبوط حیثیت، عالمی غذائی ضروریات کو پورا کرنے میں اس کے بڑھتے کردار اور زیادہ قدر والی فصلوں کی پیداوار میں موجود امکانات کی عکاسی کرتی ہیں۔ سروے کے مطابق بہتر مانسون کے نتیجے میں زرعی سال 2024-25 کے دوران ہندوستان کی غذائی اجناس کی پیداوار ریکارڈ 3,577.3 لاکھ ٹن تک پہنچنے کا اندازہ ہے۔ یہ گزشتہ برس کے مقابلے میں 254.3 لاکھ ٹن زیادہ ہے۔ اس اضافے کی بنیادی وجہ دھان، گیہوں، مکئی اور موٹے اناج کی پیداوار میں نمایاں اضافہ ہے۔

اقتصادی سروے کے مطابق مالی سال 2014-15 سے 2023-24 کے درمیان مویشی پروری کے شعبے میں زبردست ترقی ہوئی ہے۔ اس عرصے میں مجموعی قدر میں تقریباً 195 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اسی طرح ماہی پروری کے شعبے نے بھی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ سال 2014 سے 2024 کے درمیان مچھلی کی پیداوار میں 140 فیصد سے زائد اضافہ درج کیا گیا ہے۔ یہ اضافہ 2004 سے 2014 کی دہائی کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ اس شعبے کی سب سے اہم خصوصیت باغبانی کا تیزی سے ابھرنا ہے۔ زرعی شعبے کے مجموعی قدر افزائش (جی وی اے) میں تقریباً 33 فیصد حصہ رکھنے والا باغبانی شعبہ اب زرعی ترقی کا اہم محرک بن چکا ہے۔ سال 2024-25 میں باغبانی کی پیداوار 36 کروڑ 20 لاکھ ٹن تک پہنچ گئی ہے۔ جو کہ 35 کروڑ 77 لاکھ ٹن سے بھی زیادہ ہے۔

زرعی مارکیٹنگ اور بنیادی ڈھانچے کی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے حکومت آئی ایس اے ایم کے تحت 'زرعی مارکیٹنگ انفراسٹرکچر' (اے ایم آئی) ذیلی اسکیم اور 'زرعی انفراسٹرکچر فنڈ' نافذ کر رہی ہے۔ ان اسکیموں کا مقصد کھیت کی سطح پر سہولیات کو مضبوط بنانا اور نجی شعبے کی شمولیت کو فروغ دینا ہے۔ قیمتوں کے تعین کو بہتر بنانے کے لیے ای۔نام اسکیم کو مزید توسیع دی گئی ہے۔ 31 دسمبر تک اس ڈیجیٹل پلیٹ فارم سے 1.79 کروڑ کسان، 2.72 کروڑ تاجر اور 4,698 ایف پی او منسلک ہو چکے تھے۔ اس اسکیم کے تحت 23 ریاستوں اور 4 مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی 1,522 منڈیوں کو شامل کیا جا چکا ہے۔ کسانوں کو مالی تحفظ فراہم کرنے کے لیے حکومت کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) اور پی ایم کسان اسکیم کے ذریعے آمدنی معاونت دے رہی ہے۔

پی ایم کسان اسکیم کے آغاز سے اب تک 21 قسطوں میں 4.09 لاکھ کروڑ روپے سے زائد کی رقم جاری کی جا چکی ہے۔ سماجی تحفظ کے تحت 'پی ایم کسان مان دھن یوجنا ' کے ذریعے پنشن سہولت بھی فراہم کی جا رہی ہے۔ دسمبر تک اس اسکیم میں 24.92 لاکھ کسان اندراج کرا چکے ہیں۔ گزشتہ پانچ برسوں میں زراعت اور اس سے وابستہ شعبوں کی اوسط سالانہ ترقی کی شرح 4.4 فیصد رہی ہے۔ مالی سال 2025-26 کی دوسری سہ ماہی میں زرعی شعبے کی ترقی کی شرح 3.5 فیصد رہی۔ دہائی کی ترقی کی شرح (2016 تا 2025) 4.45 فیصد رہی، جو گزشتہ دہائیوں کے مقابلے سب سے زیادہ ہے۔ یہ ترقی بنیادی طور پر مویشی پروری (7.1 فیصد) اور ماہی پروری (8.8 فیصد) کی شاندار کارکردگی کے باعث ممکن ہوئی ہے۔ اس کے بعد فصلوں کا شعبہ رہا، جس میں 3.5 فیصد ترقی درج کی گئی۔ اقتصادی جائزے میں کہا گیا ہے کہ زراعت 'وکست بھارت ' کے ہدف کے حصول میں مرکزی کردار ادا کرے گی۔ یہ شعبہ ہمہ گیر ترقی کو فروغ دے گا اور کروڑوں افراد کی روزی روٹی کو مضبوط بنائے گا۔

لڑکی کے ساتھ مارپیٹ کا ویڈیو وائرل ہونے پر بی جے پی لیڈر کے خلاف معاملہ درج

ستنا: (یواین آئی) مدھیہ پردیش کے ضلع ستنا کے ناگود تھانہ علاقے میں ایک لڑکی کے ساتھ بدتمیزی اور مارپیٹ کرنے کا ویڈیو وائرل ہونے کے بعد ناگود پولیس نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے ایک لیڈر کے خلاف معاملہ درج کیا ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق متاثرہ لڑکی نے بتایا کہ 27 جنوری کی رات ملزم پلکت ٹنڈن نے اسے اپنے گودام میں بلایا۔ گودام میں ملزم نے لڑکی کے ساتھ بدسلوکی کی اور مخالفت کرنے پر اسے مارا پیٹا۔ اس واقعے کا کسی نے ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر وائرل کر دیا۔ ملزم کو بی جے پی کا منڈل صدر بتایا جارہا ہے۔

DAILY SAHAFAT Birmingham
١٠/شعبان المعظم،١٤٤٧ھ
30-01-2026
U.K.
عالمی صحافت
www.sahafat.in

اجیت پوار کی موت کے بعد مہاراشٹر کا بجٹ کون پیش کرے گا؟

اجیت پوار کی اچانک موت نے مہاراشٹر کے محکمہ خزانہ اور آئندہ بجٹ کے حوالے سے غیر یقینی صورتحال پیدا کر دی ہے۔ جبکہ یہ قلمدان فی الحال وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کو منتقل کر دیا گیا ہے، این سی پی نے ابھی تک کسی جانشین کا نام نہیں لیا ہے

ممبئی: مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ اجیت پوار کے اچانک انتقال کے بعد اس بات پر غیر یقینی صورتحال پیدا ہو گئی ہے کہ مالی سال 2026-27 کا ریاستی بجٹ کون پیش کرے گا۔ پوار کے انتقال کے ساتھ، اہم مالیاتی قلمدان خود بخود وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کے پاس چلا جاتا ہے، اور امکان ہے کہ ان کے پاس ہی رہے گا جب تک کہ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کسی مناسب امیدوار کی تجویز پیش نہیں کرتی ہے۔ محکمہ خزانہ کو ریاستی انتظامیہ میں سب سے اہم محکموں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے اور اسے کسی نئے یا ناتجربہ کار لیڈر کے سپرد نہیں کیا جاسکتا۔ مہاراشٹر مقننہ کا بجٹ اجلاس 23 فروری کو شروع ہونے والا ہے، جس میں تبدیلی کے لیے بہت کم وقت باقی ہے۔ سیاسی حلقے اس بات کا اشارہ دے رہے ہیں کہ اجیت پوار کے جانشین کے بارے میں فیصلہ کرنے میں وقت لگے گا، جس سے حکمراں مہاوتی اتحاد کو ہموار حکومت کو یقینی بنانے میں درپیش چیلنجوں میں مزید اضافہ ہوگا۔ حالیہ ریاستی اسمبلی انتخابات میں، این سی پی نے مہاوتی اتحاد کے حصہ کے طور پر مقابلہ کیا اور 41 سیٹیں جیتیں، جب کہ 288 رکنی اسمبلی میں پورے اتحاد کے پاس 230 ایم ایل ایز کے ساتھ مضبوط اکثریت ہے۔ اتحاد کی سمجھ کے مطابق، مالیات کا قلمدان این سی پی کو دیا گیا، اجیت پوار اپنے وسیع تجربے کی وجہ سے اس کی سربراہی کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ پچھلی کانگریس-این سی پی حکومتوں کے دوران بھی، مالیات کا قلمدان این سی پی کے پاس ہی رہا، جسے جینت پاٹل اور سنیل تٹکرے جیسے سینئر لیڈران سنبھالتے تھے۔ اجیت پوار نے ادھو ٹھاکرے کی حکومت کے دوران یہ قلمدان بھی اپنے پاس رکھا، جس نے ریاستی مالیات کے بارے میں اپنی گہری سمجھ بوجھ کا مظاہرہ کیا۔ تاہم، موجودہ حالات میں، این سی پی کے پاس ایسے اہم محکمے کو سنبھالنے کے لیے کافی تجربہ رکھنے والا لیڈر نہیں ہے۔ اگر پارٹی فنانس پورٹ فولیو کو برقرار رکھنے پر اصرار کرتی ہے تو ان کے انتظامی تجربے کی وجہ سے چھگن بھجبل اور حسن مشرف جیسے ناموں کا چرچا ہو رہا ہے۔ تاہم، دونوں رہنماؤں نے ماضی میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی تحقیقات کا سامنا کیا ہے، اس فیصلے کو سیاسی طور پر حساس بنایا گیا ہے۔ این سی پی کے ریاستی صدر سنیل تاٹکرے، اگرچہ تجربہ کار اور سابق وزیر خزانہ ہیں، فی الحال پارلیمنٹ کے رکن ہیں اور مرکز میں پیٹرولیم اور قدرتی گیس سے متعلق پارلیمانی اسٹینڈنگ کمیٹی کے صدر ہیں، جس سے ریاستی کابینہ میں ان کی دستیابی محدود ہے۔

ریاست کی مالی مجبوریوں نے صورتحال کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ لاڈکی بہن یوجنا، کسانوں کے لیے مفت بجلی، اور دیگر مقبول اقدامات نے ریاستی خزانے پر دباؤ ڈالا ہے۔ مزید برآں، بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں میں بڑی سرمایہ کاری نے مالی ذمہ داریوں میں اضافہ کیا ہے۔

ذرائع کے مطابق چیف منسٹر فڑنویس اس بات کو یقینی بنانا چاہتے ہیں کہ محکمہ خزانہ کی سربراہی ایک قابل اور تجربہ کار وزیر ہو جو چیلنجوں سے موثر انداز میں نمٹ سکے۔ اگرچہ بجٹ سیشن 23 فروری کو شروع ہوتا ہے، لیکن بجٹ کی تیاری کے اجلاس عام طور پر کم از کم ڈیڑھ ماہ قبل شروع ہو جاتے ہیں۔ ان میں وزراء، صنعتکاروں، تجارتی انجمنوں اور سماج کے مختلف طبقات کے نمائندوں کے ساتھ تفصیلی بات چیت شامل ہے۔ بجٹ پیش کرنے میں بہت کم وقت رہ گیا ہے، تجربہ کار شخص کی تقرری ضروری ہو گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق، سی ایم دیویندر فڑنویس نے اس سے قبل ایکناتھ شندے کے وزیر اعلیٰ کے دور میں نائب وزیر اعلیٰ ہونے پر محکمہ خزانہ کا قلمدان سنبھالا تھا۔ فڑنویس کو مالی معاملات کی اچھی سمجھ ہے اور انہوں نے بجٹ کو سمجھنے پر ایک کتاب بھی لکھی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جب اجیت پوار مہاوتی اتحاد میں شامل ہوئے تو بی جے پی نے ابتدا میں انہیں وزارت خزانہ دینے کی مخالفت کی تھی۔

حالات کے پیش نظر، چیف منسٹر فڑنویس سے توقع ہے کہ وہ کم از کم آئندہ بجٹ تک فینانس پورٹ فولیو کو برقرار رکھیں گے، ذرائع سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اسے کسی ناتجربہ کار لیڈر کے حوالے نہیں کیا جائے گا۔ متعدد پورٹ فولیوز متاثر ہوئے۔ محکمہ خزانہ کے علاوہ اجیت پوار چار اضافی قلمدان بھی سنبھال رہے تھے اور دو اضلاع کے سرپرست وزیر کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ ان کی ناگہانی موت کے بعد ان محکموں میں انتظامی کام بھی متاثر ہوا ہے۔ اجیت پوار محکمہ ایکسائز کے انچارج تھے، جو ریاستی حکومت کے سب سے اہم ریونیو پیدا کرنے والے محکموں میں سے ایک ہے۔ اس کے علاوہ سابق وزیر مانیکراؤ کوکاٹے کو سزا سنائے جانے کے بعد اجیت پوار کو محکمہ کھیل اور یوتھ ویلفیئر، اقلیتی ترقی کے محکمے اور محکمہ وقف کا اضافی چارج دیا گیا تھا۔ اجیت پوار کے پاس وسیع انتظامی تجربہ تھا، اور اس لیے، وزیر اعلیٰ فڈنویس اور حکمراں اتحاد کو ان اہم محکموں کی دوبارہ تقسیم کے دوران بہت محتاط اور اچھی طرح سے سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا ہوگا۔ پونے ضلع کی سیاست میں اجیت پوار کی بات کو حتمی سمجھا جاتا تھا، اور انہوں نے ضلع میں ترقیاتی کاموں کو تیز کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ دوسری طرف، دھننجے منڈے کے استعفیٰ کے بعد، اجیت پوار نے موثر طریقے سے بیڈ ضلع کا چارج بھی سنبھال لیا تھا۔ اب انتظامیہ کی گہری نظر ہے کہ ان دونوں حساس اور سیاسی لحاظ سے اہم اضلاع کو نئے سرپرست کب ملیں گے۔

’گھریلو تشدد ہندوستانی معاشرے کی ایک افسوسناک حقیقت ہے‘

بامبے ہائی کورٹ نے بہو کے خلاف ظلم کے معاملے میں پونے کے بااثر جوڑے کو پیشگی ضمانت سے انکار کر دیا

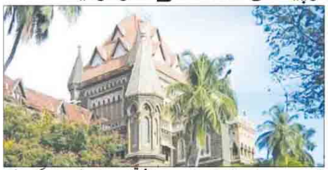

ممبئی: اس بات کا مشاہدہ کرتے ہوئے کہ گھریلو تشدد "ہندوستانی معاشرے کی ایک افسوسناک حقیقت" بنی ہوئی ہے، بمبئی ہائی کورٹ نے سیاسی طور پر جڑے ایک جوڑے کو پیشگی ضمانت دینے سے انکار کر دیا ہے جس پر ظلم، حملہ اور اپنی بہو کو قتل کرنے کی دھمکی دینے کا الزام ہے۔ عدالت نے کہا کہ درخواست دہندگان۔ انل کسان لوکھنڈے اور سوورنا انل لوکھنڈے۔ حکمران جماعتوں سے وابستہ "بہت بااثر افراد" ہیں اور انہیں گرفتاری سے تحفظ فراہم کرنے کا کوئی مقدمہ نہیں بنایا گیا۔

جسٹس مادھو جے جمدار نے 21 جنوری کو اس جوڑے کی طرف سے دائر پیشگی ضمانت کی عرضی کو مسترد کر دیا، جن پر پونے پولیس نے تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی دفعات کے تحت ظلم اور دیگر جرائم کا مقدمہ درج کیا تھا۔ ان کے بیٹے آدتیہ پر بھی اس جرم کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ گھریلو تشدد کے شکار افراد کو درپیش سماجی حقائق پر سخت مشاہدہ کرتے ہوئے، عدالت نے نوٹ کیا کہ "گھریلو تشدد کے بہت سے متاثرین، اپنی زندگی کو شدید خطرات کا سامنا کرنے کے باوجود، ازدواجی تعلقات کو جاری رکھتے ہیں"۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ "آرتھوڈوکس ماحول کی وجہ سے، اگر وہ شوہر کے خاندان سے الگ ہوجاتی ہیں یا طلاق لے لیتی ہیں تو انہیں سماجی بدنامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے"۔ بہو نے شکایت درج کراتے ہوئے الزام لگایا کہ شادی کے وقت اس بات پر اتفاق ہوا تھا کہ اس کے گھر والے 30 تولے (300 گرام) سونا دیں گے۔ تاہم، اس نے دعویٰ کیا کہ درخواست دہندگان نے بعد میں 100 تولے (1000 گرام) سونا اور مرسڈیز جی ویگن کار کا جہیز کے طور پر مطالبہ کیا۔ سینئر وکیل گریش کلکرنی، جنہیں عدالت کی معاونت کے لیے امیکس کیوری کے طور پر مقرر کیا گیا تھا، نے دلیل دی کہ درخواست گزاروں کی حراست میں پوچھ گچھ غیر ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ حوالات محض بیانات ریکارڈ کرنے اور سونے اور چاندی کے زیورات، ایک پستول اور ایک ٹویوٹا فارچیونر کار برآمد کرنے کے لیے مانگے جا رہے ہیں۔ کلکرنی نے نشاندہی کی کہ گاڑی پہلے سے ہی پولیس کے پاس تھی اور پستول خود سپرد کر دیا گیا تھا، جس کی بازیافت بہت کم رہ گئی تھی۔ انہوں نے یہ بھی دلیل دی کہ ایف آئی آر میں مخصوص تفصیلات کے بغیر صرف زیورات اور گیجٹس کے مبہم حوالہ جات شامل ہیں۔ سینئر ایڈوکیٹ راجیو چوان، ملزمین کی طرف سے پیش ہوئے، انہوں نے استدلال کیا کہ وہ تحقیقات میں شامل ہوئے ہیں، مکمل تعاون کیا ہے اور ان کے فرار ہونے کا امکان نہیں ہے، اس لیے وہ گرفتاری سے تحفظ کے مستحق ہیں۔ شکایت کنندہ کے وکیل سوربھی اگروال نے اس درخواست کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ خاتون جون 2025 سے "بے رحمی سے حملہ" کرنے کے بعد اپنے والدین کے ساتھ رہ رہی تھی۔ اس نے کہا کہ شکایت کنندہ کے بھائی نے اسے ایک کمرے میں مبینہ طور پر بند کرنے کے بعد بچایا تھا۔ اگروال نے مزید کہا کہ سسر، ایک شوگر فیکٹری کے ڈائریکٹر، حکمران جماعت کے قریبی سیاستدان تھے اور انہوں نے خاتون کو دھمکی دینے کے لیے پستول کا غلط استعمال کیا تھا۔ عدالت نے مادی شواہد کا حوالہ دیا۔ عدالت نے مشاہدہ کیا کہ "سخت اور سنگین ایذا رسانی، بدسلوکی، حملوں اور یہاں تک کہ جان کے لیے شدید خطرہ کا سامنا کرنے کے باوجود، شکایت کنندہ اپنی شادی کو بچانا چاہتی تھی"، اور کہا کہ "کسی حد تک تخیل سے" اس کا طرز عمل جھوٹی ایف آئی آر کی نشاندہی کر سکتا ہے۔ جسٹس جمدار نے یہ بھی نوٹ کیا کہ ریکارڈ پر رکھے گئے تفتیشی کاغذات "واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ ایف آئی آر میں لگائے گئے الزامات کی حمایت کے لیے مواد موجود ہے"۔

ممبئی کے ملاڈ ایسٹ میں جین مندر روڈ - ججا ماتا ودیا مندر کے حصے کو 3 ماہ کے لیے ’نو پارکنگ زون‘ قرار دیا گیا ہے

ممبئی: ممبئی ٹریفک پولیس نے ملاڈ ایسٹ کے کرار پولیس اسٹیشن کی حدود میں جین مندر روڈ اور جیجا ماتا ودیا مندر کے درمیان سڑک کو ٹریفک کی بھیڑ اور عوامی حفاظت کے خدشات کا حوالہ دیتے ہوئے تین ماہ کے لیے دونوں طرف ’نو پارکنگ زون‘ قرار دیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر آف پولیس (ٹریفک)، مغربی مضافاتی علاقوں کی طرف سے جاری کردہ ایک عارضی نوٹیفکیشن کے مطابق، سڑک انتہائی تنگ ہے اور اس کے دونوں طرف غیر مجاز پارکنگ دیکھی جا رہی ہے، جس کی وجہ سے علاقے میں ٹریفک میں اکثر رکاوٹیں اور بھیڑ ہوتی ہے۔ پولیس نے کہا کہ رہائشیوں سے رات کے اوقات میں غیر قانونی سرگرمیوں کے بارے میں بھی شکایات موصول ہوئی ہیں جن میں سڑک پر غیر قانونی طور پر کھڑی گاڑیاں شامل ہیں۔ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ "شہریوں کو ہونے والی تکلیف کو کم کرنے، عوامی تحفظ کو یقینی بنانے اور ٹریفک کے ہموار ضابطے کو آسان بنانے کے لیے، مذکورہ سڑک کو نو پارکنگ زون قرار دینا ضروری ہو گیا ہے۔" پولیس نے کہا کہ حکم جاری ہونے کی تاریخ سے تین ماہ تک یہ پابندی نافذ رہے گی، اور پابندی کی خلاف ورزی کرنے والی گاڑیوں کو موٹر وہیکل ایکٹ، 1988 اور اس کے تحت بنائے گئے قوانین کے تحت کارروائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ پولیس نے گاڑی چلانے والوں سے اپیل کی ہے کہ وہ پابندیوں پر سختی سے عمل کریں اور ٹریفک کے موثر انتظام کے لیے حکام کے ساتھ تعاون کریں۔ ٹریفک کی بھیڑ کو کم کرنے اور حادثات کو روکنے کے مقصد سے ایک اقدام میں، ممبئی ٹریفک پولیس نے ایک عارضی نوٹیفکیشن جاری کیا ہے جس میں بوریولی ایسٹ میں کئی تنگ سڑکوں پر بھاری گاڑیوں اور پانی کے ٹینکروں کے داخلے پر پابندی ہے۔ ڈپٹی کمشنر آف پولیس (ٹریفک)، مغربی مضافات، اجیت بورہدے کی طرف سے بدھ کو جاری کردہ نوٹیفکیشن، 28 اپریل تک تین ماہ کے لیے آزمائشی بنیادوں پر نافذ رہے گا۔

ممبئی میں مانسون سے پہلے ودیا وہار فلائی اوور کا کام مکمل ہو جائے گا

25 جون 2026 تک کھلنے کی امید ہے: ممبئی میونسپل کارپوریشن

ممبئی: برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے عہدیداروں نے بتایا کہ شہر کے مشرقی اور مغربی حصوں کو جوڑنے والے ودیا وہار فلائی اوور پر کام 25 جون 2026 تک مکمل کرنے کا منصوبہ ہے۔ ایک سرکاری بیان کے مطابق، فلائی اوور بی ایم سی کے این وارڈ کی حدود میں ودیا وہار اسٹیشن پر ریلوے پٹریوں کے اوپر بنایا جا رہا ہے۔ یہ مشرقی جانب رام چندر چیمبورکر مارگ کو مغربی جانب لال بہادر شاستری (LBS) مارگ سے جوڑے گا۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) ابھجیت بنگر نے جمعرات 29 جنوری 2026 کو کام کی پیشرفت کا جائزہ لینے کے لیے تعمیراتی سائٹ کا دورہ کیا۔ معائنہ کے دوران انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ کام کو تیز کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام اہم سرگرمیاں مانسون سے پہلے مکمل کر لی جائیں۔ منصوبے کے مطابق، فلائی اوور کے مشرقی جانب کے تمام کام 28 فروری 2026 تک مکمل کر لیے جائیں گے۔ بیان میں کہا گیا کہ سڑک کی سرفیسنگ جیسے کاموں کو مکمل کرنے کے بعد پورے منصوبے کو 25 جون 2026 تک مکمل کرنے کا ہدف ہے۔ دولین کا ڈھانچہ جس کی کل لمبائی تقریباً 650 میٹر ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ودیا وہار فلائی اوور دولین کا ڈھانچہ ہے جس کی کل لمبائی تقریباً 650 میٹر ہے۔ اس میں ریلوے پٹریوں پر 100 میٹر لمبا پل، مشرقی جانب 220 میٹر اپروچ روڈ اور مغربی جانب 330 میٹر اپروچ روڈ شامل ہے۔ اس پروجیکٹ میں فلائی اوور سے ودیا وہار ریلوے اسٹیشن کے فٹ پاتھ تک رسائی کے نئے راستے بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ٹکٹ کاؤنٹر، اسٹیشن ماسٹر کا دفتر اور ریلوے ایریا کے اندر سیڑھیوں کی تعمیر نو کی گئی ہے۔ اسٹیشن کی سیڑھیوں سے سروس روڈ تک پیدل چلنے والوں کی رسائی بھی فراہم کی جا رہی ہے۔ مشرقی جانب کام آخری مراحل میں ہے۔ بنگر نے کہا کہ مشرقی جانب کام آخری مرحلے میں ہے۔ ٹھوس اپروچ روڈ اور پورے پل کی سرفیسنگ فروری 2026 کے آخر تک مکمل ہو جائے گی۔ انہوں نے عہدیداروں سے کہا کہ ڈیڈ لائن کو پورا کرنے کے لیے مرحلہ وار کام کا شیڈول تیار کریں، سرکاری بیان میں کہا گیا۔ ٹریفک کا رخ ایک چیلنج بنی ہوئی ہے۔ مغربی جانب چھ ستون پہلے ہی مکمل ہو چکے ہیں۔ بقیہ چار ستونوں، پلوں کے اسپین اور اپروچ سڑکوں کی تعمیر کا کام ابھی باقی ہے۔ اس مرحلے کے دوران ٹریفک کا رخ موڑنا ایک بڑا چیلنج ہے۔

بزرگ خاتون سے 3.5 لاکھ روپے کے زیورات چرانے کے الزام میں دو افراد کو گرفتار

ممبئی: پالگھر پولیس نے دو افراد کو ایک بزرگ شہری خاتون سے پالش کرنے کا وعدہ کر کے 5.3 لاکھ روپے کے سونے کے زیورات چرانے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس یتیش دیش مکھ نے بتایا کہ ملزم جو کہ فوڈ اسٹال چلاتا ہے، ہانسی دیوی کندن سنگھ روتیلا (73) سے اس وقت رابطہ کیا جب وہ مکر سنکرانتی کے موقع پر بوئیسر سبزی منڈی میں خریداری کر رہی تھی۔ پولیس نے بتایا کہ ملزمان نے سونے کے زیورات پالش کرنے کا دعویٰ کیا۔ روتیلا ان کی چال میں گر گئی اور اپنی سونے کی چین اور چار سونے کی چوڑیاں حوالے کر دیں۔

افسر نے بتایا کہ ملزم نے مبینہ طور پر زیورات کو پالش کرنے کا ڈرامہ کیا اور رومال میں بندھا بنڈل واپس کر دیا۔ تاہم، جب خاتون نے گھر واپس آنے کے بعد بنڈل کو کھولا، تو اس نے دیکھا کہ اندر صرف کاغذ کی چادریں تھیں۔ دیشمکھ نے کہا کہ ان کی شکایت کی بنیاد پر بوئیسر پولس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا اور ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم تشکیل دی گئی۔ پولیس نے خفیہ معلومات اور تکنیکی تجزیہ کی بنیاد پر دھیرج عرف پاپا راجا رام راٹھوڑ (40) اور دنیش ہیرالال سولنکی (42) کو زیرو کر لیا۔ چند گھنٹوں کے بعد پولیس ملزمان کا سراغ لگانے میں کامیاب ہوگئی اور منگل کو دونوں کو گرفتار کر لیا۔ دونوں کی گرفتاری کے بعد، پولیس شکایت کنندہ کے سونے کے زیورات بھی برآمد کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ دیشمکھ نے کہا کہ راٹھوڑ کے خلاف ممبئی اور نوی ممبئی میں دھوکہ دہی کے متعدد مقدمات درج ہیں، جب کہ سولنکی بھی ایک بار بار مجرم ہے، انہوں نے مزید کہا کہ بوئیسر پولیس مزید تفتیش کر رہی ہے۔

ابوسالم کو 4 دن کی پیرول دینے کیلئے بامبے ہائی کورٹ تیار

ممبئی: بامبے ہائی کورٹ نے 1993 کے ممبئی بم دھماکوں کے مجرم گینگسٹر ابو سالم کو چار دن کی پیرول دینے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ اس پیرول کو پولیس تحفظ فراہم کیا جائے گا۔ سلیم نے اپنے بھائی کی آخری رسومات اور دیگر مذہبی تقریبات میں شرکت کے لیے پیرول کی درخواست کی تھی۔ ابو سالم ناسک سینٹرل جیل میں بند ہے۔ ابو سالم اس وقت ناسک سینٹرل جیل میں بند ہے۔ 18 دسمبر کو، اس نے اپنے بھائی ابو حکیم انصاری کے جنازے، 40 ویں دن کے بھوگ، قرآن خوانی اور دیگر مذہبی رسومات میں شرکت کے لیے ہنگامی پیرول کے لیے ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی۔ ان کے بھائی کا 14 نومبر کو انتقال ہو گیا۔ جیل انتظامیہ نے اس سے قبل 20 نومبر کو اس کی درخواست مسترد کر دی تھی، یہ کہتے ہوئے کہ ابو سالم نے جو ضمانت جمع کرائی تھی وہ درست نہیں تھی۔ اس کے بعد سلیم نے ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس سے رابطہ کیا۔ 5 دسمبر کو جیل کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل نے جیل حکام کو اسے دو دن کی پیرول دینے کی ہدایت کی۔ یہ پیرول پولیس کے تحفظ اور سخت شرائط کے ساتھ تھا۔ ابو سالم کو کسی سے ملنے یا باہر کا کھانا کھانے سے منع کیا گیا تھا۔ ابو سالم نے ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ اس دو دن کی پیرول کی شرائط کو چیلنج کرتے ہوئے سالم نے ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ ابو سالم نے دلیل دی کہ وہ دو دہائیوں سے جیل میں ہے اور اس کے پاس آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اس لیے وہ پولیس کی حفاظت کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ 13 جنوری کو سماعت کے دوران عدالت نے ریاستی حکومت سے پوچھا کہ سلیم کو بغیر سیکورٹی کے پیرول پر رہا کیوں نہیں کیا جا سکتا؟ عدالت نے یہ بھی پوچھا کہ سلیم کو اپنی سیکورٹی کے لیے کتنا بوجھ اٹھانا پڑے گا۔ ابو سالم کو اپنی سیکورٹی کا خرچ خود برداشت کرنا پڑے گا۔ ریاستی حکومت نے اتر پردیش پولیس کی ایک رپورٹ کا حوالہ دیا۔ رپورٹ کے مطابق ابو سالم کا آبائی گاؤں سرائے میر ایک حساس علاقہ ہے۔ یہ اتر پردیش کے اعظم گڑھ ضلع میں واقع ہے۔ حکومت نے کہا کہ سلیم کو اس کے گاؤں میں رہا کرنے سے امن میں خلل پڑ سکتا ہے۔ تاہم، حکومت اسے چار دن کی پیرول دینے پر آمادہ تھی، لیکن ابو سالم کو اپنی سیکیورٹی کے اخراجات برداشت کرنا ہوں گے۔ بدھ کو عدالت نے ابو سالم کو بتایا کہ وہ اسے چار دن کی پیرول دینے کے حق میں ہے۔ اس پیرول میں سفر کا وقت شامل نہیں ہوگا اور اس میں پولیس کی حفاظت شامل ہوگی۔ سلیم کو اپنی حفاظت کا خرچ خود برداشت کرنا پڑے گا۔

معذوری کے سرٹیفکیٹ کے فیصد میں گھپلہ، 16 ملازمین براہ راست معطل

جلگاؤں: جلگاؤں میں اب تک ضلع پریشد کے 16 ملازمین کو معذوری سرٹیفکیٹ کے فیصد میں تضاد کی وجہ سے معطل کیا گیا ہے۔ چیف ایگزیکٹیو آفیسر منل کرنوال نے بتایا کہ اب ملازم کی پہلے اندرونی طور پر تفتیش کی جائے گی اور پھر براہ راست برطرف یا دیگر تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ ضلع پریشد کی جانب سے معذوری کے سرٹیفکیٹ کا فائدہ اٹھا کر ملازمت کرنے والے ملازمین کی جانچ کی جا رہی ہے۔ بغیر سرٹیفکیٹ کے ملازمین کو معذور سمجھ کر مراعات دی گئیں تو اعلیٰ افسران کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی۔ بتایا گیا ہے کہ ملازمین نے 40 فیصد سے زائد معذور ہونے کا سرٹیفکیٹ دکھا کر ملازمت کے فوائد حاصل کیے ہیں۔ شکایت کرنے والے ملازمین کے طبی معائنے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ صرف 3 سے 4 فیصد ملازمین ہی اصل میں معذور ہیں۔

مہاراشٹر طیارہ حادثہ:

دہلی میں پائلٹ بیٹی کی شادی کی تیاری کر رہے خاندان میں ماتم

ممبئی: قومی راجدھانی دہلی کے صفدر جنگ انکلیو میں بدھ کے روز گہری اداسی کا ماحول دیکھا گیا۔ کیپٹن شامبھوی پاٹھک کے گھر کے باہر سناٹا پسرا ہوا تھا اور تعزیت کے لیے لوگوں کا سلسلہ جاری تھا۔ جس ماں کی آنکھوں میں بیٹی کی شادی کے خواب تھے، وہی ماں اب مہاراشٹر کے بارامتی میں ہوئے طیارہ حادثے میں بیٹی کو کھونے کے غم سے نڈھال ہے۔ تقریباً 25 سالہ شامبھوی پاٹھک مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کو لے جا رہے وی ایس آر وینچرز کے لیئرجیٹ 45 طیارہ کے پائلٹ عملے میں شامل تھی۔ یہ طیارہ بدھ کے روز ممبئی سے اڑان بھرنے کے بعد اپنی مقررہ لینڈنگ سے چند منٹ قبل حادثے کا شکار ہو گیا تھا۔ اس حادثے میں شامبھوی سمیت 5 لوگوں کی موت ہو گئی۔ دہلی واقع شامبھوی کے گھر میں اس کی والدہ، جو ایئر فورس بال بھارتی اسکول میں ٹیچر ہیں، کا رو رو کر برا حال ہے۔ متوفیہ کے والد جو ریٹائرڈ آرمی پائلٹ ہیں، حادثے کی اطلاع ملتے ہی پونے کے لیے روانہ ہو گئے۔ والدین اپنی بیٹی کی شادی کی تیاریاں کر رہے تھے۔ مقامی لوگوں کے مطابق خاندان نے پہلے ہی اس موضوع پر بات چیت شروع کر دی تھی۔ شامبھوی کا چھوٹا بھائی تقریباً 22 سال کا ہے اور وہ بحریہ میں خدمات انجام دے رہا ہے۔ ’آج تک‘ کی رپورٹ کے مطابق پڑوس میں بیوٹی پارلر چلانے والی شلپی نے شامبھوی کو یاد کرتے ہوئے بتایا کہ وہ بے حد سادہ، پرسکون اور خوش مزاج تھی۔ وہ آخری بار تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل پارلر آئی تھی۔ شلپی نے کہا کہ شامبھوی کی ماں ان کے لیے رشتہ تلاش رہی تھیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے شامبھوی کو اپنے بیٹے کے لیے بھی سوچا تھا جو کینیڈا میں رہتا ہے۔ اگرچہ بات آگے نہیں بڑھی لیکن خاندان کے ساتھ ان کا جذباتی تعلق برقرار رہا۔ علاقے میں گزشتہ 4 دہائی سے سکیورٹی گارڈ کی نوکری کر رہے جتیندر نے بتایا کہ شامبھوی جب بھی انہیں دیکھتی تھی، نمستے ضرور کرتی تھی۔ خاندان ہر ایک کے ساتھ احترام سے پیش آتا ہے اور کمیونٹی تقریبات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے۔ ایک دیگر شخص، جو پچھلے ایک سال سے ان کے والد کی کار دھوتا تھا، نے بھی شامبھوی کو ایک اچھی، مہربان اور حساس لڑکی بتایا۔ شامبھوی سال 2022 سے وی ایس آر وینچرز کے ساتھ فرسٹ آفیسر کے طور پر وابستہ ہوئی تھی۔ انہوں نے ایئر فورس بال بھارتی اسکول میں تعلیم حاصل کی تھی۔ اس کے بعد نیوزی لینڈ میں پرواز کی تربیت لے کر کمرشل پائلٹ کا لائسنس حاصل کیا۔ انہوں نے ممبئی یونیورسٹی سے ایروناٹکس میں بی ایس سی کی پڑھائی بھی مکمل کی تھی۔ ان کے پاس فروزن اے ٹی پی ایل سمیت کئی ایوی ایشن سرٹیفکیشن تھے۔ پڑوسیوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے شامبھوی کی محنت اور ترقی دیکھی تھی۔ ان کے اچانک انتقال نے پورے علاقے کو گہرے صدمے میں مبتلا کر دیا ہے۔ یہ صرف ایک خاندان کا نہیں بلکہ پورے سماج کا خسارہ ہے۔

محمد ہارون سنجر میموریل ٹرافی پر بادشاہ الیون کا قبضہ

دینو کامبلے کی شاندار نصف سنچری، اے ایس فائٹر ہدف حاصل کرنے میں ناکام

ممبئی: محمد ہارون سنجر، غلام احمد خان آرز و کرکٹ ٹورنامنٹ کا فائنل میچ بادشاہ الیون اور مقامی اے ایس فائٹر کے درمیان کھیلا گیا جس میں بادشاہ الیون نے 33 رنز سے اے ایس فائٹر کو شکست فاش دے کر 47 ویں سیزن کا خطاب اپنے نام کر لیا۔ فائنل میچ میں بادشاہ الیون نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے دینو کامبلے کی دھواں دار بیٹنگ کی بدولت 5 اوورز میں 78 رنز بنا کر مقامی اے ایس فائٹر کو پہاڑ جیسا ہدف دیا۔ دینو کامبلے نے اپنی اننگز میں چوکوں چھکوں کی بارش کرتے ہوئے 19 ویں گیند پر چھکا لگا کر اپنی نصف سنچری مکمل کی اور 58 رنز ناٹ آؤٹ بنائے۔ اے ایس فائٹر کی ٹیم اپنے بہترین بیٹنگ لائن اپ کے باوجود 79 رنز کا ہدف حاصل کرنے میں مشکلات کا شکار رہی اور 5 اوورز میں صرف 45 رنز بنا سکی، جس کے باعث اسے فائنل میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ جس کے بعد سیمی فائنل اور کوارٹر فائنل تک پہنچنے والی ٹیموں کو بھی انعامات سے نوازا گیا۔ خاص بات یہ رہی کہ ٹورنامنٹ کے سیمی فائنل اور فائنل میچوں میں چوکے چھکے لگانے والے بلے بازوں اور سب سے تیز گیند بازی کرنے والے مقامی باؤلر بلال کو چیتا کیمپ کے سابق تیز گیند باز اور کسٹمز ڈپارٹمنٹ کے اسسٹنٹ کمشنر پلینی ویل کی جانب سے نقد انعام دیا گیا۔ اس پروگرام میں مہمانِ خصوصی کے طور پر مقامی ایم پی انل دیسائی، سابق وزیر نواب ملک، ایم ایل اے ثنا ملک، ٹرامبے پولیس اسٹیشن کی سینئر انسپکٹر شروتا نیملیکر، کارپوریشن میں کانگریس کے گروپ لیڈر اشرف اعظمی، شیوسینا لیڈر ساجد سپاری والا، اے آئی ایم آئی ایم کے مقامی کارپوریٹر کے شوہر راجو بھائی، سائی ہاسپٹل کے ڈائریکٹر ڈاکٹر عابد، مشہور شاعر ڈاکٹر قاسم امام، ہندوستان ڈیلی کے مالک سرفراز آرزو، نذیف آرزو، یو این آئی کے اعجاز انصاری، سماجی کارکن پروین شاہ، ایڈووکیٹ فرحین، اور دیگر مقامی سیاسی و سماجی شخصیات نے شرکت کی اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کیے۔ ٹورنامنٹ کے شاندار انعقاد پر تمام معزز شخصیات نے آرگنائزر جمال سنجر، جلال سنجر، ابوبکر سنجر اور ان کے معاونین کو چیتا کیمپ میں کھیلوں کو فروغ دینے اور نوجوان نسل کو مثبت راہ دینے پر مبارکباد پیش کی۔ آخر میں جلال سنجر نے سنجر خاندان کی جانب سے ٹورنامنٹ میں شرکت کرنے والی تمام ٹیموں، مہمانوں اور خاص طور پر چیتا کیمپ کے عوام کا شکریہ ادا کیا اور آئندہ بھی کھیلوں کے ساتھ ساتھ تعلیم کے میدان میں کام جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا۔

ابتدائی گراوٹ سے سنبھلا شیئر بازار
نجی بینک اور دھاتوں کی کمپنیوں میں تیزی

ممبئی (یو این آئی) گھریلو شیئر بازاروں میں جمعرات کو 982 پوائنٹس کا بڑا اتار چڑھاؤ دیکھا گیا اور ابتدائی گراوٹ سے سنبھل کر اہم اشاریے بالآخر سبز نشان میں بند ہوئے۔ بی ایس ای کا سینسیکس 221.69 پوائنٹس (0.27 فیصد) بڑھ کر 82,566.37 پوائنٹس پر پہنچ گیا۔ نیشنل اسٹاک ایکسچینج کا نفٹی-50 اشاریہ بھی 76.15 پوائنٹس یعنی 0.30 فیصد کے اضافے کے بعد 25,418.90 پوائنٹس رہا۔ سینسیکس 24 پوائنٹس کے اضافے کے ساتھ کھلا اور کھلتے ہی سرخ نشان میں چلا گیا۔ تاہم پارلیمنٹ میں مالی سال 2025-26 کا اقتصادی سروے پیش ہونے کے بعد بازار میں تیزی لوٹ آئی۔ ایک وقت یہ 637 پوائنٹس گر کر نیچے 81,707.94 پوائنٹس تک اتر گیا تھا۔ بعد میں یہ 82,689.96 پوائنٹس تک بھی چڑھا۔ درمیانی اور چھوٹی کمپنیوں میں بھی تیزی رہی۔ نفٹی مڈکیپ-50 اشاریہ اور اسمال کیپ 100 اشاریوں میں 0.20 فیصد کی یکساں مضبوطی درج کی گئی۔ دھات، نجی بینکنگ، ریئلٹی اور تیل و گیس شعبوں کی کمپنیوں میں خریداری کا زور رہا۔ وہیں، ایف ایم سی جی، آئی ٹی، آٹو، فارما، سرکاری بینکوں، صحت، پائیدار صارفین کی مصنوعات اور کیمیکل گروپ کی کمپنیوں میں فروخت کا دباؤ رہا۔ سینسیکس کی کمپنیوں میں ٹاٹا اسٹیل کا شیئر تقریباً ساڑھے چار فیصد بڑھ گیا۔

لاڈکی بہین یوجنا

قسط نہ ملنے پر آنگن واڑی کارکنوں سے رابطہ کرنے کی اپیل

ممبئی: ریاستی حکومت نے اسمبلی انتخابات سے ٹھیک پہلے لاڈکی بہین اسکیم متعارف کرائی تھی۔ اس اسکیم سے مہایوتی کو براہ راست فائدہ ہوا اور ریاست کی بہنوں نے حکومت کو بہت پیار دیا۔ مہایوتی نے حکومت کو بھاری ووٹ دیا اور مہایوتی نے دوسری بار حکومت بنائی۔ ہر ماہ لاڈکی بہین بہنوں کو حکومت کی طرف سے 1500 روپے دیئے جاتے ہیں۔ یہ رقم براہ راست خواتین کے بینک کھاتوں میں آتی ہے۔ انتخابات کے دوران حکومت نے لاڈکی بہین بہنوں کو 1500 روپے اور پھر 2100 روپے دینے پر رضامندی ظاہر کی تھی تاہم لاڈکی بہین سکیم کی قسط 2100 روپے تک نہیں کی گئی۔ بلدیاتی انتخابات کے پس منظر میں لاڈکی بہین بہنوں کو قسط ملنے میں تاخیر ہوئی۔ چند روز قبل لاڈکی بہین سکیم کی قسط خواتین بنک میں جمع کرائی گئی۔ تاہم کچھ خواتین یہ قسط نہ ملنے کی وجہ سے ناراض ہیں۔ KYC اپڈیٹ کی وجہ سے بہت سی خواتین کو اس ماہ لاڈکی بہین اسکیم کی قسط نہیں ملی ہے۔ اس دوران حکومت نے عزیز بہنوں سے آنگن واڑی ورکرس سے رابطہ کرنے کی اپیل کی ہے۔ کے وائی سی کرنے کے باوجود خواتین کو دسمبر کے مہینے کی قسط نہیں ملی ہے۔ اب جن خواتین کو KYC کی وجہ سے فوائد نہیں ملے ہیں ان کی اصل تصدیق کی جائے گی۔ تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق، KYC کی وجہ سے 30,918 خواتین اپنے فوائد سے محروم ہو چکی ہیں۔ 31 جنوری تک کے وائی سی کی وجہ سے جن خواتین کے فوائد ختم ہو چکے ہیں ان سے آنگن واڑی کارکنوں سے رابطہ کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق ان 30,918 خواتین میں سے 921,22 دیہی علاقوں سے ہیں۔ ان کے آدھار کارڈ کی ایک کاپی اور ایک خود ساختہ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ہوگا۔ اس کے بعد خواتین کو لاڈکی باہنی کی قسط ملے گی۔ اس ماہ کچھ خواتین کو لاڈکی باہنی کی قسط نہ ملنے پر غصہ آیا۔ پہلے کہا گیا تھا کہ انہیں ای-کے وائی سی کیے بغیر لاڈکی باہنی یوجنا کی قسط نہیں ملے گی۔ تاہم کچھ خواتین کا کہنا ہے کہ کے وائی سی کرنے کے بعد بھی ہمیں لاڈکی باہنی یوجنا کی قسط نہیں ملی۔ اب انہیں آدھار کارڈ کی کاپی اور خود اعلان کردہ سرٹیفکیٹ کی تصدیق کروانا ہوگی۔

ایک علیحدہ مغربی ریاست کا قیام وقت کی اہم ترین ضرورت ہے

اتر پردیش کو چار حصوں میں تقسیم کیا جائے : بھگت سنگھ ورما

دیوبند (عارف عثمانی) دیوبند کے گنگداس پور جٹ میں ایک میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے مغربی پردیش مکتی مورچہ اور بھارتیہ کسان یونین کے قومی صدر بھگت سنگھ ورما نے کہا کہ اتر پردیش نہ صرف ملک کی بلکہ دنیا کی سب سے بڑی ریاست ہے۔ صرف چار ممالک، ہندوستان، چین، امریکہ، اور انڈونیشیا آبادی کے لحاظ سے اتر پردیش سے بڑے ہیں۔ باقی 193 ممالک اتر پردیش سے چھوٹے ہیں۔ USA کی آبادی 350 ملین ہے اور اس کی 50 ریاستیں ہیں۔ چھوٹی ریاستوں کا قیام ہی قومی ترقی کے حصول کا واحد راستہ ہے۔ قومی صدر بھگت سنگھ ورما نے کہا کہ چھوٹی ریاستیں ہریانہ، پنجاب، اتراکھنڈ، تلنگانہ، گوا اور جھارکھنڈ اس کی مثالیں ہیں۔ یہ چھوٹی ریاستیں تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، ترقی، روزگار اور فی کس سالانہ آمدنی میں اتر پردیش سے بہت آگے ہیں۔ اتر پردیش ایک بڑی ریاست ہونے کے باوجود، امن وامان کی تباہی ہے۔ پوری ریاست غربت، مہنگائی، بدعنوانی، غنڈہ گردی، بے روزگاری اور افراتفری کی لپیٹ میں ہے۔ بھگت سنگھ ورما نے کہا کہ مغربی اتر پردیش کے 26 اضلاع حکومت کی آمدنی میں 80 فیصد حصہ ڈالتے ہیں۔ اس کے باوجود مغربی اتر پردیش تعلیم اور صحت کے شعبوں میں پیچھے ہے۔ یہاں ایک بھی AIIMS، IIT، NIT، یا IIM نہیں ہے۔ بھگت سنگھ ورما نے کہا کہ 45 سال سے مغربی اتر پردیش کے وکلاء میرٹھ میں ہائی کورٹ کی بینچ کے لیے لڑ رہے ہیں۔ اس کے باوجود میرٹھ میں آج تک ہائی کورٹ کی بینچ قائم نہیں کی گئی جو کہ یہاں کے 8 کروڑ لوگوں کے ساتھ کھلی ناانصافی ہے۔ مہاراشٹر، اتر پردیش سے چھوٹی ریاست میں ہائی کورٹ کے چار بینچ ہیں، اور مدھیہ پردیش میں تین ہیں۔ پوروانچل کی سیاست اور دہلی کے لوٹینز زون کے لیڈر مغربی اتر پردیش کو نظر انداز کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ بھگت سنگھ ورما نے وزیر اعظم نریندر مودی سے مطالبہ کیا کہ شروع ہونے والے بجٹ اجلاس میں اتر پردیش کو چار حصوں میں تقسیم کرنے اور ایک الگ مغربی ریاست بنانے کی تجویز پاس کی جائے۔ ایک علیحدہ مغربی ریاست کا قیام وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ ایک علیحدہ مغربی ریاست کے قیام کے بعد، تعلیم اور طبی دیکھ بھال بین الاقوامی معیار کی اور سب کے لیے مفت ہوگی۔ میرٹھ کی راجدھانی اور ہائی کورٹ ہوگی۔ ایک آئی آئی ٹی اور ایک ایمس بھی فوری اثر سے قائم کیا جائے گا۔ تب ہی یہاں کے 8 کروڑ لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے، مغربی پردیش مکتی مورچہ کے ریاستی تنظیمی وزیر دھرم ویر چودھری نے کہا کہ کسانوں، مزدوروں، تاجروں، دکانداروں، نوجوانوں، طلباء، دانشوروں اور وکلاء کو الگ مغربی پردیش کے قیام کے لیے جدوجہد کرنے کے لیے آگے آنا چاہیے۔ میٹنگ کو موڈریٹ کرتے ہوئے ریاستی نائب صدر پنڈت نیرج کپل نے کہا کہ چھوٹی ریاست کی تشکیل سے تعلیم یافتہ بے روزگاروں کو روزگار ملے گا اور بڑی صنعتیں قائم ہوں گی۔ مغربی پردیش نہ صرف ملک بلکہ دنیا کی سب سے ترقی یافتہ ریاست بن جائے گی۔ میٹنگ کو ریاستی سکریٹری رشی پال گرجر، ریاستی میڈیا انچارج دشینت سنگھ، ڈویژنل نائب صدر سردار گلویندر سنگھ بنٹی نے خطاب کیا۔ آکاش چودھری، اندراپال سنگھ برار، پردیپ برار، دیپک پونیا، سمرپال سنگھ، رویندر سنگھ گل، بھوپندر گل، پدما سنگھ، سچن پردھان، آزاد سنگھ، پپو، پرہلاد سنگھ، گرجیت سنگھ، رامویر سنگھ، سنت سنگھ گل، سوم سنگھ، ابھیشیک چودھری، سندیپ کمار، رامی کمار، سوم سنگھ اور دیگر شامل ہیں۔

گاؤں کی ہمہ گیر ترقی چاہتی ہے مرکزی حکومت: ایم ایل اے

وکست بھارت جی رام جی ایکٹ کے سلسلے میں مندھا پانڈے پروگرام کا انعقاد

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) کندرکی کے ایم ایل اے ٹھاکر رامویر سنگھ نے وکسیت بھارت جی رام جی ایکٹ کے سلسلے میں بلاک آڈیٹوریم، مندھا پانڈے میں منعقدہ میٹنگ میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ میٹنگ میں موجود گاؤں کے سربراہوں اور روزگار افسران کو ایکٹ کے بارے میں بتاتے ہوئے ایم ایل اے نے کہا کہ وزیر اعظم مودی کے ویژن کے مطابق، ہر گاؤں کو خود انحصار بنانے کے مقصد سے مرکزی حکومت نے وکسیت بھارت جی رام جی بل کو نافذ کیا ہے۔ ایم ایل نے کہا کہ وکسیت بھارت جی رام جی بل دیہات کی ہمہ گیر ترقی کے لیے ایک بہتر ایکشن پلان تیار کرنے کی بنیاد کے طور پر کام کرے گا۔ یہ بابائے قوم مہاتما گاندھی کے خود کفیل ہندوستان کی تعمیر کے خواب کو بھی پورا کرے گا۔ جی رام جی کے ذریعے، گرام پنچایتیں خود فیصلہ کریں گی اور گاؤں کی ترقی کے لیے کام کو نافذ کریں گی۔ مرکزی حکومت نے پچھلی منریگا اسکیم پر نظر ثانی کی ہے اور اسے مضبوط کیا ہے۔ اس سے ترقی یافتہ ہندوستان کے عزم کو پورا کرنے میں مدد ملے گی۔ مزدوروں کو شفاف طریقے سے اجرت ملے گی، مڈل مین کا کردار ختم کر دیا جائے گا۔ اس میں 100 کے بجائے 125 دن کا کام دیا گیا ہے۔ مزید برآں، مستقل ڈھانچوں کی تعمیر کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ ہر گرام پنچایت کو اس کے لیے بجٹ پاس کرنے کا بھی اختیار ہوگا۔ جی رام جی بل کے حوالے سے وسیع پیمانے پر پھیلی غلط فہمیوں اور الجھنوں کو دور کرتے ہوئے انہوں نے وضاحت کی کہ اس کے نفاذ سے فرضی مسٹر رولز کا رواج ختم ہو جائے گا۔ فائدہ اٹھانے والوں کے کھاتوں میں سات دنوں کے اندر اجرت ادا کر دی جائے گی، اور درخواست کے 15 دنوں کے اندر کام نہ ملنے پر بے روزگاری الاؤنس کا بھی انتظام ہے۔ رامویر سنگھ نے کہا کہ آپ کے ذریعے جی رام جی کے ترقی یافتہ ہندوستان کے وژن کے بارے میں درست معلومات ہر گاؤں تک پہنچنی چاہیے۔ میٹنگ میں بلاک چیف مندھا پانڈے ڈاکٹر نودیپ یادو، رام کشور لودھی، بی ڈی او اشوک کمار، اے ڈی او امریش یادو، ستیش پرجاپتی، بھانو پرتاپ، یوگیش تومر، ستیش سینی کے علاوہ گاؤں کے تمام سربراہان، پنچایت معاونین، اور روزگار افسران نے شرکت کی۔

یو جی سی قانون کے خلاف بی جے پی لیڈران نے کیا احتجاج

یو جی سی قانون سے تعلیمی اداروں کی خودمختاری متاثر ہوگی: ٹھاکر انل سنگھ

دیوبند (عارف عثمانی) یو جی سی قانون کی مخالفت میں بی جے پی لیڈر ٹھاکر انل سنگھ پنڈیر اپنے ساتھیوں کے ہمراہ سڑک پر اتر آئے اور انہوں نے سخت احتجاج کرتے ہوئے ایس ڈی ایم دیوبند کو ایک میمورنڈم دیا۔ تفصیل کے مطابق دیوبند میں یو جی سی قانون کو واپس لینے کے مطالبہ کو لے کر بی جے پی کے لیڈران اور سابق بلاک پرمکھ کے شوہر ٹھاکر انل سنگھ پنڈیر کی قیادت میں احتجاج کیا۔ اس دوران کارکنان اور ان کے حمایت کرنے والوں نے قانون کے خلاف نعرے بازی کرتے ہوئے اس کو عوام مخالف بتایا۔ احتجاج کے دوران ٹھاکر انل سنگھ پنڈیر نے کہا کہ یو جی سی قانون سے تعلیمی اداروں کی خودمختاری متاثر ہو رہی ہے جس کی وجہ سے تعلیمی نظام پر بھی اس کے منفی اثرات ظاہر ہوں گے۔ انہوں نے الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ یو جی سی کا نیا قانون طالب علموں اور اساتذہ دونوں کو غلط طریقہ سے متاثر کرے گا۔ اس لئے اس قانون کو کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ احتجاج کے بعد ٹھاکر انل سنگھ کی قیادت میں نمائندہ وفد نے دیوبند کے ایس ڈی ایم سے ملاقات کی اور انہیں میمورنڈم دیتے ہوئے مرکزی حکومت سے یو جی سی قانون کو فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ میمورنڈم میں بھی یہ وارننگ دی گئی ہے کہ اگر مطالبات پر جلد از جلد غور نہیں کیا گیا تو اس آندولن اور تحریک مزید تیز کیا جائے گا۔ اس موقع پر کئی بی جے پی کارکن اور مقامی لوگ موجود رہے جنہوں نے متحد ہو کر یو جی سی قانون کے خلاف اپنی آواز بلند کی۔

مدرسہ روضۃ القرآن میں عظیم الشان سالانہ انعامی اجلاس کا انعقاد

حفظ سے فارغ 9 اور ناظرہ قرآن کی تکمیل پر 23 بچوں کو انعامات سے نوازا گیا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) شہر کے تعلیمی و تربیتی ممتاز ادارے مدرسہ روضۃ القرآن حوض والی مسجد محلّہ لال باغ کا عظیم الشان سالانہ انعامی جلسہ گزشتہ روز منعقد ہوا، جس میں مہمان خصوصی نواسہ شیخ الاسلام حضرت مفتی سید محمد سلمان صاحب منصور پوری استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند و نائب امیر الہند و ناظم عمومی دینی تعلیمی بورڈ جمیعت العلماء ہند اور ناظم اعلی مدرسہ روضۃ القرآن مرادآباد موجود رہے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ اس پروگرام کی صدارت نائب شہر امام مفتی سید فہد علی نے فرمائی۔ اس مبارک موقع پر حفظ سے فارغ ہونے والے 9 اور ناظرہ قرآن کی تکمیل پر 23 بچوں کو انعامات سے نوازا گیا اور ان کے روشن مستقبل کی دعا کی گئی۔ قاری نفیس الرحمٰن مہتمم مدرسہ ہذا کی زیر نگرانی منعقدہ اجلاس میں مولانا یحییٰ صاحب استاد مدرسہ شاہی مرادآباد نے قرآن کی اہمیت پر جامع خطاب کیا۔ پروگرام کے اختتام پر مولانا مفتی سید محمد سلمان صاحب منصور پوری نے نہایت مؤثر اور جامع خطاب فرمایا، جس میں قرآن کریم کے استحکام، بچوں کو محبت اور حکمت کے ساتھ پڑھانے، اساتذہ کی محنت کو والدین تک پہنچانے اور دینی نظام کو زمینی سطح پر مضبوط کرنے کے موضوعات پر تفصیلی رہنمائی فرمائی۔ اسی ضمن میں جمعیت علماء ہند کی تاریخی خدمات کا بھی تذکرہ فرمایا، بالخصوص حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ اور دور حاضر میں ملت اسلامیہ کے قائد مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب کی عظیم خدمات کو اجاگر کیا اور تمام سامعین کو مکاتب مدارس سے جڑ کر اپنے بچوں کو قرآن کی تعلیم سے وابستہ کرنے کی اور مضبوطی سے ایمان پر جمع رہنے کی تلقین کی۔ مہمان خصوصی کے بیان کے بعد درجہ حفظ سے فارغ ہونے والے 9 اور ناظرہ قرآن کی تکمیل پر 23 بچوں کو انعامات سے نوازا گیا۔ اجلاس میں مولانا عبدالمنان مدرسہ شاہی، مفتی محمد رضوان، قاری احمد علی، مفتی عبدالحق رسولپوری، مفتی محمد اجمل حیات العلوم پیرزادہ، مفتی محمد ابراہیم، مفتی ابوبکر صدیق منصور پوری، قاری غلام مصطفیٰ، قاری محمد سلمان، قاری محمد اعظم موجود رہے۔ آخر میں قاری نفیس الرحمٰن نے اعزازی ٹرافی مہمان خصوصی مولانا مفتی سید محمد سلمان منصور پوری، مفتی ابوبکر منصور پوری، مفتی سید فہد علی نائب امام شہر کو پیش کی۔ مفتی محمد سلمان منصور پوری کی ملک و ملت کی ترقی و سلامتی کی دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔ پروگرام میں مولانا محمد اسعد، مولانا محسن جمال، مفتی محمد دانش، حاجی محمد الیاس، ڈاکٹر محمد صادق، حاجی عبدالحفیظ خاں، محمد جنید، حاجی محمد شمیم، حاجی نسیم احمد صدیقی، مولانا یونس ندوی، مولانا محمد ابوبکر قاسمی، محمد سلیمان بیگ پروگرام میں شریک رہے۔ بارش کے باوجود اجلاس میں تشریف لانے والے سبھی حضرات کا قاری نفیس الرحمٰن مہتمم مدرسہ روضۃ القرآن نے اظہار تشکر کیا۔

مدنی آئی اسپتال دیوبند میں ایک روزہ فری کیمپ کا انعقاد

کیمپ میں 700 مریضوں کی جانچ کر کے مفت دوائیں و چشمے دیئے گئے: ڈاکٹر سفینہ تبسم

دیوبند (عارف عثمانی) مدنی آئی اسپتال دیوبند کی جانب سے شیخ الہند ہال کے احاطہ میں ایک روزہ فری آئی کیمپ منعقد کیا گیا، اس فری آئی کیمپ کا افتتاح جامعہ طبیہ دیوبند کے سرپرست ڈاکٹر انور سعید، عیدگاہ وقف دیوبند کے متولی محمد انس صدیقی، مسلم فنڈ کے منیجر سہیل صدیقی، ڈاکٹر ایس اے عزیز، مولانا دلشاد قاسمی، سید حارث، انجم عثمانی اور عدیل صدیقی نے مشترکہ طور پر کیا۔ اس خصوصی فری آئی کیمپ میں آئی اسپشلسٹ اور سرجن ڈاکٹر سفینہ تبسم، ڈاکٹر عذرا و دیگر ڈاکٹر وں نے آنکھوں کے مریضوں کی جانچ کی کیمپ میں آنے والے مریضوں کو مفت دوائیں دی گئیں اور چشمے تقسیم کئے گئے۔ آنکھوں کے پیچیدہ امراض میں مبتلاء مریضوں کو جانچ کے بعد آپریشن کا وقت دیا گیا۔ اس موقع پر جامعہ طبیہ دیوبند کے سرپرست ڈاکٹر انور سعید نے کہا کہ آنکھوں کے امراض اور بینائی کی کمزوری کو بروقت جانچ کرا کر روکا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے فری آئی کیمپ غریب اور بے سہارا مریضوں کے لئے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مدنی آئی اسپتال کی جانب سے فری آئی کیمپ کا انعقاد قابل ستائش ہے۔ اسپتال کے منیجر نے کہا کیمپ کے انعقاد کا مقصد یہ ہے کہ کوئی بھی غربت اور پیسے کی کمی کی وجہ سے علاج سے محروم نہ رہے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ بھی اس طرح کے فری آئی کیمپ لگائے جاتے رہیں گے۔ تاکہ عوام زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکیں۔ کیمپ انچارج اسرار احمد فاروقی نے بتایا کہ آئی کیمپ میں تقریباً 700 مریضوں کی آنکھوں کی جانچ کی گئی اور انہیں فری دوائیں دی گئیں۔ 400 مریضوں کو فری چشمے دیئے گئے جبکہ 70 مریضوں کو آپریشن کی تاریخیں دی گئیں۔ اس فری آئی کیمپ میں ڈاکٹر سفینہ تبسم، ڈاکٹر عذرہ، ڈاکٹر شہزاد انجم فیضی صدیقی، اسرار احمد، ڈاکٹر شاہد، طارق عثمانی و دیگر کارکنان شمیم، نسیم، سلیم اور سمیر کا خصوصی تعاون شامل رہا۔

دیوبند میں ٹرک ڈرائیور نے پھانسی لگا کر کی خود کشی

پولیس تمام پہلوؤں کو سامنے رکھ کر اس حادثہ کی جانچ کر رہی ہے: ایس آئی عجب سنگھ

دیوبند (عارف عثمانی) دیوبند میں ایک ٹرک ڈرائیور نے اپنے ٹرک میں ہی پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچ گئی اور اس نے لاش کو اپنے قبضہ میں لینے کے بعد پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا۔ پولیس نے خودکشی کرنے والے ٹرک ڈرائیور کے اہل خانہ کو بھی اس حادثہ کی اطلاع دیدی۔ پولیس نے بتایا کہ مرنے والے ڈرائیور کی پہچان 35 سالہ سونو عرف ابھے گوجر ولد پھول سنگھ باشندہ گاؤں شیخ پورہ تھانہ کھتولی کے طور پر ہوئی ہے۔ سونو اپنے ٹرمیں لوہے کا سریا بھر کر دیوبند میں منگلور چوکی کے قریب ایک تاجر کے یہاں لے کر آیا تھا۔

بتایا جاتا ہے کہ سریا سے بھرا ٹرک فوری طور پر خالی نہیں ہو پایا تھا۔ اسی درمیان سونو نے فون پر اپنے گھر کے کسی فرد سے بات چیت کی۔ لیکن بات چیت کرنے کے بعد سونو نے اپنے ہی ٹرک میں پھانسی کا پھندا بنا کر خودکشی کر لی۔ اس حادثہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور اس نے ٹرک ڈرائیور کی لاش نیچے اتارا اور پوسٹ مارٹم کے لئے ضلع اسپتال بھیجدیا۔

منگلور پولیس چوکی کے انچارج عجب سنگھ اس پورے معاملہ کی تحقیق کر رہی ہیں۔ چوکی انچارج عجب سنگھ کا کہنا ہے کہ موت یا خودکشی سے پہلے سونو کی اپنے اہل خانہ سے گفتگو ہو رہی تھی، جس کی وجہ سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اہل خانہ کے ساتھ کسی تنازعہ کے سبب اس نے اقدام خودکشی کیا۔ پولیس نے بتایا کہ سونو کے کان میں فون کی لیڈ بھی لگی ہوئی تھی۔ عجب سنگھ کا کہنا ہے کہ پولیس تمام پہلوؤں کو سامنے رکھ کر اس حادثہ کی جانچ کر رہی ہے۔

دیوبند کے سی او راہتیش سنگھ نے بتایا کہ پولیس کو صبح کے وقت ایک تاجر نے یہ اطلاع دی تھی کہ ہریدوار سے ایک ٹرک سریا سریا منگایا گیا تھا لیکن جب سریا اتارنے کے لئے ٹرک کے پاس گئے تو وہاں پھندے پر لٹکی ہوئی ڈرائیور کی لاش ملی۔ انہوں نے بتایا کہ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیجدیا گیا ہے اور پولیس اس سلسلہ میں ضروری کارروائی اور جانچ کر رہی ہے۔

بار کونسل کے ممبران کا انتخاب پر امن ماحول میں اختتام پذیر

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) 25 رکنی اتر پردیش بار کونسل کے لیے ووٹنگ کا دوسرا دن بدھ کو عدالت کے احاطے میں پرامن طریقے سے ختم ہوا۔ صبح سویرے ہی وکلاء پولنگ سٹیشنوں پر پہنچنا شروع ہو گئے۔ عدالت کے احاطے میں ایڈوکیٹ سبھاش ماتھر، راکیش کمار وششٹ اور آدتیہ راگھو کی حمایت میں سرگرمیوں سے ہجوم رہا، جو مرادآباد سے بار کونسل کی رکنیت کے لیے انتخاب لڑ رہے ہیں۔ اتر پردیش کی 333 سیٹوں کے لیے اس الیکشن میں مرادآباد سے تین امیدوار لڑ رہے ہیں۔ ان میں راکیش وششٹ، سبھاش چندر ماتھر، اور آدتیہ راگھو شامل ہیں۔ مقامی امیدواروں کی موجودگی کی وجہ سے مرادآباد کے وکلاء انتخابات کو لے کر کافی پر جوش تھے۔ پولنگ اسٹیشنز پر نوجوان، بزرگ اور خواتین وکلاء کی بڑی تعداد اپنا حق رائے دہی استعمال کرنے پہنچی۔ وکلاء □ میں جوش و خروش اور سرگرمی صبح سے ہی واضح تھی، جس سے کلکٹریٹ کے احاطے میں تہوار کا ماحول بن گیا۔ ٹھاکر دوارہ اور مرادآباد شہر میں ووٹروں کی کل تعداد تقریباً 3,976 بتائی گئی ہے۔ پولنگ اسٹیشنز پر پرامن اور منصفانہ ووٹنگ کو یقینی بنانے کے لیے ضروری انتظامات کیے گئے تھے۔ مجموعی طور پر مرادآباد کے وکلاء میں بار کونسل کے انتخابات کے حوالے سے کافی جوش و خروش دیکھا گیا۔

بورڈ ممبران کے شوہروں نے دیوبند میونسپل بورڈ میں قواعد وضوابط کا اڑایا مذاق

دیوبند (عارف عثمانی) میونسپل بورڈ کے ارکان کے لیے سپریم کورٹ، ہائی کورٹ، اتر پردیش حکومت اور ضلع مجسٹریٹ سہارنپور کے احکامات اور قواعد وضوابط بھی بے معنی ہو گئے۔ دیوبند میونسپل بورڈ میں خواتین ارکان کے شوہروں کا ایک ویڈیو وائرل ہو رہا ہے جس میں وہ بورڈ کے دفتر میں خفیہ کاغذات اور فائلوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتے نظر آرہے ہیں۔ میونسپل بورڈ کے چند خواتین ارکان کے شوہروں کی یہ شرمناک حرکت موضع بحث بنی ہوئی ہے۔ خواتین کونسلرز کے شوہروں نے خود ہی ان کی اس حرکت کی ویڈیو بنا کر شرارتی گانا چلا کر وائرل کر دیا۔ جبکہ حکومت اور ضلع مجسٹریٹ نے حکم دیا ہے کہ کسی بھی کونسلر کا شوہر یا نمائندہ خفیہ دفتر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہاں کونسلرز کے شوہروں کی طرف سے یہ حرکت اصول وضوابط کو بالائے طاق رکھ کر کی گئی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہوگا کہ ضلع مجسٹریٹ سہارنپور، ایس ڈی ایم دیوبند یا میونسپل ایگزیکٹو آفیسران کے خلاف کوئی کارروائی کرتے ہیں یا نہیں۔

ٹی ایم یو میں "اپنے آئین کو جانیں" پر کوئز مقابلہ میں بھارت ٹیم فاتح

مقابلے کے ابتدائی راؤنڈ میں کل 18 ٹیموں نے حصہ لیا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) تیرتھنکرا مہاویر یونیورسٹی مرادآباد کے فیکلٹی آف انجینئرنگ کے فری تھنکرز کلب کے زیر اہتمام "اپنے آئین کو جانیں" پر کوئز مقابلے کے فاتح ٹیم انڈیا کے سنیم جین اور پارس جین کو دوسرے جبکہ ٹیم ہندوستان کے انوپ کمار، ریشو شرما اور کرشنا ورشنے تیسرے نمبر پر رہے۔ قبل ازیں فیکلٹی آف انجینئرنگ کے ڈین پروفیسر راکیش کمار دویدی، سی سی ایس آئی ٹی کے شعبہ کے سربراہ، پروفیسر شمبھو بھاردواج، ایڈیشنل ایچ او ڈی، ڈاکٹر روپل گپتا، اور فیکلٹی آف انجینئرنگ کے فری تھنکرز کلب کی کوآرڈینیٹر ڈاکٹر اندو ترپاٹھی وغیرہ نے شمع روشن کر کے پروگرام کا آغاز کیا۔ ڈین پروفیسر دویدی نے کہا کہ کوئز مقابلے کا بنیادی مقصد طلباء میں ہندوستانی آئین کے بارے میں شعور کو بڑھانا اور حب الوطنی اور انسانی شعور کو فروغ دینا ہے۔ مقابلے کے ابتدائی راؤنڈ میں کل 18 ٹیموں نے حصہ لیا۔ ایک سخت مقابلے کے بعد، پانچ ٹیموں — انڈیا، بھارت، ہندوستان، بھارت ورش، اور آریاورت — کو فائنل راؤنڈ کے لیے منتخب کیا گیا۔ اس تقریب میں الیکٹرانکس کے شعبہ کی سربراہ ڈاکٹر الکا ورما، سول انجینئرنگ کے شعبہ کے سربراہ ڈاکٹر آشیش سیمالٹی، سی آر سی کے سربراہ ڈاکٹر سنکلپ گوئل، ڈاکٹر پریانک سنگھل، ڈاکٹر پراگ اگروال، اور ڈاکٹر سندیپ ورما موجود رہے۔ طالبات انشیکا گگڑ اور کماری پریانشی نے پروگرام کی نظامت کی۔

پولیس نے رام گنگا وہار سے چوری ہوئی کریٹا کار برآمد کی

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) تھانہ سول لائنز پولیس نے گاڑی چوری کے ایک معاملے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ پولیس نے رام گنگا وہار فیز 2 سے چوری کی گئی ہنڈائی کریٹا کار برآمد کر لی ہے اور ایک بدنام زمانہ گاڑی چور اسلام الدین کو گرفتار کیا ہے۔ یہ واقعہ 21 جنوری کو پیش آیا، جب رام گنگا وہار فیز-2 سے ایک کریٹا کار (یو کے 18 این 4415) چوری ہوگئی۔ گاڑی کے مالک منوج کپور کی شکایت پر سول لائنز پولیس اسٹیشن میں ایک کیس درج کیا گیا تھا۔ مسلسل تفتیش اور نگرانی کے بعد، پولیس ٹیم نے 27 جنوری کو ایک خفیہ اطلاع پر کارروائی کی۔ پولیس کو اطلاع ملی کہ دو افراد جعلی لائسنس پلیٹ کا استعمال کرتے ہوئے چوری شدہ کار کے ساتھ ویوسنیما کے پیچھے گاڑی چلا رہے ہیں۔ پولیس نے محاصرہ کیا اور کار کو روکنے کی کوشش کی۔ ڈرائیور فرار ہو گیا جبکہ دیگر ملزمان اندھیرے کی آڑ میں فرار ہو گئے۔ پولیس نے جائے وقوعہ سے اسلام الدین کو گرفتار کر لیا۔ تلاشی کے دوران کار سے اصلی لائسنس پلیٹ، دو جعلی لائسنس پلیٹس، 1100 روپے نقد، ایک موبائل فون اور دو آدھار کارڈ ملے۔ پوچھ گچھ کے دوران اسلام الدین نے اپنے ساتھی اجے جسے سونو کے نام سے جانا جاتا ہے کے ساتھ مل کر کار چوری کرنے کا اعتراف کیا۔ پولیس کے مطابق گرفتار ملزم اسلام الدین کے خلاف دہلی میں گاڑی چوری کے 11 سے زائد مقدمات درج ہیں۔ فرار ہونے والے اجے کی تلاش جاری ہے۔

درجنوں صہیونی آبادکاروں اور انتہا پسند دینی اداروں کے طلبہ کا مسجد الاقصیٰ پر دھاوا

غزہ: درجنوں صہیونی آبادکاروں اور انتہاپسند دینی اداروں کے طلبہ نے مسجد اقصیٰ مبارک کے صحنوں پر یلغار کی اور قابض اسرائیل کی سکیورٹی فورسز کی سرپرستی میں کھلے عام تلمودی رسومات ادا کیں۔

بیت المقدس کے ذرائع نے بتایا کہ آج صبح 216 صہیونی آبادکاروں نے مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی کی جن میں 138 یہودی طلبہ شامل تھے جو انتہاپسند مذہبی اداروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ آبادکاروں کے یہ گروہ باب المغاربہ کے راستے مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے جہاں انہوں نے اشتعال انگیز گشت کیے اور صحنوں میں علانیہ تلمودی رسومات ادا کیں جس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا گیا۔

اسی دوران قابض اسرائیلی فورسز جہاں آبادکاروں کی یلغار کو آسان بناتی رہیں وہیں انہوں نے متعدد مقدسی شہریوں کے خلاف مسجد اقصیٰ میں داخلے پر پابندیوں اور بے دخلی کے فیصلے تیز کر دیے تا کہ ماہِ رمضان المبارک کی آمد سے قبل مسجد کو اس کے نمازیوں اور مرابطین سے خالی کیا جا سکے۔

بیت المقدس شہر سے مسلسل یہ آوازیں بلند ہو رہی ہیں کہ مسجد اقصیٰ اور اسلامی مقدسات کے دفاع کے لیے فوری اور موثر اقدام ناگزیر ہے اور ان روزانہ حملوں کو روکا جائے جو قابض شہر کی عربی اور اسلامی شناخت مٹانے کے لیے کیے جا رہے ہیں۔

ان اپیلوں میں اس بات پر زور دیا گیا کہ مسجد اقصیٰ کے صحنوں میں بڑی تعداد میں موجودگی یقینی بنائی جائے تمام نمازیں وہیں ادا کی جائیں اور قابض اسرائیل کی رکاوٹوں اور فوجی پابندیوں کے سامنے سر نہ جھکایا جائے کیونکہ آبادکار ہر لحہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسریٰ پر اپنے حملوں اور دراندازی میں اضافہ کرنے کے درپے ہیں۔ قابض اسرائیلی فوج نے بیت المقدس کے شہریوں اور مرابطین کے خلاف طلبی نوٹس اور مسجد الاقصیٰ سے دوری کے احکامات میں مزید شدت پیدا کر دی ہے جو ماہِ رمضان المبارک کی آمد سے جڑی خطرناک سازش کا حصہ ہے۔ ایک طرف قابض حکام القدس کو مسجد سے دور کر رہے ہیں تو دوسری جانب آبادکاروں کو مسجد الاقصیٰ میں گھس کر علانیہ تلمودی رسومات مسلط کرنے اور صحنوں کے اندر ایک نیا جبری واقعہ قائم کرنے کی کھلی چھوٹ دی جا رہی ہے۔

مسجد اقصیٰ کے خطیب شیخ عکرمہ صبری نے خبردار کیا ہے کہ قابض اسرائیل کے انتہاپسند وزیر برائے نام نہاد قومی سلامتی ایتمار بن گویر مسجد اقصیٰ میں موجودہ حیثیت کو بدلنے کے لیے نئی پابندیاں نافذ کر رہا ہے جو ماہِ رمضان المبارک سے قبل نہایت خطرناک اقدام ہے۔ شیخ عکرمہ صبری نے کہا کہ یہ پابندیاں قابض حکومت کے اندر ہونے والی تبدیلیوں کے سائے میں نافذ کی جا رہی ہیں اور یہ مسجد اقصیٰ کی موجودہ حیثیت پر حملہ کرنے کی ایک کھلی کوشش ہے۔

انہوں نے قابض حکومت کو مسجد اقصیٰ میں کسی بھی قسم کی چھیڑ چھاڑ یا بگاڑ کی مکمل ذمہ دار ٹھہرایا اور واضح کیا کہ موجودہ حیثیت سنہ 1967ء سے قائم ہے اور اسے بدلنے کی کوئی بھی کوشش سنگین نتائج کو جنم دے گی۔

دوسری جانب اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے رہنما ماجد ابو قطیش نے کہا ہے کہ انتہاپسند آبادکاروں کا مسجد اقصیٰ مبارک کے صحنوں پر دھاوا بولنا قبہ صخرہ کے سامنے تلمودی رسومات ادا کرنا اور اشتعال انگیز نعرے بازی کرنا اس سفاک مہم کا حصہ ہے جو قابض اسرائیل مسجد اقصیٰ کی حرمت اور اس کی دینی اور تاریخی حیثیت کے خلاف چلا رہا ہے: حماس۔ ماجد ابو قطیش نے کہا کہ یہ جارحانہ کارروائیاں مسجد اقصیٰ کے اندر ایک نیا یہودی رنگ مسلط کرنے اور اس کی خالص اسلامی شناخت کو بدلنے کی سازش ہیں جو قابض اسرائیل کی رعونت اور مکروہ منصوبوں کے باوجود کبھی کامیاب نہیں ہو سکیں گی۔

القدس کے شہریوں اور مرابطین کے خلاف جاری بے دخلی کے احکامات کو نہایت خطرناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کا مقصد مسجد کو اس کے حقیقی وارثوں اور محافظوں سے خالی کرنا اور آبادکاروں کے لیے مزید یلغار اور تلمودی رسومات کی راہ ہموار کرنا ہے۔

انہوں نے فلسطینی عوام القدس کے باشندوں اور اندرونِ مقبوضہ علاقوں میں بسنے والے اہل فلسطین سے اپیل کی کہ وہ مسجد اقصیٰ کی طرف کوچ کریں وہاں رباط کو مضبوط بنائیں اور ان تمام صہیونی جارحیتوں کا ہر ممکن طریقے سے مقابلہ کریں۔

الخلیل کے رہائشی علاقوں میں فوجی اڈے قائم کرنے کا قابض اسرائیل کا خطرناک منصوبہ طشت از بام

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے مقبوضہ مغربی کنارے کے جنوبی شہر الخلیل میں فلسطینی رہائشی محلوں کے اندر مستقل فوجی مقامات قائم کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ یہ اقدام گذشتہ ہفتے کی ایک وسیع فوجی مہم کے بعد سامنے آیا ہے جس کا مقصد رہائشی علاقوں میں براہ راست فوجی موجودگی کو مضبوط بنانا ہے حالانکہ اس کارروائی کے نتیجے میں محض محدود تعداد میں اسلحہ برآمد کیا جا سکا۔

قابض اسرائیلی اخبار یدیعوت احرونوت میں بدھ کے روز شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق الخلیل میں فوجی کارروائی کے دوران دوسری انتفاضہ سنہ 2000ء کے بعد پہلی مرتبہ بکتر بند فوجی گاڑیاں استعمال کی گئیں۔ اس کے ساتھ نشانہ باز تعینات کیے گئے، ڈرون طیارے چلائے گئے اور فوجیوں کی چھٹیاں منسوخ کی گئیں تا کہ شہر پر سکیورٹی گرفت مزید سخت کی جا سکے۔

اس تمام فوجی دباؤ کے باوجود کارروائی کے اختتام پر صرف آٹھ ہتھیار ضبط کیے جا سکے جن میں ایم فور اور ایم سولہ رائفلیں چند پستول درجنوں چھریاں اور دیگر جنگی آلات شامل تھے۔ رپورٹ کے مطابق قابض اسرائیلی فوج نے ایک ہفتے کے دوران 14 فلسطینیوں کو گرفتار کیا اور تقریباً 350 گھروں پر چھاپے مارے۔

قابض فوج نے ان محدود نتائج کا جواز یہ پیش کیا کہ فلسطینی اسلحہ کھول کر اس کے پرزے گھروں کے اندر اور باہر مختلف خفیہ مقامات پر چھپا دیتے ہیں جس کے باعث انہیں تلاش کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

ناکام اندازے

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے قبل قابض اسرائیلی انٹیلی جنس اندازوں کے مطابق مغربی کنارے کے ہر چھ میں سے ایک فلسطینی گھر میں آتشیں اسلحہ موجود تھا جبکہ یہ دعویٰ بھی کیا جاتا رہا کہ ہزاروں ہتھیار اردن کی سرحد کے ذریعے اسمگل ہو کر آ رہے ہیں اور انہیں ایرانی مالی معاونت حاصل ہے۔

تاہم اخبار کے مطابق الخلیل میں ہونے والی حالیہ کارروائی نے اسلحہ تلاش کرنے کی شدید دشواری بلکہ ناممکنیت کو بے نقاب کر دیا ہے حالانکہ فوج نے وسیع عسکری اور انٹیلی جنس وسائل بروئے کار لائے تھے۔

اس فوجی مہم میں ناحل بریگیڈ کی بٹالین 932 نے حصہ لیا جو غزہ کی پٹی پر جارحیت میں بھی سرگرم رہی ہے۔ اس بٹالین کے فوجیوں کی چھٹیاں منسوخ کی گئیں اور اس کے ساتھ خصوصی یونٹس کے اہلکار نشانہ باز اور بریگیڈ کی سطح کے دیگر وسائل بھی شامل کیے گئے۔

اورسیز پاکستانی ملک کا قیمتی سرمایہ ہیں: فہد رحمان

فرینکفرٹ (سید اقبال حیدر): پاکستان کونسلیٹ فرینکفرٹ میں حال ہی میں تشریف لانے والے نئے ہیڈ آف چانسلری فہد رحمان جو عارضی کونسل جنرل کی پوزیشن پر بھی تعینات ہیں جرمنی میں پاکستانی کمیونٹی کے نادرا سے متعلقہ مسائل ویزہ۔ poc کارڈ کے سلسلے میں آن لائن ٹیکنکل خامیوں اور تاخیر کے مسائل کے حل کے لیے کوشاں ہیں اور پُرامید ہیں کہ ان مسائل کا حل ہو جائے گا۔ یاد رہے انگلینڈ اور دیگر یورپین کونسلیٹ اور پاکستانی ایمبیسی کی طرح فرینکفرٹ کونسلیٹ میں بھی نادرا کا نمائندہ اسٹاف موجود تھا جو کمیونٹی کے نادرا سے متعلقہ مسائل کے حل میں مددگار ثابت ہوتا تھا مگر پچھلے کچھ برسوں سے وہ اسامی خالی پڑی ہے یا ختم کر دی گئی ہے۔ سابق سفیرِ پاکستان

ڈاکٹر فیصل جو جرمنی سے ٹرانسفر ہو کر انگلینڈ تشریف لے گئے ہیں ان کے دور میں ان کی کوششوں سے پاکستانی ایمبیسی برلن اور فرینکفرٹ کونسلیٹ میں ہیلپ ٹیکس بنا دیا گیا تھا جو پاکستان کونسلیٹ میں آنے والے پاکستانی کمیونٹی کے افراد کی اس سلسلے میں مدد کرتا تھا مگر پچھلے کچھ ماہ سے وہ پوزیشن فرینکفرٹ میں بھی ختم کر دی گئی ہے جس سے کمیونٹی کو شدید شکایات اور مسائل کا سامنا ہے۔ آج فہد رحمان صاحب نے پاکستانی کمیونٹی کے نمائندوں سے ملاقات میں یہ وعدہ کیا ہے کہ فرینکفرٹ میں نادرا آفس کے نمائندے کی موجودگی اور اس سے متعلقہ مسائل کی حل کے لیے پاکستان ایمبیسی برلن میں سفیرِ پاکستان کی وساطت سے پاکستان حکومت کی توجہ دلائیں گے۔ فہد رحمان کے مطابق جرمنی میں رہنے والے پاکستانی حضرات کے لیے دوہری شہریت کا قانون حکومت پاکستان نے منظور کر لیا ہے اس سلسلے میں مزید پیش رفت ہونے پر پاکستانی کمیونٹی کو بروقت مطلع کر دیا جائے گا۔

رفح کراسنگ کے مجوزہ انتظامات میں دوطرفہ سفری پابندیاں غیر قانونی ہیں: انسانی مرکز حقوق

غزہ: غزہ کے ایک انسانی حقوقی مرکز نے غزہ کی پٹی اور مصر کے درمیان رفح کراسنگ کی دوبارہ بحالی سے متعلق ابھرتے ہوئے انتظامی طریقہ کار پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ مرکز کا کہنا ہے کہ یہ انتظامات قابض اسرائیل کی جانب سے عائد کردہ پابندیوں، سکیورٹی شرائط اور تنظیمی رکاوٹوں کو نئی صورت میں دوبارہ نافذ کرنے کے مترادف ہیں جو آزادی نقل و حرکت کے بنیادی حق کو براہ راست متاثر کرتی ہیں۔ اس میں سفر اور واپسی کا وہ حق بھی شامل ہے جو بین الاقوامی انسانی حقوق کے قانون کے تحت ایک مسلمہ اور ناقابل تنسیخ حق ہے اور جسے کسی سیاسی یا سکیورٹی جواز کے تحت من مانی کارروائیوں کا نشانہ نہیں بنایا جا سکتا۔

مرکز غزہ برائے انسانی حقوق نے جمعرات کو جاری بیان میں واضح کیا کہ سفر کے حق پر پابندی صرف انتہائی محدود دائرے میں اور ناگزیر ضرورت کے اصول کے تحت ہی لگائی جا سکتی ہے بشرطیکہ اس میں امتیاز یا اجتماعی سزا کا پہلو شامل نہ ہو۔

بیان میں اس امر پر زور دیا گیا کہ مریضوں اور زخمیوں کو خصوصی تحفظ حاصل ہے اور انہیں علاج کے لیے غزہ پٹی سے باہر جانے کی اجازت دینا ایک فوری انسانی حق ہے جسے کسی بھی سکیورٹی بندوبست یا آنے جانے والوں کی تعداد سے مشروط نہیں کیا جا سکتا۔

حقوقی مرکز نے خبردار کیا کہ سکیورٹی شرائط مسافروں کی تعداد پر قدغن یا آنے اور جانے والوں کے درمیان غیر مساوی فارمولے نافذ کرنے سے ہزاروں فلسطینی اپنے حق سفر سے محروم ہو جائیں گے اور رفح کراسنگ ایک انسانی شہری سہولت کے بجائے دباؤ اور آبادی کی ازسرنو تشکیل کا آلہ بن جائے گی جو جبری بے دخلی پر بین الاقوامی انسانی قانون کی صریح خلاف ورزی ہے۔ اسی تناظر میں مرکز نے شدید تشویش کے ساتھ ان انکشافات کی طرف توجہ دلائی جو ایک ریٹائرڈ قابض اسرائیلی جنرل نے کیے ہیں جو قابض فوج کو مشورے دیتا ہے۔ اس کے مطابق جنوبی غزہ میں بالخصوص رفح کے علاقے میں ایک وسیع کیمپ قائم کرنے کی تجویز زیر غور ہے جو سخت قابض اسرائیلی سکیورٹی نگرانی میں ہوگا اور جدید نگرانی اور چہرہ شناس ٹیکنالوجی سے لیس ہوگا۔ اس کیمپ کو رفح کراسنگ کی محدود بحالی سے جوڑنے کی بات کی جا رہی ہے تا کہ مصر کے راستے غزہ چھوڑنے کے خواہش مند فلسطینیوں کو وہاں رکھا جائے یا انہیں عملی طور پر ایک نگرانی شدہ حصار میں مقید رکھا جائے۔

مرکز کے مطابق یہ تجاویز ان اطلاعات سے میل کھاتی ہیں جن میں قابض اسرائیل کی یہ کوشش سامنے آ رہی ہے کہ غزہ چھوڑنے والوں کی تعداد واپس آنے والوں سے زیادہ ہو۔ یہ طرز عمل ناقابل قبول جبری ھجرت کے ظالمانہ منصوبوں کا خطرناک تسلسل ہے اور رفح کراسنگ کو غزہ پٹی میں آبادی کے وجود کو ازسرنو ڈھالنے کے آلے کے طور پر استعمال کرنے کی کوشش ہے۔ مرکز نے یاد دلایا کہ قابض اسرائیلی افواج دو برس سے زائد عرصے سے غزہ کو ناقابلِ رہائش بنانے میں مصروف ہیں جس میں منظم نسل کشی قتل عام وسیع پیمانے پر تباہی بھوک پیاس مسلط کرنا اور علاج سے محرومی جیسی سفاکانہ پالیسیاں شامل ہیں۔

مرکز غزہ برائے انسانی حقوق نے اس بات پر بھی خبردار کیا کہ رفح کراسنگ کی بندش یا مریضوں اور زخمیوں کے سفر پر عائد پابندیاں ان کی حالت کو خطرناک حد تک بگاڑ دیتی ہیں اور براہ راست ان کی جانوں کو لاحق خطرات میں اضافہ کرتی ہیں۔

مرکز نے بتایا کہ وزارت صحت کے دستیاب اعداد و شمار کے مطابق قریب بیس ہزار ایسے مریض ہیں جن کے طبی ریفرلز مکمل ہیں اور وہ بیرون ملک علاج کے لیے اجازت کے منتظر ہیں۔ یہ صورت حال ادویات اور طبی سامان کی شدید قلت تخصصی طبی خدمات کی معطلی اور صحت کے بنیادی ڈھانچے کی وسیع تباہی کے باعث مزید سنگین ہو چکی ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق چار سو چالیس کیسز ایسے ہیں جنہیں فوری جان بچانے کے زمرے میں رکھا گیا ہے جبکہ علاج کے لیے سفر کے انتظار میں بارہ سو اڑسٹھ مریض دم توڑ چکے ہیں۔ یہ تعداد بندش کی پالیسی کی بھاری انسانی قیمت کو عیاں کرتی ہے۔

مرکز نے توجہ دلائی کہ کینسر کے مریض سب سے زیادہ متاثرہ طبقوں میں شامل ہیں جہاں قریب چار ہزار مریض ہنگامی انتظار کی فہرستوں میں ہیں جبکہ غزہ میں ضروری تخصصی علاج اور تشخیصی سہولیات ناپید ہیں۔ اسی طرح ریفرل فہرستوں میں چار ہزار پانچ سو بچے بھی شامل ہیں جبکہ سات مئی سنہ 2024ء سے رفح کراسنگ کی بندش کے بعد صرف تین ہزار ایک سو مریض ہی غزہ سے باہر جا سکے ہیں۔ مرکز نے خبردار کیا کہ وزارت صحت کی جانب سے اس صورتحال کی سنگینی کی تصدیق کے بعد یہ خدشات بڑھ گئے ہیں کہ صحت کے میدان میں ناقابلِ پیش گوئی نتائج سامنے آئیں گے اور مریضوں کی اموات میں مزید اضافہ ہوگا جبکہ بیرون ملک علاج کے لیے ریفرلز کی فہرستیں غیر معمولی حد تک طویل ہو جائیں گی کیونکہ اندرون غزہ کوئی حقیقی متبادل موجود نہیں۔

مرکز غزہ برائے انسانی حقوق نے غزہ سے سفر کرنے والوں کے ناموں کو قابض اسرائیلی حکام کی کسی بھی قسم کی سکیورٹی جانچ یا چھان بین سے مشروط کرنے کی سختی سے مخالفت کی۔ مرکز نے خبردار کیا کہ اس طریقہ کار کا نفاذ آزادی نقل و حرکت کے حق کی سنگین پامالی ہے اور سفر کو ایک ایسے استحقاق میں بدل دیتا ہے جو ایک قابض طاقت کی منظوری سے مشروط ہو جس کا شہری کراسنگز یا آبادی کی نقل و حرکت پر کوئی قانونی اختیار نہیں۔

قابض اسرائیلی زندانوں میں 350 فلسطینی بچے پابند سلاسل

غزہ: انسانی حقوق کے ایک نے فلسطینی بچوں کی گرفتاری کی صہیونی پالیسی میں خطرناک اضافے پر شدید خبردار کیا ہے اور اسے بین الاقوامی قانون کے تحت محفوظ طبقے کے خلاف قابض اسرائیل کی جانب سے کی جانے والی بدترین خلاف ورزیوں میں سے ایک قرار دیا ہے کیونکہ اس پالیسی کے تحت کم عمر بچوں کو براہ راست نشانہ بنایا جا رہا ہے جس کے ان کی جسمانی اور نفسیاتی حالت پر طویل المدتی اثرات مرتب ہو رہے ہیں جو ان کے تعلیمی اور سماجی مستقبل کو تباہی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ کلب برائے اسیران کے دفاع کے لیے قائم فلسطینی مرکز نے اپنے بیان میں بتایا کہ قابض اسرائیلی حکام ہر سال سیکڑوں فلسطینی بچوں کو گرفتار کرتے ہیں جبکہ اس وقت قابض اسرائیل کی جیلوں میں قید بچوں کی تعداد 350 سے تجاوز کر چکی ہے جن کی اکثریت مغربی کنارے سے تعلق رکھتی ہے اس کے ساتھ القدس گورنری کے بچے بھی شامل ہیں جبکہ غزہ سے تعلق رکھنے والے بچوں کی گرفتاری کے واقعات بھی ریکارڈ کیے گئے ہیں بالخصوص فوجی جارحیت کے ادوار میں۔

بیان میں واضح کیا گیا کہ بچوں کی گرفتاری کی زیادہ تر کارروائیاں رات کے وقت گھروں پر چھاپوں کے دوران کی جاتی ہیں جن میں پرتشدد دھاوے بولے جاتے ہیں بچوں اور ان کے اہل خانہ میں خوف و ہراس پھیلایا جاتا ہے اس کے بعد بچے کو باندھ کر آنکھوں پر پٹی باندھ دی جاتی ہے اور تفتیشی مراکز میں منتقل کیا جاتا ہے جو بچوں سے متعلق قانونی ضمانتوں کی صریح خلاف ورزی ہے۔

مرکز کے مطابق مغربی کنارے میں گرفتار کیے گئے زیادہ تر بچوں کو قابض اسرائیل کی فوجی عدالتوں میں پیش کیا جاتا ہے جہاں ایک ایسا عدالتی نظام مسلط ہے جو کم عمر افراد کی قانونی حیثیت کو تسلیم نہیں کرتا اور نہ ہی منصفانہ سماعت کے تقاضے پورے کرتا ہے جبکہ القدس گورنری میں قابض حکام گھریلو قید بے دخلی اور بھاری جرمانے عائد کرتے ہیں جس کے نتیجے میں بچے کی زندگی مستقل نگرانی اور پابندیوں کا شکار ہو جاتی ہے اور اس کے خاندان پر شدید نفسیاتی اور مالی دباؤ مسلط ہو جاتا ہے۔

غزہ کے حوالے سے مرکز نے کہا کہ جنگ اور محاصرے کے باعث مکمل دستاویزات اکٹھی کرنا مشکل ہے تاہم انسانی حقوق کی اقوام متحدہ کی رپورٹس اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ فوجی کارروائیوں کے دوران بچوں کو گرفتار کیا گیا اور انہیں نہایت کٹھن حالات میں حراست میں رکھا گیا بعد ازاں بعض بچوں کو رہا کیا گیا لیکن ان کے بیانات میں بدسلوکی خوراک سے محرومی اور طبی نگہداشت کے فقدان کی سنگین شکایات سامنے آئیں۔ مرکز نے بچوں کے ساتھ تفتیش کے ظالمانہ طریقوں پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ بچوں سے طویل گھنٹوں تک دباؤ والی فضا میں پوچھ گچھ کی جاتی ہے اس دوران نہ والدین موجود ہوتے ہیں اور نہ ہی وکیل انہیں دھمکیوں اور خوف کے ذریعے اعترافات پر مجبور کیا جاتا ہے جبکہ بہت سے بچوں کو ایسی تحریری دستاویزات پر دستخط کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے جن کی زبان وہ سمجھ ہی نہیں پاتے بعد میں انہی اعترافات کو سزا کی بنیاد بنایا جاتا ہے۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ بچوں کی حراست کے حالات انسانی معیار کے ادنیٰ درجے پر بھی پورا نہیں اترتے جہاں شدید بھیڑ، ناقص خوراک، طبی غفلت اور تعلیم سے محرومی عام ہے جس کے نتیجے میں بچوں کو گہرے نفسیاتی صدمات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن میں شدید خوف، بے چینی اور سماجی تنہائی شامل ہیں جو رہائی کے بعد بھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑتیں۔

مرکز نے بعض دستاویزی کیسز کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ شمالی رام اللہ کے سلواد سے تعلق رکھنے والے پندرہ سالہ لڑکے محمد زاہر ابراہیم کو رات کے وقت اس کے گھر پر چھاپے کے دوران گرفتار کیا گیا اور طویل عرصے تک حراست میں رکھا گیا۔ اس دوران اس کی صحت اور نفسی حالت بگڑنے کی شکایات سامنے آئیں اسی طرح القدس گورنری سے تعلق رکھنے والی بارہ سالہ بچی تقی غزاوی کو بھی گرفتار کیا گیا بعد ازاں اسے سخت شرائط کے تحت رہا کیا گیا جن میں گھریلو قید بے دخلی اور بھاری جرمانہ شامل تھا۔

مرکز نے زور دیا کہ یہ تمام اقدامات بچوں کے حقوق سے متعلق کنونشن اور چوتھے جنیوا کنونشن کی کھلی خلاف ورزی ہیں جو بچوں کی من مانی گرفتاری اور مقبوضہ علاقوں سے ان کی منتقلی کی ممانعت کرتے ہیں اور قابض طاقت کو پابند بناتے ہیں کہ وہ تنازع کے دوران بچوں کو خصوصی تحفظ فراہم کرے۔

بیان کے اختتام پر فلسطینی مرکز برائے دفاع اسیران نے بتایا کہ قابض اسرائیل اس وقت 27 سے زائد جیلوں اور حراستی و تفتیشی مراکز میں تقریباً 9300 فلسطینیوں کو قید کیے ہوئے ہے جن میں 51 اسیر خواتین اور قریباً 350 بچے شامل ہیں مرکز نے ایک بار پھر فلسطینی بچوں کے لیے فوری عالمی تحفظ فراہم کرنے ان کی گرفتاری اور عدالتی کارروائیوں کو بند کرنے تمام ناجائز طور پر قید بچوں کی رہائی یقینی بنانے اور ان کے خلاف ہونے والی خلاف ورزیوں کے ذمہ داروں کا محاسبہ کرنے کا مطالبہ کیا۔

مغربی کنارہ: یہودی آبادکاروں نے فلسطینیوں کے گھروں کو آگ لگا دی، قابض اسرائیلی چھاپے

غزہ: گذشتہ شب اور جمعرات کی علی الصبح مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں صہیونی آبادکاروں نے وسیع پیمانے پر حملے کیے۔ اسی دوران قابض اسرائیلی افواج نے مختلف شہروں، دیہات اور کیمپوں پر دھاوے بولے۔ ان کارروائیوں کے دوران گھروں پر چھاپے مارے گئے نوجوانوں کو حراست میں لیا گیا گرفتاریاں ہوئیں اور متعدد شہری زخمی ہوئے۔ آبادکار ملیشیاؤں نے شمال مشرقی مقبوضہ بیت المقدس کے قریب مخماس کے نزدیک دیہی آبادی خلہ السدرہ میں فلسطینیوں کے گھروں کو نذر آتش کر دیا۔ یہ حملہ دیہی علاقوں میں فلسطینی وجود کو مٹانے کی جاری سازشوں کا ایک اور مظہر ہے۔ اسی سلسلے میں قابض اسرائیلی فوج نے بیت لحم کے مشرق میں واقع گاؤں دار صلاح اور بلدہ بیت ساحور پر یلغار کی۔ اس کے علاوہ نابلس اور طوباس کے شہروں جبکہ بلدات راس کرکر عزون کفر ثلث عتیل قباطیہ اور بیتا میں بھی چھاپے مارے گئے۔ اسی طرح بلاطہ اور الجلزون کے پناہ گزین کیمپ بھی قابض فوجی کارروائیوں کی زد میں رہے۔ ان دھاووں کے دوران قابض اسرائیلی افواج نے صوتی اور روشنی کے بم داغے درجنوں گھروں کی تلاشی لی اور مختلف علاقوں میں متعدد نوجوانوں کو حراست میں لیا۔ بالخصوص الخلیل کے جنوب میں قیزون اور طولکرم کے شمال میں بلدہ عتیل میں کریک ڈاؤن کیا گیا جہاں مسلسل چھاپوں کے بعد نوجوان یوسف الشلبی کو گرفتار کر لیا گیا۔ مقامی ذرائع کے مطابق نابلس کے مشرق میں بلاطہ کیمپ میں قابض اسرائیلی فوجی گاڑی کے کچلنے سے ایک فلسطینی نوجوان زخمی ہو گیا۔ جنین میں بھی قابض اسرائیلی افواج نے بلدہ قباطیہ کے جنوب میں کارروائی کرتے ہوئے دو نوجوانوں حذیفہ السعید اور قیس الباشا کو گرفتار کر لیا۔ یہ تمام کارروائیاں مغربی کنارے میں قابض اسرائیل کی مسلسل جارحانہ پالیسی کا حصہ ہیں جس کے تحت فلسطینی شہروں دیہات اور کیمپوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اس بڑھتی ہوئی سفاکیت کے تناظر میں فلسطینی حلقوں کی جانب سے قابض اسرائیل اور اس کے آبادکاروں کے خلاف مزاحمت اور مقابلے میں تیزی لانے کی اپیلیں زور پکڑ رہی ہیں۔

یہودی آبادکاروں کی سفاکیت مغربی کنارے میں فلسطینی وجود کو کمزور کر رہی ہے: اقوام متحدہ

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کے دفتر برائے انسانی حقوق نے خبردار کیا ہے کہ قابض اسرائیل کی پشت پناہی سے جاری صہیونی آبادکاروں کی سفاکیت مغربی کنارے کے اسٹریٹجک علاقوں میں فلسطینی وجود کو براہ راست کمزور کرنے کا سبب بن رہی ہے۔ دفتر نے بدھ کے روز جاری ایک بیان میں واضح کیا کہ گذشتہ جمعہ سے اتوار کے درمیان مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں صہیونی آبادکاروں نے کم از کم 10 سنگین حملے کیے جن میں فلسطینی شہریوں اور ان کی املاک کو نشانہ بنایا گیا۔ بیان میں اس امر پر زور دیا گیا کہ مغربی کنارے کے اندر فلسطینیوں کی جبری منتقلی بین الاقوامی قانون کے تحت جنگی جرم ہے اور یہ انسانیت کے خلاف جرم کے زمرے میں بھی آ سکتی ہے۔ اقوام متحدہ کے دفتر نے اس بات کی بھی تصدیق کی کہ قابض اسرائیل پر لازم ہے کہ وہ فلسطینی مقبوضہ علاقوں میں اپنی غیر قانونی موجودگی کا خاتمہ کرے اور تمام اقسام کی غیر قانونی صہیونی آبادکاری کو فوری طور پر روکے۔

دنیا کی آنکھوں سے اوجھل 'غزہ کو پیاسا مارنے' کی گھناؤنی صہیونی جنگ

غزہ: جس وقت دنیا بھر کے میڈیا کیمروں کی نظریں صرف ملبے اور بمباری کے مناظر پر مرکوز ہیں، غزہ ایک اور ایسی جنگ کا سامنا کر رہا ہے جو تباہی میں کسی طور کم نہیں، مگر یہ خاموش اور سست رفتار ہے؛ یہ "پیاسا مارنے" (تعطیش) کی جنگ ہے۔ پانی کے کنوؤں کو منظم طریقے سے نشانہ بنانا، پائپ لائنوں کے جال کو تباہ کرنا، ایندھن کی فراہمی روکنا اور مرمت و بحالی کے کاموں میں رکاوٹ ڈالنا وہ حربے ہیں جن کے ذریعے انسانی زندگی کی اس بنیادی ضرورت کو اجتماعی سزا اور دباؤ کے آلے میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ شمال میں شہر غزہ سے لے کر جنوب میں خان یونس کے علاقے مواصی میں لگے مہاجرین کے خیموں تک، ہر جگہ اس صہیونی پالیسی کے خونی نشانات ملتے ہیں، جہاں پیاس کو ایک "خفیہ ہتھیار" کے طور پر استعمال کر کے فلسطینیوں کی زندگیوں کے چراغ گل کیے جا رہے ہیں۔

ہوش ربا اعداد و شمار: غزہ میں جاری انسانی المیے اور نسل کشی کی جنگ کے نتیجے میں پانی کی دستیابی اس سطح تک گر چکی ہے جسے انسانی ضروریات کے لحاظ سے "موت کی لکیر" قرار دیا جا سکتا ہے۔ فلسطینی ادارہ شماریات اور واٹر اتھارٹی کے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق غزہ میں ایک فرد کے حصے میں یومیہ صرف 3 سے 5 لیٹر پانی آتا ہے۔ یہ مقدار تباہی کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف علاقوں میں الگ الگ ہے۔ یہ صورتحال عالمی ادارہ صحت کی ان سفارشات کی سنگین خلاف ورزی ہے جو ہنگامی حالات میں پینے، کھانا پکانے اور صفائی کے لیے کم از کم 15 لیٹر فی کس یومیہ کی ضرورت پر زور دیتی ہیں۔ یاد رہے کہ نسل کشی کی اس جنگ سے قبل غزہ میں پانی کی اوسط فراہمی 80 سے 90 لیٹر یومیہ تھی، مگر قابض اسرائیل نے بنیادی ڈھانچے کو ملیامیٹ کر کے زندگی کی اس رمق کو بھی چھین لیا ہے۔

ایک پوشیدہ جنگ: بلدیہ غزہ کے ترجمان حسنی مہنا نے "مرکز اطلاعات فلسطین" کے نامہ نگار سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ قابض اسرائیل غزہ شہر کے خلاف ایک پوشیدہ اور منظم جنگ لڑ رہا ہے جس کا ہدف شعبہ آب ہے۔ اس سفاکیت کا مقصد لاکھوں شہریوں کو پیاسا مار کر انہیں بنیادی انسانی حقوق سے محروم کرنا ہے، جو کہ میڈیا کی نظروں سے اوجھل اجتماعی سزا کا بدترین نمونہ ہے۔ حسنی مہنا نے وضاحت کی کہ بلدیہ غزہ کے زیر انتظام 70 فیصد سے زائد کنوئیں براہ راست بمباری یا بجلی کے نیٹ ورک کی تباہی کی وجہ سے بند ہو چکے ہیں۔ مزید برآں قابض دشمن نے باقی ماندہ کنوؤں کو چلانے کے لیے ایندھن کی فراہمی روک رکھی ہے، جس کی وجہ سے پیدا ہونے والے پانی کی مقدار میں شدید کمی واقع ہوئی ہے۔

انہوں نے بتایا کہ اس وقت شہریوں کو ان کی اصل ضرورت کا صرف 20 سے 25 فیصد پانی مل رہا ہے۔ بعض محلوں میں کئی دنوں بعد محض چند گھنٹوں کے لیے پانی آتا ہے، جس نے معصوم بچوں اور مریضوں کی زندگی اجیرن کر دی ہے۔ قابض اسرائیل نے سپلائی کی مرکزی لائنوں کو بھی تباہ کر دیا ہے، جس سے نہ صرف پانی ضائع ہو رہا ہے بلکہ آلودہ پانی پائپوں میں شامل ہو کر سنگین طبی خطرات پیدا کر رہا ہے۔ بلدیہ کے ترجمان نے مزید کہا کہ قابض دشمن ہماری ٹیموں کو مرمت کے لیے متاثرہ جگہوں پر جانے سے روکتا ہے اور مرمتی مشینری کو نشانہ بناتا ہے، جو بین الاقوامی انسانی قانون کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے عالمی برادری اور اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ وہ اسرائیل کو اس جنگی جرم سے باز رکھنے کے لیے فوری مداخلت کریں۔

صورتحال کی سنگینی: دوسری جانب بلدیہ خان یونس کے شعبہ آب کے ڈائریکٹر سلامہ شراب نے بتایا کہ خان یونس کے مغرب میں واقع علاقہ مواصی، جہاں تقریباً 7 لاکھ بے گھر فلسطینی پناہ لیے ہوئے ہیں، پیاس کے بدترین دور سے گزر رہا ہے۔ قابض اسرائیل نے خان یونس گورنری میں پانی کے 80 فیصد کنوؤں کو براہ راست یا بالواسطہ تباہ کر دیا ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔ کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گرو پیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔ کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔